

۱۰۰۲/۱

# تحریریں مدح صحابہ

مصنف

الحاج حضرت مولانا مظہر علی صاحب اطہر رحمہ

ہم ایل لے

ناشرین

منگل لکچر دوولابو

حیدر آباد

جلد ۱۱

پرک



# تحریک مدح صحابہ

## باب اول

### تہیہ

کھنڈوں پر جو وہ شیعہ سی لکھش مدح صحابہ و تبرکے  
 وجہ تالیف مدح کو دیکھ کر سید درگس کا خیال بتا ہے کہ یہ سلسلہ کچھ  
 چار سال پہلے شروع ہوا۔ جس میں جو اس سلسلے کے خدایات ہر تقریبوں نے  
 اس سلسلے میں غلامی پر مجلس اس میں کالمیں کو مضمون کا شروع کر دیا ہے  
 یہ دعوات سے اتفاق نہ ہو سکتا تھا کہ اس میں سے ہیں اس لئے  
 یہ دعویٰ ہو گیا ہے کہ وہ ان کو سید دعوت سے باہر کیا یا خود ان  
 فلسفہ نہیں کہ یہ کہ کیا ہے جو ان کے من پیوستہ کی جا رہی ہیں۔  
 دعوات کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے  
 لکھنؤ شہر کی سیاسی اجمیعت اس پر کو ذہن نشین کرتے پائے کہ





[illegible]

دنا نہ تھے۔

فرز حبشہ، فرشتہ سیر و سپہ کی بیات مشرق میں سے جس  
ہو کر وہیں مرنے والا ہے کہتے رہے تاکہ حاصل کرنے کے لئے ہرج  
ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔

جب تک دوس خجائیان سے شکست نہ کھائی تھی، انگریزوں کو  
روس سے بہت خوف رہتا تھا۔ بس ماہین سے شکست کھانے کے  
بعد روس، محسوس کی نظروں میں ایسا طاقتور اور وسیع نہ رہا۔  
اب بیچارے ایران کی چہرستی کے وقت تھے۔

---

مشرق بعید میں ایل یورپ کا قریب { اس ریل پر مشرق بعید

وہاں ایک قریب پیدا ہوا ہے جس کا نام ہے جاپان۔ اس کے بڑے  
ہر کے شہر کو اپنے لئے ٹھیک جہاز اس سے قریب کی جاتی ہیں۔  
کو کسی ایسی بندرگاہ کی نعمت تھی جو اس بحر کا نام لے سکے۔ یہ بندرگاہ  
بلکہ بحر الکاہل وغیرہ کی بندرگاہوں میں سب سے زیادہ اہمیت  
جاتی تھی۔ یہ بندرگاہ جاپان کی کابل ذرا تھی جس میں لکڑی پر مشتمل  
کو ایک نعمت غیر مشرقی تصور کرتے تھے۔ یہ وہاں سے روس کی ایسی بندرگاہ  
تھی جس میں بندرگاہ کی تہیہ تھی۔ یہ وہاں سے روس کی ایسی بندرگاہ  
کے ٹھیک ہونے کے بجائے ایک ریل تھی۔ کیونکہ اس سے جلی جانا  
نے گرنے کے لئے مرضی کے مطابق ریل نہ لے سکتا تھا۔

میں نے جاپان میں اس کے درمیان میں۔ ایک بندرگاہوں اور  
میدانوں میں لڑائی ہوئی۔ اس کا جلی پڑا یہ وہاں سے عمل کر چکی  
کے لئے۔ ان میں پہنچا لیکن نہ بھری لڑائی میں اس کا سیلاب ہونے اور  
نہ بڑی لڑائی میں۔ جاپانیوں نے ہر قسم پر ان کو فکرت فاش دی۔  
جاپان کی جہازیں جلی کا قوت کو دیکھ کر یورپ کے سیاست دانوں میں  
بے چارے تھے۔ ان کے سامنے کو سمجھا جاتا تھا کہ جاپانیوں کی فکرت



کے سبب تک کو تباہی پہنچا دی کہ سامان ہر شے بھٹکتے ہیں بنی گھنٹیں  
 شیعہ سنی تہذیب کے لیے نیک کے لیے ہر شے بھٹکتے ہیں۔  
 میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا  
 منہ سارے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا  
 کرنا چاہتا ہوں کہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا  
 یہ ہو سکے۔

## ایرانی پارلیمنٹ اور شاہ ایران کے درمیان جنگ

نیا۔ سن ۱۳۵۷ھ میں۔ بابت جدیدی مشرق۔ تہذیب

دیکھو مندرجہ

گوشہ مذہبی ہم دیکھ چکے ہیں کہ شاہ ایران میں پارلیمنٹ کے حکمت  
 و عدالت کی تہذیب کی تہذیب۔ یا تو اس کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب  
 اس کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب

شاہ نے پایہ تخت چھوڑ کر یہاں شہر قیہ کیا۔ مدد دیا۔ مدد دیا  
 جو بات کل ساریں۔ وہ ہمارے ہمارے۔ پارلیمنٹ کے ہمارے ہمارے  
 شہر یا کہ ملت کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب  
 اس کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب

## 521

تقسیم ایران

## ملکسور میں شیعوں کی اختتام

دوسرا پہنچ کر سہ ہفتہ کے حاصل کر کے کسی ایک مہینہ کی محنت تک انگریزی سیاست بھی اب دوسرے بہت زیادہ دوسرے مہینے تک اب دوسرے مہینے میں ایرانی حکومت کو اپنے پسندیدہ اثر لانے کے متعلق سرٹو سے ہونے والے ایپ کے بیان کی بدولت رجوع کرنے لگے۔ اگر کسی پسندیدہ اثر کو اپنے ملک کو یا تو دہلیت میں کہا جائے گا کہ گورنر کے فن کا یہ تھا کہ یہ ان کے فن سے زیادہ قیمت رکھتا تھا۔

تقسیم ایران کی سکیم ۱۹۰۶ء تک تقسیم ایران کی سکیم جس میں دو بڑے علاقے ایران کے وسطی حصے میں تھے۔

ایران میں جرمنی مداخلت۔ عظیم میرا یہ نیرہ بی بی مداخلت

اسے لکھ دیا جی بولے مامرو تین بجے شام تک جا ہی رہے پھر پورٹ  
کا ملکی اور مسجد مبارک کی گلی جن میں وطن کے ہر فن مہربان پارلیمنٹ اور  
سربراہان ملت بھی گرفتار ہو گئے۔

۱۱۔ سرنگھ کرکے کرشاہ کو طلب ہے، وہی کرنل منٹ پیسٹلم ہے  
فری قافلہ نیش + کاغذوں کو دیا گیا ہے پارلیمنٹ کے ملازمات مسجد  
سپہنکار اور انجن کے ملازمات سزا دے گئے ہیں۔ بیت ۹: ناؤ وہ  
اشخاص و یونیورسٹی قید کر لئے گئے شاہی فرج میں بند۔ وہی مقتول ہوئے  
تین خواتین تیس زخمی۔ اور مہربان وطن میں تہ تیغ ہوئے۔ عراقی کے  
بعد فرج میں ماموریت نہ۔

۱۲۔ جن کا ترجمہ کر شاہ کے ملک سے بیت سے اگر کھلاوات  
لئے گئے وہ لوگ گرفتار ہوئے سرزمین نامی ایک اخبار کا ایڈیٹر فرانسیسی  
گید پارلیمنٹ کے ممبر تھے فرانسیسی سفارت خانہ میں پتہ لکھ کر لوگ  
انگریزی، اطالین، فرانسیسی، خاتہ ذہن میں یہ لکھ کر بھیجنے لگے  
محلہ سپہنشاہ سے شکایت کی کہ کہیں ہوں کو سزا ہی پارسی ہے  
ملا اصلوں نے اپنی بھی شامت کو بہت مامور ہیں ایران کے  
ماہ میں صوبہ ذیل جہاں نمیدہ۔ جب بات کے گھسی ہیں۔  
شاہ ایران کے مظالم کی داستان داستان بیان محفل شاہ

مظہر مظہری ہشتم ہفتے کے شاہنشاہ کا حال کو تمام  
دور میں ایک قیامت آیا جس کے جواہر گیلان اور دشت سے  
ہشتم قیامت میں منظر آتا ہے کہ جسے تہی بزرگ ہی متقی  
کامیاب کر کے چاہے وہ شہزادہ ہو۔ یہ ہے کہ اس نے اس وقت  
ہی اس پر پاریش کے لیے حکومت کا کام چھانے کے خلاف ہیں کہنے  
میں کہ اپنی حق کر دیا ہے۔ یہ کہ اس نے اس کے خلاف ہیں کہ  
بہرے ہیں۔ فرماؤ پس آتش کے اور تو وہ خفاہ قلبا پارینٹ کی سخت  
نکری کے متعلق بھی کہ وہ شہزادہ نہیں مانیں گے۔ یہ ان کے ساتھ  
ہماری دیت و سواہر اس شان و شوہر کے ساتھ کیا گیا کہ خود  
دست و پا سے قتل ہوا۔

یونیوں سے خبر دیتے کہ آج ۳۳ جن مسلمانوں کو شاہی لڑنے پر آمینہ کیا گیا ہے کہ انہیں چند عہدوں کو اپنے ساتھ لیانے کی فرمائش کی جائے گی۔ ان میں سے کسی کو یہ عہدہ انتہائی قیمتی جانے دینے کا حکم دیا۔ اس وقت نئی شروع ہوئی چند فوجی سپاہی، اے آئی جس پر ایک ملک پہنچا۔ ایک گھنٹہ لائی جی۔

صلوہ آجانی بی بی کا: بھگت ملہی سے ۳۳ جن کو امر دیا۔ کہ پادشہ سرک کی جانب سے ہر ایک کو اے پیچھے تھے۔ چند شاہی سپاہی



اشدانی کہ عالم ملایہ بخت اشرف سے ہیں جسہ ذیل ہے۔  
تاریخ ۵۰، مجلہ اول

ہم خدام شریعت کا اہتمام تائید اس شریعت میں صحت ہنر  
حفظہ سبب شریعتی ہے اور دفع مخالفین اسلام کے اور صرف  
برادریوں دینا کے تقاضات کے لئے ہم لوگوں نے اس قدر سعی اور کوشش  
کی ہے تاکہ جو کچھ خلاف شریعت امور تھے وہ سب کسی دوسرے  
کی تحریک سے تھے اب جبکہ اللہ نے علانیہ مسلمانوں کو قتل کیا تو ہم بھی  
بصراحت کہتے ہیں کہ تائید شریعت میں کوشش کرنا چاہئے وہ سب  
دین ہے لہذا یہ منزل اس کے ہے کہ ان زمین کی برکاتی میں جلد کیا جانے  
اصغرہ برابر بھی اس کے مخالفت یہ مخالفین سے موافقت تائید شریعت اسلام  
ہے اور منزل طاقت یزید ابن سلویہ۔

دو ذیلی مکتوبین عبدالمنعم یہ تاریخ کتبہ کر جمعیہ اسلام  
۱۰۰۰ سالہ سبب شیعہ نے عام محمد سے نہ محمد کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔

جبل المتین کے نام نگار کا بیان (۲۰۰) جلالتیہ کا خاص  
تمامی ملایہ اسلام کی اسلم نے شاہ کے کفر کا فتویٰ صادر کیا جو قندے  
میں اس طرح تبدیل سلف میں کوشش ہیں کہ غازیہ کی اور فساد نہ ہو۔

بندہ ذی کرام ظلم ملاد بخت اشرف سے ہیں جسب ذیل ہے۔  
مزید ۹۔ جلدی الا اول

ہم خدام شریعت کا اہتمام تائید اساس شریعت میں صرف نہیں  
مخلدہ ذہب شریعتی ہے اور دفع مخالفین اسلام کے لئے اور صرف  
براہمیں دنیا کے تقاضات کے لئے ہم لوگوں کے اس قدسی دور کو کشش  
کی بات تک جو کہ خلاف شریعت امور کا یہ ہوتے وہ سب کئی دوسرے  
کی طرف سے تھے جبکہ شام نے ملایہ مسلمانوں کو قتل کیا تو ہم بھی  
بعدمیت کہتے ہیں کہ تائید شریعت میں کو کشش کرنا چرک و مہم غلط  
دین ہے لہذا یہ بنزل اس کے ہے کہ ان کی جہاں میں پیدا کیا جانے  
معدہ وہاں پر بھی اس سے مخالفت یہ مخالفین سے براقت عین شکر اسلام  
ہے اور بنزل طاقت یزید بن معلویہ۔

۲۰۔ ذیل ملوک ابن لندن یہاں شائع کتابت کرکے اس کو سلام  
اور یہاں ذہب شیعہ نے عام طور سے اس کو کتب کی تکمیل کا فرائض دیا۔

۲۱۔ جبل المتین کے اسمتنگا کا بیان (۲۱۔ جبل المتین کا نام  
تمام ملوک اس کو ملوک نے شاہ کے کفر کا فرائض صاف کیا جو ملوک نے  
ملوک میں ملوک تبدیل سلفیت میں کو کشش ہیں کہ فرائض اور ملوک نہ ہو۔

اس کے قریب مقصد بننے کی وجہ سے نہ کہ گفت و گو کے خلاف شرع و حدیث  
 امامین علیہ السلام سے نہیں ہوا۔ چنانچہ لالہ صاحب نے اپنی کتاب  
 "تکلیف لکھن" سے یہاں نے کرشمہ لکھا ہے۔  
 قرآن کشند مفسر و بہ ذکر ۵۰۰ ہند تیغ  
 یسین کشند مفسر و امام ہیں کشند

یہاں جس شاعر نے یہی لالہ قرآن پر نہیں ہے جس کے خلاف غرض  
 ہے کہ انہی کے ساتھ اب رہا کرتا نہیں ہوا جس کے حق میں سلام شہید  
 کو قتل کیا۔ وہ تمام اہل اسلام کو اس کے خلاف نصیب میں مبتلا کیا۔ کیا  
 مخالفت کا یہ نتیجہ نہیں ہوا کہ سید احمد صاحب علی اللہ مقارن شہید کے  
 اہل اسلام کا جو بیوی بچہ یا کسی پر چھٹی ہے کہ قتل مسلمان سب کی قتل  
 سے بڑھ کر ہے۔ اور سرحد کی ممالی فیروں کی مداخلت سب آپ  
 بدلت ہے۔

اصل کی شاعت نبو اب تہ شبان میں حسب ذیل کا خبر  
 تقید ہے۔ یہ ہیں جو سے یکہ ہوتے تو یہ پتہ پتا ہے کہ فساد کم  
 ہے۔ یہ یہ ہوتے تو یہ پتہ پتا ہے کہ فساد کی بنا ہے۔

صورت کفران میں۔ لیکن شرف حجتہ الامام  
 فساد کی بنیاد ہے۔ اور نامہ میں نہیں داتا محمد کا عمر خاسانی داتا



تکس ناما پائین میں ہو اپنی ملک سے ملک، خاندان کا پائیدار تبدیل  
خاندان سلطنت سے شورش رہیں۔

سفیر روس اور شاہ ایران ابن بابجہ نے دیکھا کہ اس ملک  
کو دیکھ کر شک و شبہ نہ ہائیں۔ اور دیکھا کہ اس ملک کی سلطنت  
مستحکم ہے۔ اس بات میں ہماری جھڑپوں میں شک و شبہ کے آثار نہیں ہیں  
جو شاہ کے سب سے بڑے سبب شرمندہ ہیں۔ رشوت کا پتہ اگرچہ  
کو کسی طرح ملے گا تو دیکھیں اس وقت اس کا پتہ ملے گا۔ رشوت بیکار  
رفقہ دہن پاتے ہیں۔

مگر سلطنت میں تبدیلی ہوتی تو یہ خیر و شر کا پتہ نہ ملے گا۔ روس کے  
باہر ہر گز خیر نہ کرے۔

اس حکم پر آتے ہیں کہ اس سب سے بھلائی کہ روسی انگریزی معاہدے  
کے مطابق اس کے ایک حصے پر اس کا قبضہ ہو گا۔ اور اسے چھوڑ  
برطانیہ کا لیکن چونکہ اس وقت میں برطانوی حکومت قائم تھی۔ اس لیے  
برطانیہ کو یہ بیان میں ہونا اذیت ناک نہ سمجھتے تھے۔ اور یہ قیادت  
حال پر تو روس کے لیے بھلائی ہی نہ تھی۔ اور یہی سبب نہیں دیکھ رہے تھے  
اس لیے۔ مگر اس طرح نے اسی شامت میں نکلا۔

تعلیم یافتہ تھیں جس سے وہ یمن، یسایا، جوشوا، کاروب، مدنیائیں  
 مشغول تھیں۔ یمن میں ظلم کی یہ گرم پڑائی تھی کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی دیہہ  
 مطمئن نہیں تھا۔ یہیں محل مسجون بند، باندویریں، ہر شخص کو اپنی جان  
 کی نگہ بچی مٹی پر کرتی صبح بولی ترشام مٹی جے یا نہیں۔

عزت کے لئے عین شہر تہذیب کی بات کافی ہے جس کی نسبت وہیں  
 کھانک، زنگہ، قطار سے کشتک، طول، فرسخ راہ میں، بعض ایک فرسخ  
 دور میں، ہے۔ اس میں، بڑا قلعہ، قلعے، خانہ، ایک ایک گھر میں رہتا  
 یا مکان کریم پر دنیا میسر ہے۔ باندویریں، باغ و گلستانوں کی جہی  
 صد باگداس ملتا ہے۔ ہم اس کے قہرے، پلٹا، پابندی شہریت میں  
 بیدار، طاقت ملانیں، مرکز، ایک گھر کی کن بن کر کٹی مٹی نہ قرد، احاطہ  
 سلطان کی تعمیر میں کر سکتے ہیں۔ تمام کھسکیں، مہر، طران، یہ شہر تھا۔

جس روز سے یہ شخص ملز امیر علی فرماندار سے حصہ حق تین سال کے  
 نہیں ملے۔ اس وجہ سے لکھنویں شہر سے ہٹ گئیں۔ ان کی مٹی، اس سے  
 تہذیب کی رعایت ہو گئی ہے کہ اس تین سال میں، ناگہانی حواس ہونی نیک، ہونی  
 نیک، دعوت ہوئی، ایک دعوت جو گھر میں یہ دو تین شہین کو متاثر نہ کرے  
 یہیں ارون نسبت کہ دستہ فوجین بخت دو ہندی مدد توں پر ہر کردہ ہے  
 • تیار کو نہ دیکھ رہے، طیب، شہر کی خیر و وس کو ہے۔ باپ کو بیٹے

میں جو کچھ خیالی کر رہے تھے۔ وہ اس لئے بھی کہ انگریزی حکومت اس  
مقام پر عمل سے راضی نہ تھی اور روس کو اس نے شمالی ایران پر  
قدح جانے کا موقع دیا تھا۔ تاکہ وہ بعد میں ایران کی فزوری سے فائدہ  
اٹھا کر جنوب مشرقی ایران پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لے۔

۱۳۱۰ھ بشن میں اندام شاہ کی طرف سے تبریز کے گورنر بنا  
کے گئے ہیں انہوں نے مدد دیا تھا کہ تا زمانہ صلح تک کسی قسم کی لڑائی  
نہ ہوگی یا نیز شاہی فرق نے ایک کاؤنسل کو ٹیلا میں  
اہل تبریز نہایت غضب میں مگر شاہی عمارتوں پر اور شاہ کے کھانا  
پر توپ سے گولہ باری کر رہے ہیں۔

۱۳۱۰ھ شبان کا تاؤ خیمہ ہے کہ تبریز میں اس شدت سے جنگ ہو  
رہے کہ بے شمار پستوں اور ہتھیاروں پائیمینٹ میں جنگ شروع ہو  
گئی ایسی لڑائی نہیں ہوتی تھی۔

ایران کی تباہ حالی کا نقشہ  
مسموم کی کئی ایک غم و غصہ  
صحت پر کرنے پر انگلیوں کا جین سے واضح ہو جائے کہ کھٹ  
کس مصیبت سے گزر رہا تھا۔ یہ شہر کی حالت اس طرح نہیں  
کا نقشہ کشیں لگاؤ میں کھینچ رہا ہے

[illegible]

میں جو کچھ غزنی کر چکے تھے۔ وہ اس لئے تھی کہ اگر یہی حکومت اس تمام قصبہ ہول سے بڑھانے لگی اور روس کو اس نے شمالی ایران میں قصبہ بنانے کا موقع پڑا تھا۔ تاکہ وہاں میں ایران کی کڑوری سے فائدہ اٹھا کر جنوب مشرقی ایران پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لے۔

۱۳۰۰ھ شہان میں احمد دہشاد کی موت سے تہہ نہ کے گورنر بنا کر بھیجے گئے ہیں انہوں نے خود دیکھا تھا کہ زما زما کوٹ کسی قسم کی لڑائی نہ ہوئی۔ انہیں شاہی فوج نے ایک کاروانہ کے ساتھ کوٹ لیا جس سے اہل قریہ نہایت غضب میں نکلے شاہی عمارتوں پر اور شاہ کے کھانا پر پرتوپ سے گولہ باری کر رہے ہیں۔

۱۳۰۰ھ شہان کا تہہ نہ چھوڑتے کہ قریہ میں اس شدت سے جنگ ہوئی ہے کہ وہاں سے شہر پرستوں اور فدائوں پابینیت میں جنگ شروع ہوئی کبھی ایسی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

ایران کی تباہ حالی کا نقشہ  
مکسیر کی لکھی ایک خبروں کو چھوڑ کر میں فقط چھپنے ایک اخبار میں اور حالات درج کرنے پر اکتفا کروں گا جس سے واضح ہو جائے کہ ملک کس مصیبت میں گرفتار ہے۔ ہر سال کی شدت اس طرح نہیں ہوتی کہ قحط و شہادتیں لگاتار آئیں گے یہی ہے۔

کشمکش شیعی سنّی کشمکش کے مراحل  
کشمکش کا پہلا مرحلہ

یہ "پرہیز کی گیت" محض اسے قبل مکتوبیں شیعہ سنی اور مذہب  
 ائمہ سے توجہ دے کر کہتے تھے اور مجالس و جلسوں میں شریک نہ  
 تھے۔ اس نائنیں مکتوبیں پر "تہذیب" کے نام سے جن میں سے ایک شیعہ  
 مدد کے متعلق خبریں کو ہمیشہ شکایت رہی ہے کہ انہوں نے غفلت کی  
 مین و فیل۔

بہر حال ابتداً مسرت کو کھنڈ کے شاعر، سنی و اہل تشکیک کے چھپے  
 نہ تھے۔ بلکہ جو کچھ غریب رانی اثرات کے ماتم ہو، اثرات آمد و تحیا  
 ہو، وہ نہ تو بہتر کھنڈ کے ہاں کہہ سکتے، نہ لے سکتے تھے۔  
 یہی نفس کششیں پڑا بکا ہے۔

عنصر تک شید سنی ہو جانے اور تعزیر کے جہوں میں شامل ہو کر کمال  
کند و کل کر جوں جاتے تھے۔ اس وقت تک کسی پشت سے یہ دستور چلتا تھا  
تھا کہ کچھ دن کے لئے اپنے پاؤں جہوں کے نہ ہوتے تھے۔ مگر کچھ

## ۱۰۔ مانت مظلومین تبسیر

مرثیہ قبر میں لکھا گیا تھا کہ جناب سید عابد علی صاحب دین پان دریا  
 آباد اپنے دس بیٹوں میں سے چار گریہ غلبے۔ معدن کا حصہ  
 پنہاں ہے۔ جس سے بیٹا اپنی طرف سے ۱۰ بیٹے اپنی زبیر مرثیہ کی طرف سے  
 مگر اس کی کسی ۱۰ مندی شیعہ کی خبر معلوم ہوئی کہ اس نے بھی اس  
 ۱۰ قبر میں حصہ لیا ہو۔ ایک بیٹے کا نام میرزا الی حسین صاحب زبیر صاحب  
 دستہ میں آئین میں ہے اور ہے:

یہ جگہ میں کے بیان میں میرزا صاحب کا ایک مجددی ایک خیر فرم کی  
 حیثیت لکھتے ہیں۔ ۱۰ بیان میں کہیں ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ اول تو  
 حکومت برطانویوں کے دور میں طوفان مذہبی تھی۔ اس لئے شیعہ  
 مند زور کی حکومت کو اپنی زندگیات تصور کرتے ہوئے کوئی ایسا کام نہ  
 کر سکتے تھے جو حکومت کے لئے نہ کہ اپنا ہو۔ ۱۰ سب سے یہ کہ لکھنؤ شیعہ  
 کے لئے یہ کہ ان کی حیثیت لکھنا تھا اور طوفان سے بچا دینا تھا۔ ۱۰  
 ۱۰۔ بد نومی ریشہ دوانیوں کی ابتدا ہوئی لکھنؤ میں بھی شیعہ سنی کشمکش کا  
 کارہا زور کھینچا تھا۔ ۱۰ دوسرا لکھنؤ کو نظر آتی کہ مگر کوئی ایسا  
 کام کیا جس سے لکھنؤ کی اپنی کا خیر ہو تو وہ لکھنؤ میں تھا کہ ۱۰  
 دیں گے۔

بھول اسے ایک جہت سے یہ مضہم ہوتا ہے کہ پچھلے حکم پر ہی  
 عدالت کی نیند رکھ گئی جسکے میں وہ پروکڑ کر آیا ہوں۔  
 اب میں اسدینک شامت شروع سے ان پانچویں چیزوں کو دیکھ  
 کر دیتا ہوں کہ حقیقت میں بہم نہ ہے۔  
 داسنی بندہ واصلہ گاؤں میں سرے پہلی لاکھ کر جایا کریں۔ کہہ کر شیعہ  
 تو چھ ہی میں پر عمل دیتے کہتے تھے۔

اس جہت پر ایڈیٹر اصلا نے یہ نتیجہ کی ہے کہ  
 اس کے بعد ارجحیت کے ہر شخص کے یہ نتائج کہ اصلیت یہ تھی کہ نکلے  
 سر جو نہ پا رہے تھے قید لگا کی گئی تھی جس کے منہ یہ بتائے گئے کہ سنی اور  
 منہ نے بے بشر طاعتی کہہ کر شیعہ تو وہ اس کے معاملہ تھے۔  
 اس کے بعد اس حکم کے جواز میں دلائل ملتے ہیں۔

اس بلکہ فاضل خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اس وقت تک  
 بنیوں اور ہندوؤں کی کچھ نہ کہ قصہ و ثوبی اور جو تے سیرت و احکام ہیں  
 داخل ہوتی تھی اور وہ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتی تھی ان کی تھی یہ ایک بہت  
 تھی جس کو شیعہ احباب فوراً قبول کر سکتے تھے لیکن یہ جہت کل بنیوں  
 اور ہندوؤں کو ایسی ہی پسند نہ ہو سکتی تھی جیسی شیعہ کو۔  
 وہ عاقل و لگاؤ میں کوئی پیش کیا نہ ہوتا نہ تھے۔



عقلمندوں کو ملے۔ حق پرچارہ نہیں کے دیار پر حکم دیا گیا کہ  
وہی شخص جو یہ نہ سمجھتا کہ وہ خود کو بہتے میں داخل دیکھتا  
اس کا کہنا تھا کہ وہ پانی میں ہی نہیں۔ لیکن وہاں ہمیں سمجھتا جس کی حکم  
کے ان پانی میں ہی بہہ رہی تھی۔ پھر وہی پانی بہہ رہے تھے۔

ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ میں نے سب سے قبل ان میں  
وہاں سے نقل کیا ہے۔ اس شیعہ سنی میسرے کے دعوہ ایڈیٹر اخبار انجم کے  
حوالے سے کہ میں سلطان پور قلعہ میں جی کہ ہے۔ وہاں قادیانیوں جو کسی گئی  
میں ان کے متعلق میں نہیں جانتا کہ سینئرس کی دوا اخبار انجم کی کیا رائے  
حق کیونکہ یہ باغی تھے مگر تھے جو اس میں جاری کے تھے۔ میرے  
پاس اخبار کافی نہیں تھے۔ بہت سے زور سے سکوں کو ان کی پوزیشن  
کی تھی۔ اخبار اسلام کے بارے میں وہ کہہ رہے تھے کہ متعلق ایڈیٹر انجم  
کا اختلافی بعد نقل کیا ہے۔ ان کی کسی شک کے متعلق اس کی کوئی تہیہ نہیں  
میں سے کشش ہے یہ یہی میں میں ان کے تعلق بعض مقالات پر شیوں  
میں سینئرس کے اختلاف ہوا۔ بعض مقالات پر شیوں میں باجمہ مشابہت  
ملتی ہے۔

## سنی وفد اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

یہ سنی چیزیں عیش و تنجیب سے زیادہ کبھی نہیں  
 وشیعوں کے علیحدہ ہونے کا مدعی نہیں پاتا۔ میں سنوں کوئی کرنا اور نہ  
 اتنے کی تلاش میں نہیں دیکھتا۔ میں انہیں ناپسندیدہ احکام کی تسخیر کے  
 لئے کوشش کرتے دیکھتا ہوں۔ لیکن شیعہ "سنی میں مصالحت کرانے  
 پس ختم نہ کر جو ان احکام سے پیدا ہو گئے تھے۔ مثالی کوشش  
 لڑائی کے حکام ضلع نے ایک نئی اور غیر متوقع چیز پیدا کر دی ہے  
 اس چیز کو سید محمد احمد صاحب کاظمی ایم۔ اے کے مخالفین غائبیت  
 جمنوں کی شرافت و مردانہ رجحان سے نقل کرتا ہوں۔  
 جس چیز پر سنوں کو اعتراض تھا وہ یہ تھی کہ اگر ہمیں نچلے پلوں تک  
 نہ جا پڑتے۔ تو ان کی صورت کے لئے باقاعدہ ہی ہے۔ جلوس میں  
 سہارے تو کے۔ اگرچہ نہیں ہونا چاہئے۔ مگر شیعہ ایسی چیزیں جن سے  
 جلوس میں خالص شیعہ طرز و رسم کا غلبہ ہو۔ سن میں مضامین نہ تھے چنانچہ  
 سنوں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ہن پانڈیوں کے خدمت  
 احتجاج کرنے کے لئے گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سن پانڈیوں کے کہنے  
 میں مضامین کا غلبہ کیا۔ ان سے کہا کہ اگر وہ اپنی علیحدہ و گروہ کا سنگ

۳۰۔ ہر قسم کی دھن فروش سونے ایک کے دو بھی ایک ٹیبلہ کی طرح  
پر ایک گوشے میں دو دو کوئی نہ رکھنے پڑے۔

۳۱۔ عورتیں ڈھونڈیں تک بیٹھے یا نہ پائیں۔

۳۲۔ حواغت یا نہ ہو عورتیں نہ سنے پائیں۔

۳۳۔ غریب جس کے متعلق ایذا یا صدمہ کے خود لکھتے کہ میں کسی طرح  
بہتر نہیں کھانا کھاتا سنتا ہوں کہ اس کو پسند کرتا ہو کہ اس وجہ سے عیسوی  
مرد کی کہ بغیر میں نہیں آتیں۔

۳۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اختلافت تھا تو باقی امور کے متعلق۔

۳۵۔ کیا نہیں سنے ہیں ان کا پرانہ ہونیکہ فیصلہ کیا۔ یہ بھی ایک تیس  
برس سے یہ وہ سات کی غلط فہمی ہے کہ سنی حضرات ان امور کی بنا پر الگ  
سمنے و فیصلہ کیا۔ غلط فہمی میں جب یہ حکم ممانعت ہوئے تو سنیوں نے  
عیسائی کی کوئی ممانعت نہیں کی۔ بلکہ وہ ان کا عوام جیسے ہی ہوا اور وہ نہیں  
ممانعتوں نے ان کا پسند کیا۔ یہ ایک امن سے گزاری۔

۳۶۔ یہ ایک تمدنی امر ہے کہ وہ ان کے کوہ سے پہلے دو سنی جوان ہدیہ  
کا حصہ بنائے تھے۔ ان کے خلاف پورا جوئی کرتے پناہ انہوں نے  
پہنچنے والا ان کی ضرورت کے لئے ان کے متعلق ہے۔ یہ سنیوں کی۔



کہیں تو یہ کہ جب آگاہ جوس کا منتظم کر دیا جائیگا چنانچہ سنیوں نے  
 لکھنؤ سے قریب میل کے قصبہ پر ایک راضی کا بھڑکڑا کے انتظام  
 کیا جو اس کی اطلاع برسرِ نیت کو دیدی۔ موروں پر تو یہ وحی و بیانیہ  
 ڈسٹرکٹ جسٹس نے انتظام کر دیا۔ اس وقت لکھنؤ میں تھانہ تھا اور  
 نئی کرجہ و تھانہ پھول کٹورہ میں تھیں۔ سنیوں اور شیعوں کے دونوں طبقوں  
 کے لئے ڈسٹرکٹ جسٹس نے مختلف راستے اور مختلف اوقات پر کر  
 دیتے تھے۔ یہ تمام امور جو سنیوں پر ۱۹۰۶ء میں ہوئے جوس صلیب و صلیب  
 نکالے گئے:

اس جہات سے جان لیا کہ سنیوں کی شیعوں سے ملنے والی  
 اور شیعوں کے تقریروں کے لئے نئے راستوں کے تعین اور ان کے لئے  
 نئی کرجہ و تھانہ پر سب ڈسٹرکٹ جسٹس لکھنؤ کے ایسا و گرامی کا ایسا  
 کرتے تھے۔

یہیں ہر صاحبِ فہم یہ دریافت کر چکا کہ آیا کوئی ڈسٹرکٹ جسٹس  
 ایسا اہم مقام اپنی ذمہ داری پر لے لیا۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔  
 ایسی چیز کرنے کے لئے صوبہ کی حکومت کی منتظر ہی شرط ہو گئی ہے اور  
 کوئی ڈسٹرکٹ جسٹس صاحب اختیار ہونے کے بعد ۱۰ سالہ ہجرت میں  
 اس قدر اہم تقریر اپنے ذہن میں لے کر تھوڑے اور ان کی طمانندگی کے

بعد اپنی رہائش حکومت یوپی کے ساتھ پیش کی۔ حکومت یوپی نے  
 اپنا یہ کمیشن اس پوٹ اور متنازعہ کے متعلق، ہنری ملٹر  
 کوٹھنے لیا۔ یوپی گورنر صاحب کا عملی کے لئے نام نہاد بدھیت بجنور  
 مورخہ ۱۹۳۷ء کے مہینے انہوں نے حکومت یوپی نے جوت  
 کی تعزین اور دوکر بنائیں کے وجود پر بہت اظہارِ غصہ کیا۔ لیکن اس  
 وقت میں ۱۰۰۰ جوسس کو کیا کرنا یا پھول کٹنے سے کی کرنا کو فخر کرنا  
 وقت نہ بھگدگوشت نے کھوکے۔ جوسس سمجھائی وجہ سے پولیس کو  
 جو انتظامی تفتیش پیش آتی تھیں ان کا تذکرہ کرنے کے بعد جوسس کی  
 عہدہ کی صفات حسب ذیل لکھیں گے۔ چینی کی۔

”گورنر کے ۱۰ جوسس کو ان کے لئے پر ایک زبردست اعتراض یہ ہے کہ  
 ایک جوسس سنی اور دو سریشیہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ موجودہ  
 اختلافات جو پڑتے ہیں گے۔ وہ دونوں فرقوں میں بھگت کا باعث  
 بننے کی بنیاد ہے اس اختلاف کے۔ حق کرنے کے لئے یہ تجویز کی ہے۔ کہ  
 جواہر کے ساتھ نام نہاد سنی سریشیہ ۱۰۰۰ متعلق کیا جائے بلکہ پولیس کے  
 قومی میں محض یہ گمراہ کیا جائے کہ تعزین جو پھول کٹنے سے جانے والے  
 ہوں۔ وہ تعزیت جو کل کٹے سے جانے والے ہوں۔ وہ تعزیت دوسروں کو  
 لہو قرین جانے کہ وہ جس گڑبڑ میں چاہیں تعزیت لے جائیں۔ مگر مقصد

ساتھ ساتھ ہی جان بھری اور شہر جہوں کے تعلق پر شکایت  
کی جاتی ہے کہ اس میں قدرتی طور پر برائی گرمیوں کو صیغہ کی کے  
بہشت تھیں کھینچا ہوا تھیں۔ اس وقت سے بدتر ہوئے اور ہر خبر پر مبالغہ  
کاتیل پھر لگا گیا۔

کوششیں مومن کہ کشتی میں مالت بہ اصلاح ہوں لیکن  
میساز ہوا اور کشتی کے طور کے موافق پر کشتیوں میں شدید شہر سنی فساد  
ہوا اور یہ وہ سال ہے جس میں روس اور بریتانیہ کی حکومتوں نے تقسیم  
ایہاں کے تعلق میں ہوا جس کے اس پر ہم تصدیق ثبت کر دی۔

سنہ اصلاح کی کشتی کی مختلف اشاعتوں میں ان خدمات اور  
املاات کی خبریں ہیں جو مختلف اشاعتوں میں کشتیوں اور شہروں  
کے وہاں ہوا ہوا ہے جن اشاعتوں میں بریتانیہ کی حالت اور ان کے تعلق  
میں ہے۔ انہیں اشاعتوں میں ہیکڑوں کو اس کے ساتھ اب ہونے کی خبریں  
ہو سکی ہیں اور وہ اس کے ساتھ اشاعت سے ہوا ہے جس میں اور ہوا  
فسادات اور تعلق کی حالت میں ہیں۔

۳۰۔ رکتور ہوا اور حکومت یوپی نے شہر سنی فسادات ہوا تھیں  
کرنے کے لئے ایک کمیشن ہوا ہے۔ جو پٹنہ کمیشن کے نام سے موسوم ہے  
اس کمیشن کے صدر مسٹر ہسٹن ہے۔ جو پٹنہ کمیشن نے تحقیقات کیے

جس میں بھی وہ جی . میں ایک شیعہ اور سنی جیسے شیعہ و طہیدہ نہ ہیں  
 لکھ جو شیعہ پاتے وہ اپنی تفریق سنی جیسے کے ساتھ پھول کنورے کی کر جا  
 میں لے جاتے اور جو سنی پہنچے اپنا تفریق یہاں کنورے کی کر جا میں شیعہ  
 جیسے کے ساتھ لے بستے گویا دونوں جیسے باہمی فائدے کے بعد ہر شیعہ  
 جی ہوں اور لکھو جی اور دونوں طرف تصادم اور فائدہ کا موقع ہے کہ  
 جو سنی فائدہ کرنا چاہے وہ شیعہ جیسے میں جا لگے . جو شیعہ فائدہ کرنا چاہے  
 وہ اپنا تفریق لیکر سنی جیسے میں جا لگے . اس مقدمہ پر غالب مرحوم کا شعر  
 خوب بیان دیکھ

مسئلہ سے کوئی پوچھے تیرے تیرے تفریق کش کو

یہ نقش کس سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

پہنٹ کمیشن اور حکومت یو پی کے زیر سرپرستی کے محکمہ بین مشرق و غرب  
 پانچ ورہہ رمضان کو اس صوبہ کی بندش کی گئی . اور اس کے متعلق  
 آخری احکام دفعہ ہائیر گورنمنٹ ریزولوشن میں مبینہ الفاظ ہیں

کوئی شخص ایسا شہر یا ٹھکانہ جو دوسرے ایسے الفاظ میں ہو جو  
 عورتوں کی شادی کی تعریف کی گئی ہو ان کی مدت میں ہوں تفریق یہ کس  
 دوسرے اسلامی جیسے کے ساتھ نہ پڑھ سکے گا . اور دوسرے مقام



صوت میں جتنا کھڑا آئے۔ اجماع فقہین میں تصادم نہ ہوتا تھا۔ یہ  
 کھٹنکے پھم کے موقع پر جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا میں شیعہ اور سنی  
 جو اس کے تحت آتے وہ اختلاف آواز نہ کر دیتے تھے وہ  
 کافی بہت۔ لیکن گفت گو نہ کی گئی۔ اس سے تعین نہیں کہ اس معاملے  
 میں میں کچھ نہ تھا نہ پچھتاؤ۔ اور اس کے بعد بھی گفتگو اور ملاقات  
 کے لئے وہ نہ آیا۔ چھوڑ دینا چاہئے۔ . . . . اس معاملے کو  
 ہر شخص کا اختیار ہے کہ اپنا فیصلہ کسی سے کسی کو بنا کر دے  
 قرآن پر ہانکا تو اس نصب میں کے حصول میں اور دیر لگے گی :

پیر کرانے

پسٹ کیسٹ کی رہنمائی اور حکومت یونی کا یہ ریزولوشن بے فائدہ  
 ہو گیا۔ وہ مضبوط کرنے والے تھے۔ جتنے میں ایک مجلس تھا جس میں عمران  
 حکومت کے بعض حکمران، اختلاف کی صورت پیدا کی جتنے میں نہیں  
 کہ وہ ساری کہلاتی تھیں کہنے کے باوجود  
 جتنے میں چھوٹے موٹے پر روزوں میں سوں کو مینڈا رکھنے اور راستوں  
 اور تفریق کے طبعی و بونیکا تجربہ کا مایاب ثابت ہوا۔ کوئی فساد نہ تھا  
 جب جتنے میں چھوٹا راستہ سوجھ میں میں جڑوں فساد ہی فساد نظر آتا  
 ہے۔ میں اب یہ حکم دیا گیا کہ کہ بلا میں بھی دو ہی ہیں۔ اور تفریق کے



ہاں پہنچے تھے گھر پہنچے تھے جہوں تک آنا پہنچ سکے۔۔۔ ان کوئی جمع کسی  
 پہنچ نہ سکا۔ یہ شہر اور ان کے پرانے گھر۔ اگر کوئی شخص ایسا  
 نہ کرے۔ وہ اپنی غفلت اور بی خبری کے لئے۔ ورنہ اگر فکریاں کر لیں۔ اور اس  
 صہ فر۔ ۱۰۰ کسی دوسری مناسب دفعہ تعذبات مند کے ماتحت  
 متحہ۔ پائی جائیگا۔

من پابندیوں کی تائید میں عدالت نے اپنی نے حسب ذیل ملاحظہ  
 کیا۔

بیت پرورش کی کشتہ جی میں مہربانوں کی رہائش نہیں کر  
 لکھنؤ میں من کے ہم مذہبوں کو یہ بتایا کہ جس نے کشتہ جی میں  
 کی شہادت لی یہ گھر میں جو جہوں لکھنؤ کی رہائش پرانے ہاتھ ہیں  
 اور جن میں شرکت کی اسکو بہانہ دیا گیا ہے۔ من جہوں کو یہ وقت  
 اور جہاں کشتہ جی اور کشتہ جی کو ملاحظہ تھان کی من میں  
 کے جہوں میں مہربانوں کے کشتہ جی کی کشتہ جی کے لئے جس سے  
 گورنر کی حق ہے یہ کہ اس کو اس حد تک دور کیا جائے  
 جہں تک اس سے کوئی غیر ضروری مداخلت نہیں لکھنؤ کے اس حق  
 میں نہ جو کہ من کو یہ جہوں کی مداخلت کی حیثیت سے متاثر دیگر رہا کے  
 ساتھ حاصل ہے کہ وہ سب تہات کے ہو اپنے فائدہ کے خصوصی

بعد کہ جس مہمان کی توسیع ہو گئی۔ بیچنے والے پر دم تک کر دی جاسکے۔  
 بھٹت تو روز میں۔ کہ انہی کہتے ہیں کہ شید آدم نے جو میو ریل میں کی ٹھٹ  
 میں پیش کیا تھا۔ اس میں یہ شکایت کی گئی کہ ہوسے قبل اور چور کے دن  
 میں جیسے کہ تو جہانہ شکایت میں۔ وہ ان کے ساتھ پارا پار کی مشا  
 پر جیسے کہ کہیں کے سننے۔ انہی تحقیقات میں جو گول کر شیوں کے مطابق بات  
 پیش کرنے کے بعد وہ کہتے کہ انہوں نے اپنی پوری تو برہم کے پیدا کی  
 ہٹا کے پڑے ہٹے کے منور قرار دے ہٹے پر کر کر دی تھی۔ انہوں نے  
 اس شکایت کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ وہ شر و دہر کے اور  
 یہ وہ بھی جیسا کہ جیسے ہٹت ہاتھ ہیں بھٹت گور کے خیا میں کہیں  
 لے اس خاص شکایت کے تھیں کوئی قاعدہ اس وجہ سے تو یہ نہیں کیا کہ  
 یہ شکایت کے۔ بھٹت میں نہیں کی گئی بلکہ اگر پہلے کوئی ایسی گائی  
 کی گئی تے انہی کی ہٹے تو قاعدہ ہٹتے کہ یہ تو بل اور ہٹتے ہے۔ انہی کے  
 متعلق حکم کو کہ انہی کوئی چہے۔ جو قاعدہ کہتے ہیں ناخذ ہیں ان کی رو  
 سے شائع مد کے۔ اپنی کٹش کی اجازت سے جیسے کہ ہٹتے ہیں  
 وہ ان کا حکم بھی اپنی کٹش ہی کرتے ہیں جو ٹھٹ اس بات کے ملتا تھا۔  
 نہیں کہ کوئی یہ عام مد کہے جس کی۔ اس سے اس بات کی عام ممانعت  
 کر دی جائے کہ کوئی شخص کسی پہلے مقدمہ پر اور کسی حالت میں جہدہ آواز



حکام کی توجہ دعوہ و تقاضات بند کی حوت دہنی۔ یکایک توجہ سوس  
 ہزاروں کی ہوتی کہ کئے جانے باغی من کے ضمن مناسب کارائی  
 لی جو ملتی ہے۔

پہلی کمیشن کی رپورٹ دیوٹی کو رشت کے ریز دیویشن کے مطابق  
 شیعہ مذہب کے لئے فیہ اس میں جو جو سید محمد محمد سب کا غلطی سے نہ  
 نہیں کیا۔ اس میں شیعہ کی کوئی کمیشن نہیں کہ جس میں صوبہ کی بندش بہت تین  
 دہائیوں میں جس کے وقت پہلی ۱۱ دہائیوں میں جو جو چھٹا دہائیوں میں  
 میں ایک دہائی بندیاں ہی ہوئیں جن کا ذکر دہائیوں میں ہے۔

## ۱۹۰۹ء کا محرم

نتیجہ ہوا کہ ۱۹۰۹ء میں پہلے کے وقت پر سنہوں نے عامہ کرم پانچویں  
 کے لئے متعین کیا اور اپنے ایک تو یہ کہ ساتھ ملے جانے میں صواب  
 پر مبنی۔ اس میں قریب ایک دہائیوں میں گرفت ہے۔

سنہوں کے اس میں بھی اٹھارہ تہائی کے بعد ۱۹۰۹ء کو  
 مشرعیہ میں نے جو ملکوں کے اوپری کہ شیعہ تھے ایک جان شیعہ کیا جس کا  
 مضبوط یہ تھا کہ جس میں جو پڑھنے کی مدد نہ ملتی تھی۔ بلکہ انھوں  
 محض تین دہائیوں کے لئے تھے یعنی مشرعیہ میں جو پڑھنے کی مدد نہ ملتی تھی۔ لیکن

تو ایسے شہر بنائے جو وطن دشمنی کی تواریخیں ہوں جیسا کہ کمیشن کی  
 کوشش نے ثابت کیا ہے۔ فرہاد تواریخات ہند شہر لکھنؤ کے منسوخ فیروز  
 ہو گئی۔ مگر کوئی شخص دوسرے کی ساقی میں ایسے انکار لے کر منسوخ  
 قصداً اس کے ذہنی جذبات کو صدمہ پہنچا رہا تھا تو یہ شخص مستوجب  
 سزا تھا۔ بہت کم دوسرے تذکرے کے ذریعہ تواریخات ہند کی کئی فراموشی  
 سے سن لکھنے سے ملتی تو ایسا ہو سکتا ہے۔

گیت کمیشن اور یونیورسٹی کے ریزولوشن کا خلاصہ مولوی سید محمد احمد صاحب  
 کاظمی ایڈیل اس کے انکار میں عرب ذیل تھا۔

۱۔ عرب صاحب پڑھنے کی بشریت کے اس میں کسی پر سب دشمن نہ ہو کوئی مخالفت  
 یا شک نہ تین آدمی کے نہیں ہیں عشاء و صبح اور رات و دن۔ اور ان تین  
 میں سے کسی مخالفت صرف اس قدر ہے کہ کوئی شخص جہوں کے راستے پر  
 یہ جہوں کی ساقی میں عرب صاحب پڑھے تو یہ بات ڈائریس کا مطلب  
 یہ ہے کہ وہ شخص کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کسی ایک مقام پر جو جہوں کا گزر  
 گا وہاں تین آدمی میں سے کسی ایک کو روک سکتا ہے۔ اور انکی مخالفت میں عرب  
 صاحب کے لئے بھی ہو سکتے ہیں اس کی بھی کوئی مخالفت نہیں ہے۔

۲۔ چار دیو جنہ سے کہ جہوں اور اشعار میں اس سے دوسرے ذریعہ پر دست  
 یہ جہات اس کے حسن کوئی مخالفت نہ ہو گویا نہت نے نہیں کی۔ البتہ تقاضی

# باب سوم

## شیعوں نے کیا قیمت ادا کی

گزشتہ باب میں جزئی تفصیل ذکر کر چکے ہیں کہ دنیا کی سیاست نے جنگ دوس دو بیان کے ناطے سخت ہلکا کر دیا تھا۔ کس کس طرح دوس اور بطنیہ کے فداانہ کرنے یروں کی بدیوں کو پہلے کا فیصلہ کیا۔ یروں پر جو تباہی آئی، اس کا نہ تو وہ ان حالات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ جو شیعوں اور نویسوں کے قلم سے ہی ہیں، پر بیان کر چکا ہوں۔

توقع تو یہ ہوتی ہے کہ جس طرح شیعوں کو بطنیہ سے بے ماس معلوم ہوتے ہیں کہ تیرہ سو برس کے اوقات کے متعلق آج تک نرم رفتاری اور بڑھتی ہوئی کو قبول کرتے نظر نہیں آتے۔ اور ان کی تباہی اور آخری شیعہ سہولت کی بنا ہی کے وقت ضرور ہونا چاہیے کے اور مصلحت ہونا یہ کے خوف کو از چند کریں گے۔ جو دوس کے ساتھ سمایا باز کے علی الاعلان حیران کی تفسیر کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اور جس کی ریشہ دانیوں ملک ایران کی سرحد تباہی پر منتج ہو رہی تھیں۔ لیکن زمانے کی رفتاروں کے پتوں





لیکن سخت کمزور رہی۔ ذلیقہ اور ایٹ کے ... کے ممالک بھی یورپ  
 کی دست بردار تھے۔ شش بنے۔ بڑے عظیم و نامور۔ سلطنت ترکی  
 نے جو منور ہوا ساتھ دینا پسند کیا۔ روس اور گھریز باہر صیغ تھے۔ ایک  
 عرب و اق پر گھریزی فوجوں نے پرمحانی کی دوسری عرب و اسی فوجیں  
 ایران میں گھس کر ترکی صوبہ پر حملہ آور ہوئیں۔ ایران میں لڑائی کا شور مچا  
 کہ گھریزی تکی و دوسری فوجیں ایران میں جا کر ایک دوسرے پر حملہ آور  
 ہو کر قتل ہو کر گئے۔ ایران ایک غریب و بے ہمت ملک تھا۔ لیکن اپنی کمزوری  
 کے باعث غریب کے لئے یہ سن کر نہ بنا رہا۔ دوسری حملہ آور کو اپنے  
 ملک سے نکال دیا۔ اس لئے کہ اس نے گھریز کے قتل ہونے تک تمام کام  
 ملک ایران گھریزی فوج کے قبضہ میں تھے۔ روس اور ترکی باہر بھی شکست  
 کھا چکے تھے۔ ہریانہ کا حوالی ہوا۔ بات۔ کوٹہ اور نوشی۔ یہاں سبکدہا  
 سیل یون کے حملہ آور کے اندر یونانی باہر بھی تھے۔ شہر اور ملک میں پراگندہ  
 فوجوں کا قبضہ تھا۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی بدامنی مگر کے قبضہ  
 میں تھیں۔

مگر گھریز کے شیعہ اور یون کے ساتھ ہندوستان کے شیعہ حملے  
 متوجہ نہ ہو کر گئے اور ایک شیعہ مسلمان کے تباہ ہو جانے اور گھریزوں  
 کے قبضہ میں چھ جانے پر یون کے کان پر جوں تک نہ دیکھی۔

کو ملک کر پائی تھی وہ اپنے مرتیں ہی سے پریشان تھے۔ کہ وہ بدلتا تھا۔  
 دیکھتے تھے، احساس کی کمی نہ تھی۔ وہ وہاں کی کمی نہ تھی۔ بعد ہدی، غواہی  
 دہشت کی کمی نہ تھی۔ لیکن وہی یہ سرت کا رعب غالب تھا کہ اگر اس  
 کے کہیں عظمت ہے تو یہ اس کے خلاف نہ تھی کہ تو کھنڈ کے انگریز  
 ہوا وہ یہ ہے مہر و دیو ہوا ہے وہ وہ کھنڈ میں اس کی مرضی کے خلاف  
 من صبا ہو چکی۔

یہاں گریجنگ تھا تو مجتہدین کا حکم کی جہاد پروری کی بدولت اور شہریان  
 ان کی جہاد تو انہوں نے بدولت ان صوبائی بدولت جہاد قس کی گئی  
 اور بعض شہریوں کو بھی لگے ان وہاں کی بدولت جن کی ہائیں ہر میدان  
 میں تپتی رہی تھیں ان میں ان کے کیموں کی بدولت جہاد حوت ہوتا اس  
 وقت معلوم ہوا کہ وہاں کے لئے ان کی ہائیں کو، مٹانے کے لئے کروڑوں  
 ہاس میں ہیں لیکن انہیں میں حرکتیں ہیں۔

سنہ و ستین ہائیں کھنڈ کی ہوا ہائیں تھا، وہاں مدت صبا  
 کی حقارت کے سہ سے، کہی پر یہ کمی نہ تھی، برطانوی بہت شہری  
 ان کو مہر و دیو ہوا کے لئے کھنڈ میں سے، لیکن وہاں تھا  
 کہ وہ یہ کھنڈ وہی، انہوں کی ہائیں کا وقت۔

محمد علی شاہ ویران کی شہرت کے بعد ان میں قدم سے سکون ہوا۔

کو خلی کر دیا اور میں کامل ملک پھر ایرانیوں کے ہاتھوں میں سوہپ

شہیدانِ مکتومہ و دین کی ہاتھوں میں شہیدانِ ہند اس تمام منظر کو  
اس طرح دیکھتے رہے کہ گویا میں کا نہ کوئی اس سے تعلق تھا۔ اور نہ  
ان کی اس بات میں کوئی ذمہ داری تھی۔ یہ ایک خدا بہس یہی کہ  
مگر بڑا عوامی خدمت کے خداتِ خدا کے استیجابِ بندگی اور کوئی ایسی  
نیشن جابری کی تو فزائی میں صبر کرادیکھے۔

عاقبت میں ۱۹۰۱ء سے دیگر نوجوبتِ خیریت کی حیثیت اور رسانی  
ہو تمام بوجھ اس مملکت پر پڑا جس کی آبادی میں لاکھوں شہیدانِ کابے  
موجود تھے۔ ان کے بڑے بڑے بھائی کے خداتِ خدا کی مملکت کیا اور سب  
شہروں سے مملکت کی ایک ایک آبادی کو کہا۔ ہر سوں عوام کی لڑائی شہروں کے  
شہروں کی دیہات میں ہوتی رہی۔ مملکت پر یہ بت آتی رہی کہ اس کا تاج و تخت  
تھے۔ عوام میں یہ بات پھیل رہی تھی کہ یہ مملکت ہے۔

لیکن شہیدانِ مکتومہ و شہیدانِ ہند اس منظر کو چھپ چھپ کر دیکھتے رہے  
کہ انہیں حکومت کو یہ خیال نہ ہو رہا تھا کہ ان کو بھی عوام کا کوئی حصہ  
یہ کیوں تھا۔ اس لئے کہ شہیدانِ مکتومہ و شہیدانِ ہند انہیں میں ابھی باقی  
تھے۔ انہیں ایک غیر معمولی سی خدمت میں سب دینا دیا گیا ہے۔ لہذا اور

بھلاؤی حکومت نے یمن سے ہاتھ اٹانے سے انکار کر دیا۔

یمن کی فوج قسطنطنیہ سے اس میں انقلاب ہوا۔ وہ کونسل کے فیصلہ انقلاب کے چھ مہینے کا رخ انقلاب برپا ہوا۔ یمن کی حکومت نے یمن کی نہ ہونے فیصلہ کیا کہ حکومت اس سے ملک یمن کو خالی کر دیا جائے۔ اور اسکو پھر یمن میں کھینچ کر دیا جائے۔ اس کی بادشاہت حکومت نے بھلاؤ کو اٹھائی میٹر دیا کہ اپنی فوجیں یمن سے نکال دیں لیکن بھلاؤ نے ایک دسویں حصے کو بادشاہت فوجیں بھی دیکھیں گے۔ اس سے بندہ گواہ انزلی پراترین اومانوں نے ملتان کی طرف بڑھنا شروع کیا مگر بھلاؤی افواج سے مل کر نہیں یمن سے نکال دیا جائے۔ ملک ایرانوں کے واسطے کیا جائے جب بھلاؤ نے دیکھا کہ اس میں جبرجستہ کئے گئے گا۔ یہ یمن مفت کا سرحدوں کی حالت ہو گا تو مغرب بھلاؤی حکومت نے اپنی فوجیں کو پیچھے ہٹا دیا۔ جہاں سے بھلاؤی فوج باہر نکل گئی اور اس فوج نے اس کی جگہ لی۔

آہستہ آہستہ بھلاؤی حکومت تمام یمن یمن سے خارج ہوئے اور جب مغربی سپاہی جرمن کی مدد سے یمن کے اندر داخل ہو گئے تو دوسری فوج نے جو عمان میں اس وقت تھیں وہیں تھیں۔ مگر انگریزی فوجیں کھینچ کر اس کو خالی کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر

## باب چہارم

### تحریک مدح صحابہ کا نیا دور

میں نے اس بار ایک دور میں صحابہ پر نہ کر دیا پانچویں کثافت  
نے جو بوج بند ہوتے دیکھتے ہیں لیکن اس مرتبہ فقہ و آدمی اسل  
میں رہتے ہوئے فرقہ ہوتے۔

میں نے اس بار دو دور میں رہا جو پہلے تو قریب چھ فرقہ ہیں ان میں سے  
پہلے دو دور اس وقت پریم کوئی فرقہ ہوتے

بہت بات تھی وہ یہ ہیں مدح صحابہ کا فقہ لیکن اب  
میں نے اس بار اس نے نوادید قدم آتے ہیں یہ دو تحریک نے دوسرا  
سے پہلا

میں نے اس بار اس نے نوادید قدم آتے ہیں یہ دو تحریک نے دوسرا  
سے پہلا

مجموعہ آج جان دانی رکھتا تھا۔ اس سے تعلقات کو بچانا کمسنوی یہاں  
کے نزدیک مستحسن کام نہ تھا۔

مغربی : اس قیمت کی ایک ادنیٰ قیمت بہت بڑھیلین کمسنوی اس  
کے ساتھ شیلین نے شیلین کمسنوی اس بڑھتی ہوئی قیمت کے لئے اس کی  
کہ وہ کمسنوی میں صوابی شیلین میں ہی نہ ہونے دیتے۔ آئندہ صواب  
کی مخالفت : ہر ایک ترک ملکیت کے لئے کیا قیمت اس کی پڑائی : وہ یہ طریقہ  
باب میں وضع کر دیا۔

---

شمارت نام پہنچتی ہیں مدح صوبہ نہ پڑھیگا۔

۱۲۔ کوئی شخص دشنام سمیٹے لفظ یا کوئی غلط یا افساد جس سے کسی دوسرے  
ذوق کے کہنے والوں کی ذات یا شہرت ہوتی ہو اس ہوس کے تحت میں  
یا ہوس کے لوگوں کی سماعت کے اندر کسی شمارت نام پھر کسی جمع  
میں نہ استعمال کرے کو نہ پڑے گا وغیرہ وغیرہ۔

۱۳۔ حکم کے دو مقاصد سے ذات خود سے کہ اور سے صحیح مقاصد  
قبل مقاصد یہ استعمال آئینہ ذات سے باز رکھنے کا ٹوکھا اور پہلے مجھے  
میں مدح صوبہ کے اور اپنے میں قناعت کی زد میں رکھنے جن میں کوئی قابل  
مقاصد یہ شخص آئینہ پیر نہ ہو۔ گوں میں صوبہ کا معمولی سے معمولی اور  
مستعد سے سادہ و عوامی زبان پر زبان کا ناخوشم ہو گیا گوں کا تعلق یا مضمون  
سے نہ ہو اگرچہ باندہ یہ ہے کہ اس ہوس کے تحت کسی ایسی نظموں کو پسند نہیں  
کرتے لیکن مقاصد میں نے ہوس کو بند کر کے پتہ دیدیا کہ اور نہ مکث مجتہدین  
کے حکم سے مطلق نہ تھے اور جو بات افسانہ مکث مجتہدین نے اپنے حکم میں تھی  
تھی اور دست نہ تھی وہ باندہ یہ ہے کہ اس ہوس میں شیعوں میں  
لیکن اگر شیعوں کی مدح کے سب سے یہ حکم دیا جاتا تھا تو مناسب تھا کہ  
بہشتی مقاصد میں ہوس کو بند کر دیا جاتا کہ اگر مدح صوبہ کا اور ہے تو  
شیعوں کو مدح نہ کرے اور یہی فیصلہ کیا گیا جاتا کہ شیعہ ہوس صحیح ہے





## احرار کو رسولِ نافرمانی پر کیسے مجبور کیا گیا

• جون کو تین کارکنانِ احرار کو مدینہ منورہ کے نیرس شہر کے بھانے سے گرفتار کیا گیا کہ وہ مدینہ منورہ کے غلام اور بکتے ہیں۔ یہ گرفتاری شیخ فریدی کی دھم داکے، دستِ گنہگار اور گرفتاریوں سے مدینہ منورہ کا پیدا ہونے والی تباہی سے گرفتاریوں کا باعث بنی۔ ان سے رسولِ نافرمانی کی دعوت کے پیچھے کی جاتی تھی۔ اس نے رسولِ نافرمانی، غلامانِ حکومت سے ناجائز کر دی۔

### ایسا کیوں کیا گیا؟

حکومت کے فلسفہ کی حکومت کو اور اپنی گرفتاریوں کے بعد مدینہ منورہ کے انہیں نے احرار کو اس طرح غلام کر دیا کہ وہ حکومت میں یہ انہیں نے بہرہ لانی مقصد سے غلام کر دیوں۔ اس وقت یہ شیعہ گنہگار تھے کہ کثرتِ مدینہ منورہ کے ایک سال گزار رہا تھا جس احرار نے مسجد شیعہ گنہگار میں رسولِ نافرمانی کے نام سے حکومت اور حکومت کے لوگ اس خطہ میں مقیم تھے اور اس کو یہ پکینداری کافی ہو چکا تھا کہ احرار کے لئے رسولِ نافرمانی میں نہیں کوئے کے کام آتھا۔ انہیں نے یہ کہہ دیا کہ میں نے مسجد شیعہ منورہ سے احرار کو ہمارے نقصان پہنچایا گیا۔

ذاتی

لیکن معاملہ میں حالت بھی گزر چکا تھا۔۔۔ جون کو نیو یارک جہتی شہر  
جون نکالنے کے لئے اس شہر سے نکلتا ہوا تھا۔ جون کو اپنے کے لئے  
ایک دنو است پر فنڈ ٹسٹ پوزیشن کو اپنی فی۔ اور اسٹریٹ ٹریڈ کے  
پاس ایک دفعہ کی کیا اس کے جہوں میں شیروں کی حالت کی کوئی دعوت نہ  
تھی۔ جون کو یہ فنڈ ٹسٹ پوزیشن سے جہوں کی حالت تو اس  
دفعہ سے پہلے ہی گھر سے سمجھ چکی تھی۔ جون کو اپنے کے لئے

اس صورت وقت کے۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے  
یہ جون کو اپنے کے لئے۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے

سیناں گھسٹوں نے ایک اور دفعہ سے۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے

یہ فنڈ ٹسٹ پوزیشن کو اپنی کو۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے  
کے جہوں کی حالت کی کیا اس کے جہوں میں شیروں کی حالت کی کوئی دعوت نہ  
تھی۔ جون کو یہ فنڈ ٹسٹ پوزیشن سے جہوں کی حالت تو اس  
دفعہ سے پہلے ہی گھر سے سمجھ چکی تھی۔ جون کو اپنے کے لئے  
اس میں گھسٹوں کے دھڑلے کے۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے  
محسوس ہوئے تھے۔۔۔ جون کو اپنے کے لئے  
جاسکتی۔

نہ تھا کہ مدح صحابہ کی سول نافذ، فی مجلس احمد کا شیعہ جنرل سیکرٹری  
 نے نہ کر سیکہ۔ اور مفتی جو ہار نے گا۔ اور اس طرح مجلس امار کے  
 کے بہت بڑا مدعا تھا کہ شیعہ گج کی کشش کے ساتھ یہ نہ توں مجلس  
 کے بہت ثابت ہوگا۔ اور وہ باطل کا وہ ہو کر رہ جائیگی۔

پانچواں دنوں میں ہندوستان اور ناکر لاہور کے افواہ، تہیں  
 بہت باخبر تھی کہ چاکر امار نے کھنڈ میں مدح صحابہ کے سلسلے میں  
 افواہ شائع کر دی ہے۔ اس سلسلے کے جنرل سیکرٹری منظر علی اہل  
 مجلس احمد سے یہ سنا ہے۔

بجے وقف کے متعلق کوئی خیال میں نہیں تھا۔ بلکہ اس وقت تک بے  
 مسئلہ کے حالات کی بغیر واقفیت میں نہ تھی۔ کہ یہ سلسلہ کس طرح بیکار  
 ہو گیا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ مجلس احمد کی مخالفت کرنا دے  
 بہت فوریہ سے استفادہ کی خبر کو شائع کر رہے ہیں۔ تو فی حقیقت  
 اس خبر کے رد میں اسے استفادہ کی وجہ کا فائدہ کہہ رہے ہیں۔ اور  
 بہت کا پتہ دے رہے ہیں کہ کھنڈ کے واقعات اس امید سے بھی  
 کے لئے تھے۔ کہ شاید منظر علی مجلس احمد سے طعنہ ہو جانے لے  
 چاہا۔ اور ان کے مخالفین کا یہ نشانہ پر پیشہ۔ لیکن یہ سب بھی خطا گئی۔

من فوں کا یہ حربہ کارگر ثابت ہو رہا تھا اور وہ عوام، مسلمان مسلمان کو  
 مجلس میں سے برآمد کر کے تین ایک ایک کی طرح باہر پہنچے تھے۔  
 انہیں سے منہاں لیا کہ کھنڈ میں مجلس عوام کے لئے ایک اور شہید لگی  
 تیار کیا جاتا ہے۔

من کا منہاں تھا کہ مجلس عوام کھنڈ میں بھی سوال: ذرا فیہ کر کے لگی  
 فونڈ بنانے کے کارکن مدد میں یہ کہہ کر، ذرا فیہ کرنے کی کوشش  
 کر رہے تھے کہ ہم پر الزام نہ ہو۔ ہم ذرا فیہ کا یہ کارکنی ارادہ نہیں  
 رکھتے۔

لوگو! ہمارے ملک میں ایسی ذرا فیہ میں کرنے کے لئے ایسی بات کہتے  
 تو تمام ہندوستان میں مجلس عوام کے خلاف پراپیگنڈا کیا جاتا کہ یہ ناموس  
 مسجد کے دشمن ہیں یہ بزرگانِ اسلام کی ذات کے خلاف نہیں ہونے کا  
 جہاں سیکرٹری ہیمدتہ اس لئے اس سے لب امید ہو سکتی ہے کہ یہ  
 ناموس مسجد کے تحفظ کی کوشش کر رہے۔ دیکھو اس لئے معافی مانگ کر  
 رہا ہو گئے۔ اور عدالت میں ہم پر کہہ رہا کہ تو بھی مدد مسجد کا خیال اپنے  
 ذہن میں نہیں لاسکتے۔

لوگو! مجلس عوام، سوال: ذرا فیہ شروع کر دے۔ تو فیاض احرار کو  
 یہ ممکن تھا کہ مجلس عوام کے مقتدر ہونے کی خبر پہنچ جائے۔ من کا

کی عزت اس امر پر آگاہی کا اظہار نہ ہو سکا کہ کسی دن اُس کی وقت  
بھی مریض صحت پر کی اجازت لکھنویں دی جائے۔

غرض باہم لکھنؤ کو سمجھنے والوں کی کوششیں سب بے کار  
ثابت ہوئیں اور آخر کار حکومت نے ایک اور کمیشن مقرر کیا جس کا نام  
اسٹاپ کمیشن ہے۔

اس کمیشن نے ستمبر ۱۹۴۷ء کو کارروائی شروع کی شہادتیں  
تقدیم کرنے اور جو اس مسئلے کے بعد دو جون ۱۹۴۸ء کو اپنی رپورٹ  
پیش کر دی

اس رپورٹ پر بعد میں بحث کی جانے لگی تھی اس پر صدر پرنسپل  
کی بعض اور کارروائیاں قانونی کمرہ کی اطلاع کے لئے درج کرنا چاہتا  
ہوں تاکہ وہ حقیقت حال سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

## سول نافرمانی

الغرض یہ جو لافنی سے مراد ہے، رہنا کار و معاش پر منحصر ہوتا شروع ہوئے۔ بعد نو بہ تک یہ مسئلہ جاری رہا بعض اوقات ایک جگہ بھی گزرتا کہ گئے جو پہنچا کان کے اندر معاش کا یہ پڑھ رہا تھا داخل مکتب میں پہنچے اس میں بین حیات بود بکر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کا مصداق تہذیب و تہذیب کا دیو کا گہرا۔

یہ نو فرما لافنی کو معاش کا ایک ذریعہ نہیں مگر رہا بل سے لافنی نہ ہو مگر مصداق ہے یہ عین یہ کہ وہ شخص کسی کو یا کی حقیقت کریں گے اور کوشش کریں گے کہ باہم فریقین میں مصداق ہو جانے بعد جہاں ان کی اور کسی کو کوشش کریں گے عین اس تمام کارروائی سے قبل سول نافرمانی نہ ہو جانی چاہیے تاکہ غلط فہم نہ ہو چنانچہ مکتب میں مصداق جہاں کے ذریعے لوگوں تک پہنچنے کے بعد سول نافرمانی مسمیٰ کر دی گئی۔

### گفتگوئے مصداق

کرم ہر ایک گفتگوئے مصداق ہوتی رہی لیکن شیخہ حضرت

دور سے بعض شیعوں نے حبیب بن مریہؓ کے آسمانی کام کرتے ہوئے  
 اصرار کیا اور وہ یوں وہیں مگر انہوں نے انہوں سے اور دوسرے باب سے  
 اور انہوں نے اس حقیقت کو بزرگ کیا کہ اب تو کھنڈ کے شیر حضرت فرستے  
 ہیں اور یہ صحابہ کے معاملہ میں نہ رہا محمود آباد اور سر وزیر حسن حافظین  
 نہ اپنی خوشی کا اعلان بھی ہے۔

موجودہ باب اور محمود آباد کے ایک جہانی ہیں جو سر وزیر حسن کے  
 خاندان سے قربت دہی کے تعلقات کہتے ہیں حبیب بن مریہؓ اور محمود  
 آباد کے تعلق تو دونوں جہانوں میں خلت کی وراثت کا ہے۔ یہ ہمیں  
 کہ حبیب تہ دونوں جہانوں اور ان کے خاندانوں میں قربت ہو گئی۔  
 محمود اور حبیب کو جو علم ایک کے دکان دین تھے وہ اس کامیابی  
 ہوئی اس میں ان میں اور سر وزیر حسن کے خاندان میں نہ پاتی ہو گئی۔  
 یہ دونوں کے تعلقات تھے حبیب تہ تھے جیسے کہ یہ جہان بہ مقام  
 اس باب اور حبیب جہان دونوں کے ہوتے ہیں اور محمود ہونے  
 پہتے تھے کہ سر وزیر حسن کے فرزند سر علی غیور کھنڈ سے اسکی کے مہر  
 منتخب ہو سکیں اس نے انہوں نے اپنے دست چڑھی طبع زبان کو  
 جو خود مسلم ایک کے ختمہ بند تھے وہ اپنی اسکی سے مسلم لکھنؤ کے  
 بند ہیں۔ سر علی غیور کے مقابے پر کھنڈ



مسلم ایک اور مہم صحابہ

کس کو محرم نہیں کہشتہ میں نام نہ تھا، کس کو محرم و حامی تھی۔  
گھنٹوں سے وہ بیٹھ رہا تھا کہ اس کا ایک ماحولی کی طرف سے  
بجائے لیکن یہ کام نہ تھا۔ اس میں ایک غیر معمولی کیفیت تھی۔

اس کے نتیجے میں بعض بدوہوہ نامی روایت رکھتے ہیں۔

ایں اہل تشیع کو کہتا ہوں  
 شیعوں کی باہمی کشمکش  
 اور میں صحابہ  
 تمام اوقات کا ہر ذریعہ لے کر ان کو توڑ رہا ہوں۔ ایسے وحییت حاصل  
 سے وہ احمیت پتہ جی جی اور کشمکش سے شیعہ خدائے جی جی جانتے تھے لیکن  
 بندہ جی کے شیعوں کے اس حقیقت سے بالکل بیخبری جی کہ میں  
 صلیبیوں کے تحریک کو تقریر سے نہ تو شیعہ ہندو ہند کی باہمی کشمکش  
 جی جی



گھمنہ کے شنی مت کی باہمی کشش کے باوجود یہ علی غریہ کو اپنا مناجانہ  
 پھٹنے رہے۔ کس۔ اس کی قسمت کے لئے نیچوں کوئی سے برگشتہ کر۔  
 کی خدمت تھی۔ اس لئے شیعوں کی باہمی ربطیت سے ایک ذوق کو اس بات  
 پر آمادہ کیا کہ وہ شیعی شنی شمش کو بڑا کر اپنے رہنما کو قسمت دے اور  
 اس بات کا نتیجہ ہو جائے کہ گھمنہ کے اپنی پہلی غریہ کو دوٹ مار دیں  
 بدھم و ہری لیلیق ان صنادید کی کاہلیوں سے۔ اور کیں۔

## مسلم ایک کے لیڈروں کی دورنگی چاہیں

اس کا قہر و ہری لیلیق ان دنوں دوروں کے۔ اور اپنی کے دورے مسلم  
 یلگی لہڑ بھی بیان پر بیان شائع کیا ہے جس کو اس صوبہ کا مسلمان  
 شیعوں اور شیعوں کا باہمی مصداق ہے۔ اور اس صوبہ میں بھی جو بنیاد  
 ہیں۔ وہ دخل دینا نہیں پڑتے۔ مسلمانانہ و مسلمانانہ پہلی میں جیتکر  
 جس لہڑی ہے تصنیف کا غم نہ کرتے ہوئے کہتی ہے کہ مسلم ایک شیعوں اور  
 شیعوں کے باہمی عہدے میں دخل نہیں دینا چاہی۔ مگر ہنہ و ہنہ۔ مگر  
 سے بھگتا ہوتا تو دخل دیتی

مسلم شنی اخبارات میں اس وقت کی باتیں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو  
 یہ لکھ کر۔ خواتین میں کہ قاتلوں اور ہمارے مسلمانوں کو لڑا لے کے لئے

تھے۔ یہ حکومت کو مدد صحابہ کے بند کسٹھڑاؤی طرز سے قید رہے تھے۔  
 کیا یہ مسیحیوں نے اس وقت اپنی پینڈی کے نشہ میں سے نہ ڈالے کہ ان کو  
 یہ بات سمجھ نہ آئی تھی کہ یہ صحابہ کا متہذیبہ اور بشی کا بھی گھبرائو  
 ہے۔ اور جو چھ روپائی کوٹس میں ہو۔ بہت ادا سلہ یک کے ایذاؤں کی  
 فیہ بنہ مانہ پائی کا فائدہ نہیں۔ بلکہ اصل بہ بنداری کا بہترین۔ اور  
 ناقابل تردید ثبوت ہے۔

اسی کی کارروائی کی تفصیل مذکور ہے۔ یہ وہاں میں محفوظ ہے۔ میں  
 اس کو جیسے نقل کر چاہتا تھا۔ کہ یہ کوئی بیکار چل ہو گا۔ میں اس کارروائی  
 کا ہوشیار نہ تھا۔ چاہتا ہوں۔ جو انبار انجمن نہ نہ ہو۔ وہ بہت سے میں شائع  
 ہوا۔ انجمن کی اس شاعت سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا۔ کہ اس دن کس حالت  
 کیا تھے۔ اور کیا کوئی سچی سنی ایسا تھا۔ اس دن مدینہ صحابہ کے حق  
 میں نہ تھا۔ اور اسکی تابعدار میں تقریر کرنے والے۔ نے سے انکاری تھا۔  
 پھر آج فیہ بہ بنداری کی رٹ لگانا۔ اور انعام اور امداد کا قوس سے جھوٹا  
 کہیں کی رٹ نہ ہے۔

کھڑے ہو کر مسجید کے شعبہ پڑھتے سے اسے یہ سمجھ کر پہنچ  
کاٹھنہ بھل کر رہا ہے اور یہ باتیں جو اس کی ذہنی زندگی پر  
جانب دہی اور بے تعلقی کا نمونہ کر رہے ہیں اسے کوشش بان وگوں کی  
زندگی کی خواہش میں روکتا رہی کچھ فعل ہوتا تو زمانہ دست ن کامیاب  
پورہ شکتا ہوا اوصاف نہ دیتا۔

۱۱۔ نومبر ۱۹۵۵ء۔ کان مارچ میں چوٹی قریب کے سطح میں ہمیشہ  
یہ گھر رہا تھا۔ اس سے اسے جب مارچ میں ایک موقع پر سو رات وہاں  
آواز ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس سال اندر مسجید کے جہاز سیکرٹری  
پہلے آئے ہیں۔ وہ اپنی کوشش میں پیش لے اور سو رات کا جواب ملنے  
پر ہوا ہے۔ اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے سو رات بھی دینا دیتے  
اس کے بعد وہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۵۵ء میں اس کے قریب اتوار پیش کی  
جا کہ کھنڈ میں مارچ میں چوٹی بندش کے بعد اس میں جو حالات پیدا ہو رہے  
تھے ان پر بحث کی جائے

کیا آل انڈیا مسجید میں اس کے قریب سے چوٹی میں چوٹی چوٹی  
اس کا جہاز سیکرٹری اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے  
کچھ ایسی کامیابی ہو گئی کہ اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے  
کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس نے

بچے ہونے پر ہل اور کھڑے کے نفوس بھٹکے فیصلہ کا انعقاد ہے۔  
 ہے۔

۔۔۔ سے بڑی ۔۔۔ کی بات ہے۔ کہ سنی مہرین کو نسل حفظ  
 کو نسل و کھڑے کے بعد ایک نقطہ پر پہنچ لگا ہے۔ اور بھٹکے معلوم  
 برادری اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات سے یکساں ہیں۔ کے  
 ان میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے باطل مطابق انہی جبکہ بال مسلم  
 غیر مسلم حضرات ۔۔۔ سمجھا کہ ہر ایسا عقلاؤ کیسے قتل ہوتے کو جلد : حق حق  
 واجب زادہ بیات میں نہ ہو۔ ان کا آغاز کیا۔ اور موجودہ تحریک کے  
 متعلق میں سوالوں کا مسودہ پیش کیا۔

سوالات کی عبارت (۱) کیا واقعہ ہے کہ کھڑے سے ہر جنوری  
 ۱۹۹۰ء کو ایسے حکام (۱۰۰۰) تانے کئے جن کی اس سے  
 کھڑے میں مشرہ چیمہ افسانہ و خزانہ کا سامان کے پتے میں لانا کر ملی مسکن  
 تحریک ممنوع قرار دی گئی؟

(۲) کیا یہ واقعہ ہے کہ حکومت نے تہذیب و اخلاق کے حوالہ پر  
 دیا تھا کہ سال کے متذکرہ صدیقین دونوں کے علاوہ کسی سے خلفو  
 تلاش کی اس طرح کرنا ممنوع نہیں ہے۔ دوسرے ملکی اور اس کے مقابلہ  
 ہر ممبر کی جانوں کے اہمیت چھوڑ دیا؟



میں شہ کے اندر ایک جلوس نکلتے وقت صبح صبح پہنچنا منع قرار دے  
(دیکھو)

اب اگر واقعہ ہے اس قسم کا حکم نافذ کرنے کے کیا وجوہات تھیں؟  
دیکھو کہ اسٹریٹ لائٹس کے کمرے کے خلاف ہمارے  
محتاج وہ جلوس نہیں نکالے گئے

اب کیا یہ واقعہ ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۷۷ء کے ذریعے ہونے والے مسیحا  
کھنڈ کا ایک دن کھنڈ کے سٹریٹ لائٹ کے پاس سے یہ کہنے کے  
ساتھ حضرت ابوبکر سیدوں کا ایک جلوس رسول اللہ کے ۱۰۰۰ میں شہر کی تمام  
سڑکوں پر ۳۰ جون کو نکالا جائے وہ ہے جس میں خود رسول اللہ کی شان  
میں نہیں برحق جاؤ گی اور ان کے ساتھ ہی ان کے بیٹے ہیں۔ وہ یقیناً  
میں نصف ۱۰۰۰ شہر میں ہیں

اب کیا یہ واقعہ ہے کہ اس قسم کا جلوس نکالنے کے لئے ۳۰ جون  
ہد میں ایک شہر کے پانچ مختلف جلوس کی پانچ مقامی آئی آؤں رکھنا  
سے پہنچنے والے کھنڈ کو ایک ہفتہ بعد درخواست دی گئی ہے  
۱۰۰۰ نکال دیا۔ واقعہ یہ کہ ۳۰ جون کو پہنچنے والے ہر ایک  
جلوس کے متعلق پانچ حکامات سے اطلاع دی جس میں سے بتایا گیا تھا  
کہ جلوس کے بارے میں کسی سماعت میں کسی شخص نے کسی جہاز کی طرف سے



۳۰ کہنا یہ واقعہ ہے کہ کئی مہینہ رہنے میں ہا جنرل نے جو حکومت کے سربراہان کے ذریعے ملازم کی کئی قیں منت نامہ بنا، اسی کیا۔ اہل ان میں کی ایک تعداد میں سن نامہ کو غلط فہم کر کے اسے مقام مقام سے ہوا حکامات ہانے گئے تھے، ان کی غلط فہمی کے سلسلہ میں پچھلے پ کو گرفتار کر لیا، اہل قید ہوئے؛

[illegible]

دانت کیا یہ واقعہ ہے کہ مسز نکٹ جونیٹ کھٹن نے نیم جون ۱۹۳۷ء کو زیرِ قدم امضائے فوجداری ایکٹ لکھ کر کیا۔ جس کی زد سے یہ چون پٹنہ کو بیکہ رسول احمد مسلم کی پیدائش کے موقع پر ان کے اعزاز



شعبہ اعلیٰ پڑھائی قسم کی ایسی نگرہ یا اٹھارہ یا ایسے مخالفانہ بجائے جائیں  
 جن سے مخالفانہ برکات نہ آئیں اور دشمن کی تعریف قصور ہو؛  
 جب، اُتریں اور اتر سے، تو اس پابندیوں کو غلط کرنے کے کیا وجوہات  
 تھے؛

۱۱ کیا یہ واقعہ ہے کہ سن پابندیوں کے خلاف کرنے کے مخالفانہ  
 جھڑپیں جو اس میں نکال گئی ہیں؛

۱۲ کیا یہ واقعہ ہے کہ بعض سنی مسلمانوں نے زیر و فوق، سہ پہلے  
 ایکٹ پڑھنے نہ منہ نہ لیں کہ ایک، دوسری درخواست میں امر کی دی۔ کہ  
 انیس، جو ان مسئلہ کے کہ رسول اللہ کے پہلے بنائیں اور برکتیاتی کے  
 اہل میں شہد کے نہ لیں کہ اس کے لئے کالاف ان میں، یہ جاتے جس میں لطیف  
 مذکور، اور مخالفانہ کی میں میں نہیں جی پڑھی جائیں؛  
 ۱۳ کیا یہ واقعہ ہے کہ پڑھنے نہ منہ نہ لیں نے یہ ضدداشت کھنڈ  
 کے سنی مجتہدین، کہا اس سفارش کے ساتھ چھی کہ جو اس کی مہارت د  
 دی جائے؛

۱۴ تحت کیا یہ واقعہ ہے کہ سنی مجتہدین نے جو اس کے خلاف کی پہلا  
 دینے سے انکار کر دیا؛

۱۵ اگر ایسا ہو، تو اجازت دینے کے وجوہات کی تھے؛

مختصر ہونی

۱۰۰ (۱۰۰) اہل

پہلے جو بات چلتی تھی کہ پیغمبر اسلام کی پیدائش کے وقت یہ مجلس  
 سال ہی میں نکلتی شروع ہوا تھا نہ ہی ہونے پہلے مجلس پہلی مرتبہ نکلا  
 یہ تو وہ ایک شہرہ آفاق مجلس تھی جس میں علی کا مکان میں مصحابہ نہ تھے  
 کا کوئی سال نہ تھا گزشتہ دو سال سے وہاں فرقوں کے تصورات لہجہ دہرے  
 کی وجہ سے پیغمبرؐ میں جھگڑتے ہیں مگر مجلس کی فکر و فکر  
 نہیں ہوتی ہے تو اس سال میں انھوں نے مجلس میں اسی طرح کا حال  
 کیا اس کا نتیجہ ہوا کہ بعض من کا شہرہ آفاق پیدا ہوا تھا علاوہ اس کے  
 مقامی مصلحانے اس میں اپنی اپنی کے مطابق یہ فیصلہ کیا کہ وہاں وہاں میں جبکہ  
 گزشتہ سال میں اس قسم کا کوئی مجلس نہ تھا ہو کوئی ایسا مجلس جس میں علی  
 الاطلاق میں مصحابہ نہ ہو جائے انکار کی اہمیت نہیں دے سکتے انہوں  
 کو بھی مطلع کر دیا گیا تھا کہ اگر وہاں میں مصحابہ نہ ملے تو اس کے حق میں  
 سال کا وہ مجلس کی ضرورت کے بعد اس کا کیا ہوتا ہے تو ان میں سے کہ  
 وہ آئینہ طریقہ سے حکومت کے پاس اپنی موافقت میں کر رہے تھے اس  
 وقت تک کی انھوں نے جہت نہیں دی ہو سکتی۔ جب تک ایسی کا  
 عام ہوا نہ ملے جو چاہئے۔

14

۱۔ یہ حکومتیں اس لئے تھیں کہ میں مصائب سے علیٰ ہر حال محفوظ رہ سکوں۔  
۲۔ یہ حکومتیں اس لئے تھیں کہ میں اپنے شہریوں کو بھی حقوق میں داخل کر سکوں۔

۱۰۔ کیا شہرت کھڑے کے مقابلے کا کام نہیں کر سکتی؟  
 ہفتی کا کام نہ کر سکتا ہے۔

... یہ نگہات میں کے لئے تھا ہے کہ کن قہم لوگوں کو جو مرح صبا  
کے حملہ میں قہم میں یازمہ ست میں بارے اور حکومت نے اسی  
مصلحت میں جو مانہ اصول کے میں بن کی قہمیں وہیں کر ہے  
صورت کی طرف سے جو ممبر کے جوابات ... نہ نہ لیا  
غل کے جواب میں ہم نے نہ ہو تو یہ کی اس کا اور جو نہ نہیں ہے  
... میں ... میں ... میں ...

۱۴۱۱ھ میں کہ کاؤنر نے پولیس نے شہر کے مسکینوں کو تقسیم کیا تھا اس  
 فرائض کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض مسکینوں کو صرف ۳۰ ایک روپے کی مقدار میں ملتی  
 کہ کہیں نہ ملنے کی حالت میں جانے جس میں روپے بھی ملے وہاں  
 یہ بھی ملتی اس کے علاوہ کہ یہ تقابلیں بعض دیگر مسکینوں کی تعریف کی کہ وہ  
 بدھنوں کو روپے کی مقدار میں ملتی تھی جو کہ بعض میں کا زیادہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ

یہ بھی ضمانت نہیں طلب فرمائی کہ ہم ان کی سہولت میں نہ لوگوں کو ایک  
بڑے قید خانے کی سزا دی گئی۔

۱۲۔ اہل حق ہیں زبردستی قہر و تیزی سے بند ۱۰ آدمیوں کے مقدمات  
عدالت میں پیش ہونے ہیں۔ ۱۰ آدمیوں کو سزا دی گئی۔ ۱۰ آدمیوں کو سزا دی  
گئی۔ لیکن ہم دیکھا کہ ایک آدمی کو سزا دی گئی ہے

۱۳۔ حکومت کو معلوم ہے کہ عدالت کے مقامی جیم کے حکم کے خلاف  
نہیں ہیں کہ عدالت کے فیصلے میں برائی ہے

۱۴۔ گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ ان کے سب کے ہی اعلان نہ ہونے کی  
وجہ سے ان کے حقوق کے خلاف ایک ان کے خلاف ہیں ضمانت ہے

۱۵۔ عدالت اس کے لئے تیار ہے اور ہمیشہ تیار رہے گی کہ ایک ایسی طریقہ  
سے عدالت کے سینوں کا ایک ایسی ہی ہے اس سے ہے اس قسم کی ضمانت عدالت  
میں برسر عمل رہتی ہے اور ان کے جان کو اس سے ہم کو اس وقت سے ہٹا  
منظر کیا ہے جو ان کے سامنے پناہ ضمانت پیش کرے گا۔

۱۶۔ حکومت میں ضمانت پر عمل کرے گی

۱۷۔ حکومت کے بہرہ ور ہیں۔ وہ حافظہ ہمہ جہت ہیں۔ ہمہ جہت  
یا قوت ملی ہیں۔ ہمہ جہت احمدیہ دیکھ سہ ہر سفلی کہ گنہ جہش علی  
دیرہ نے یہ سلسلہ میں متعدد ضمانت سہولت گنے جن کا جو بہرہ ہمہ جہت ہے



کیا سہرا تو ایک گھنٹہ تک ہوتے رہے تھے اس نے کئی بار  
نصیحتیں نہیں ہو سکا اور وقت لے لے کر یہ کہہ کر نہیں ہوتی۔ صد  
نے تقریباً پیش کرنے کے لئے ہوں گی۔ اسے بلائی تو تھوڑی دیر  
اور کئی بار یہ درخواستیں کر کے اسے کھڑے ہو گئے۔

تائید می تقریر: ان کے بعد شیک باؤنٹے ڈب۔ اور باقت مغل  
نے تقریباً تمام پیش کی۔ آپ نے اپنی مدلل تقریر کے اور میں کہا کہ  
میں متعجب نہیں ہوں کہ جب کسی قوم میں کثرت کی پیدا ہو جائیگی  
تو یہ سب سے پہلے اس کا کہنا ہو گا کہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت  
کا نام و نشان میں ایسا دیتا ہے کہ کوئی اضافہ نہ ملے خاص طور  
نہیں دیکھ سکتے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے جو کچھ فی ملک مسئلہ کی طرح  
جائز حقوق میں اضافہ کر رہی ہے۔ اور کام کرنے کا جو احساس کو حق حاصل ہے  
ات کہ اس سے وہ ایک ہی ہے۔ علی یہ ہیں کہ اس سلسلہ میں انہوں نے  
مذہبی اور شہری حق ہے۔ اس سلسلہ میں ہر شخص کی کام جانتے ہوئے ہر شخص  
یہ کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ غفلت سے اس کی غفلت کو نہیں دیکھتے اس نے  
حکومت کو حق ہے کہ وہ اس کے مستحقین کو دیکھتے ہیں کہ اس کے مستحقین  
کے لئے سبک

حکومت کو حیلانج۔ میں اس میں کوئی شک نہ پاتا ہوں۔ کہ یہ صاحب



عہدہ کران سے صحت منعم رہتا تھا کہ اس قدر غیر مل جواب میں ملتی  
 دیکھ لیتے تھے کہ حکومت شیعوں کی ہواں بے گئی پابندی غایہ کر دے۔  
 کیونکہ ان کی ہواں سے شیعوں کی دل بڑی ہوتی ہے۔

تقریباً کہ اتنا وہ جو بات کے بعد جواب دہ کیا تھا علی غرض صاحب  
 نے اس بندہ کو ایک اور پیش کی کہ مقرر ہو۔ لاہور کے مقامی مقام کو  
 علی غرض صاحب پر ہونے کی ہمت کرنا۔ اس کام سے پہچان دے  
 اس وجہ سے جو کہ ایک اہم اور بڑی مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔ لہذا اس پر  
 بحث کی جہنے۔

سر سید احمد خاں نے اس پر دو یا ت کی کہ کوک بیلن کریں کہ  
 حکومتی وزارت اس میں کی بنا پر یہ حق کیا اہم قرار دی جا سکتی ہے۔ جواب  
 غرض صاحب نے بھی ثبات رہا کہ اس کے جواب میں کہ کہیں  
 کے ایک بڑے جتن کر کے تین اور شہری حق استعمال کرنے سے روکا جا  
 رہا ہے کہ برابر گرفتاریاں ہوتی ہیں اس لئے یہ تو ایک اہم ہے۔

پھر فیضی نے اسے ایک اعتراض کرتے ہوئے کہ کہ میں صاحب کی بات  
 بدلیں اس میں سے پہلے تا ذکر کی گئی جس میں نے اس میں اس میں اس  
 میں کیا ہدایت تھا اس وجہ سے میں نہیں ہے۔ جواب دہ نے فرمایا  
 کہ جائز قرار دیتے ہوئے تا یہ اثر پہ بحث کرنے کے لئے یہاں تک کہ

نیں روکا جاسکتا۔

ایک طائفہ کی ذوا۔ اس وقت کے اپنی کوشش نہ دیکھیں گے بھی  
برہنہ کے بعد سینوں کو اٹھانے کے لئے نہ صرف اس قسم  
کا صحت کر دیا تھا کہ سینوں کو ہر سال میں دس بار پھینک دینا  
لیا ہے۔ مگر مقامی حکام نے نہ صرف قین دینے کے لئے، بلکہ صحت بند کی ہمد  
وہ لہجے سے کڑا حکم پر حکم دیتے چلے جا رہے ہیں کہ مسلمان مسلمان کسی  
ان میں نہ سمجھا نہیں دے سکتے۔ ہر کوئی مسلمان کے برابر ہے، اس سے مسلم ہوتا  
ہے کہ کھٹوں میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی حقیقت اور حاکمیت سے اور عالم  
ہیں جس پر دیکھ لیں اس سے ہے۔

ہر حال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک فرد کو کھٹوں کی طرف سے  
اس قسم کا کوئی تحریری حکم نہیں شائع ہونا ہے کہ کھٹوں میں نہ سمجھا جائے  
پیشہ ہمد کے لئے مندرجہ ہو گیا ہے۔ جو کچھ ہو گا، یہ بات ہے اور صرف  
ہوتا ہے کہ نیک کی ہمد کے گرد نصف میل میں دو آدمیوں سے زیادہ ہمد  
ہوں۔ اب اس حکم کی کوئی غلط فہمی نہیں کرتا۔ فرد ہر ایک آدمی  
ہمد سے صحت سمجھا پڑھتے ہوئے نکلتے ہیں۔ ان کو کھٹوں میں رکھا گیا ہوتا  
ہے۔ اب یہ گرتی کس روپ سے کہ کس نکلنے کی ہمد سے ہوتی ہے۔ کسی  
کو صحت نہیں کیا ہیوتا کہتے ہیں کہ اس کو صحت کہتے ہیں!

جن کی تعریف کن بزم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے زبردست ترین محسنوں  
 میں سے تھے۔ انہیں اپنی ذات سے دنیا میں اسلام کی اپنی پہلی اودھ  
 صعدہ کہ رسول اللہ کے خاص دوستوں اور جان نثاروں میں سے تھے بلکہ  
 ان کے قبیلہ خزاعہ میں تھے حضرت ابو بکر و عمر و رسول اللہ کریم رحمہ اللہ  
 حضرت عثمان و حبیب بن ارمہ ان کے تھے مسلمان ان تمام حضرات کی  
 عزت کہتے ہیں کہ کسی کو جتن نہیں ہے کہ ان اسوہ کے ماننے والوں  
 کو ان کے ناموں کی تمام سے اکسے۔ یہ میری کہ میں نہیں آتا بلکہ  
 لکھ لکھتے ہیں کہ سینوں کو پہنہ بزرگوں اور اسلام کے محسنوں کی تعریف  
 سے اکس دیا جائے اور ان کو جس وجہ سے ایسی خواہش کرتے ہیں بنی کسی کو  
 گالی نہیں دیتے چر گھنٹے کی کیا وجہ ہے۔ اور اگر کسی مسلمان کو دنیا کا رہنہ  
 ہونے لگے تو پریشانی نہ ہوگی کہ میں کی محبت حضرت عیسیٰ کو کھانا  
 بیٹا قصہ کرتے ہیں اور محمد سے نہیں ملتے۔ اور ایسا نہیں کہ اس کی  
 جنت دیکھ لے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی اپنی طرح سے تعریف کریں حقیقت  
 انھیں اناضول ہے کہ وہ جب تک میں کسی اور سے پرستہ شرم نہ کروں۔ مجھے  
 اپنے بزرگوں کی تعریف نہ کرنا کافی ہے جسہ کوئی ایک ٹوک نہ ہوتا پانی ہے  
 اور یہی سینوں کا مطالبہ ہے عزت سے پنے اور بزرگوں کی تعریف  
 صاف ہے کہ یہ اس کا کہ ان اسوہ کی ہی وہوں تعریف کہ اسے سال

دھنک و فہم ام کے متعلق رائے کا یہ کیا جس میں دیگر لوگوں نے  
 یہاں تک کہ عوام کو ان کے جائز حقوق کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے  
 پر قانع دینا چاہیے۔ اس کے بعد آپ نے پھر کہا کہ کیا کھٹو کے حکام  
 فہم و فہم ہی طرح عمل کر رہے ہیں، اور اتنی ہے کہ اس دھنک کو خط  
 استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور کھٹو کے مسالوں کو نیکی گڑھ میں جوتا  
 ہے جو ان کے ان کے ساتھ زیادتی کی یہی ہے۔ حکومت کے لئے اپنی ہنر  
 نازی اس قسم کی پالیسی بنانے نقصان دہ ہے جس کا اثر پڑنے لگا ہے  
 اور اگر یہ ایسا برابر جاری رہا تو پڑنے لگا۔ انہوں نے اس طرح  
 اپنے آدمیوں کی انصاف نہ سمجھنے کی تو کیا یہ انصاف کہا جائے گا؟  
 یا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے دھنکوں کو اس طرح سے  
 رکھتی ہے کہ وہ ان کے جائز حقوق کو غصب نہ کریں۔ ان کو ان  
 کے استعمال سے محروم نہ کریں، بلکہ امید ہے کہ ان میں یہی سبب  
 ہویت کے گا کہ جب حکومت اسے شہری حقوق پر مہم کرے تو ہم  
 سب کا فرض ہے کہ اس کی مخالفت کریں۔ لہذا مجھے یہ ہے کہ تھنہ بنی  
 اس کو ایک سے متقدم ہوں گے۔

حاجی شاد اللہ کی تائید: ذیل کے برہنہ میں شاد اللہ  
 نے اپنی تائید کے لئے بنی فرمایا ہے۔ ان کی مخالفت کرنے والے کہہ

ایوان میں ماحصلہ نہیں ہو سکا۔ ان کے لئے اس مسئلہ  
میں ہر حکمران نے کیا کوششیں کیں۔ مگر اس سے کچھ نہ  
کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں: "میں صاحب نے یہ مشاہدہ کیا۔"  
۷۔ جی کاڑ کاٹ : اب یہ سوسیس و ہزار

۱۰۸۲۳۴۵۶۷۸۹۱۰۱۱۱۲

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲

دفعہ ہمہ کا منشا ..... دفعہ ہمہ کا یہ منشا کبھی نہیں ہے کہ لوگوں کو ان کے جائز حقوق کے استحصال سے روک دیا جائے۔ بلکہ اس قانون کی مدد سے ہم کے جائز حقوق کا غور کرنا چاہیئے چنانچہ الا ابوہم وانا بالحق مسلمون۔ ایک مسلمان کی جہت سے یہاں آپ نے آج کے مسلمان کی



مقررہ ضلع میں موجود مسورت جو بیہاد ہو گئی ہے۔ اس کی ترقی و ترقی حکومت  
 ہے۔ بلکہ اس میں جو مکانات، گھنٹے تیار کیا تھا۔ اس میں سیتوں کی  
 مانند کی ہیں بھی مگر نہیں ہو سکی تھی۔ دوسرے چکانہ ہمیشہ کے لئے  
 کوئی کارخانہ نہیں۔ اور خود اس میں بھی سال بھر کھلے رہے تھے۔ یہ نہیں  
 ہے حکومت کا فرض تھا کہ یہ بیہاد ضلع میں چھڑا تھا تو فضا ہی  
 اس کا مقصد تھا کہ یہ ترقی کر دیتی تھی اس لئے یہ تو کیا نہیں اور یہ مسورت  
 پیدا ہو گئی سمجھیں نہیں سنا کہ یہاں کے مسلمان کیا برم کر رہے ہیں۔ جو  
 ان پر یہ پابندی میں سایہ کر دی گئیں اپنے بزرگوں کی تعریف کرنا کوئی جرم  
 نہیں ہو سکتا۔ ہر فرقہ کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اکابر کی تعریف  
 کرے۔ یہ کوئی شخص سبب اعتراض نہیں کر سکتا۔ ہذا سنا دوسری کرشن جی  
 کی تعریف کریں۔ یا یہی اصل حضرت عیسیٰ کی تعریف کریں۔ تو یہ حق کسی کو نہ ہوگا  
 کہ ان کو اپنے بزرگوں کی تعریف کرنے سے روک دے۔ اپنے بزرگوں کی تعریف  
 کرنا ہر شخص کا مذہبی اور شہری حق ہے۔ اور اگر اس حق کے متعلق حکومت  
 دہکتی ہے تو اس کا وہ ظالم نظریں ہے۔ یہ چیز بہت افسوسناک ہے۔  
 کہ مروجہ کشیدہ کی حکومت ہی کی یہ دستبردیل ہے۔ حکومت کا وہ ہمیشہ  
 بھی رہتے کہ ایک فرقہ کو جبراً دہکتی کر کے۔۔۔ نے فرقہ کی تہہ دہی  
 کہہ دیتی ہے۔ اس میں مذہبی حکام بے گن ہیں کہ گرفتار کر رہے ہیں۔

کہیں باہر منتحب ہوں میں نے کشمکش کی حق کہ اس مسئلہ کو دل میں  
 رہنے کو لے کوئی اس ذیل کتاب اگر کوئی لکھتا ہے تو میں یہ کہتا ہوں  
 کہ وہ سب جہنم کا ہی چاہے میرے ملک کے اندر لکھتا ہے یا بیرون ملک سے  
 لکھے کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ نہ سب لکھی تو نہ یہ وقت صحت میں ہے اور  
 یہ سب شیعوں کی غیر میں حکومت و ان شیعوں کا بھی تو خیال رکھنا پڑیگا جو  
 یہ نہیں ہیں کہ ان کو اس صحابہ پر کوئی اعتراض نہ ہو کہ وہ اقریہ سے  
 یہ شیعوں کو اس صحابہ پر محنت اعتراض ہے۔

شیعی نقطہ نظر۔۔۔ وہ یہ کہ وہ سب یہ سمجھتے ہیں کہ بعض کو اپنے  
 مذہبی حقوق کے استعمال کا حق نہ پڑا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا  
 مذہب جو جہنم میں نامہ کے خیالات پر قائم کی آدھی بندہ دی جا سکتی  
 ہے۔ یہ کہی ایسا مسئلہ چھڑ جائے تو یہ بھی دیکھا جائے کہ اس خطہ میں کیا  
 رہا ہے کہ اس مسئلے کے ہاتھ کہ نئی چیزوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی  
 چرچہ ۲۰ برس کی خاموشی کے بعد کیا کہتا ہے شیعوں کو مذہب صحابہ پر اتنا  
 سخت و قہر مند ہے کہ اگر حکومت یا تحقیق شیعوں کو اس قسم کی آدھی دے  
 دے تو وہیں مسئلہ ایسی حالت پیدا ہو جائے گی جو اس کے مجھے معلوم  
 نہ ہونے کو یہ حق ہی حکام کا یہ خیال ہے کہ شیعوں کو یہ طاہرہ ان کے سامنے  
 پیش ہی نہیں کیا گیا شیعوں کو وہم تھا کہ یہ کہ حکومت کی غرض سے یہ



۱۱ اگل صبحی کہا ہے کہ مگرے ہالہ بی جادی رہی۔ تو اس کے نتائج نہ ہوں گے  
 نیکو ہوجتا ہوں لیکن میں آؤں۔ یہ مطالبہ کریں کہ چونکہ ہم ہندو  
 کے دیوتاؤں کو نہیں مانتے اس لئے ہندوہ دفعہ ۱۹۴۷ء میں کو سن کر دیا جائے کہ  
 وہ وطن کی طرف تشریف لے جاتی ہیں۔ وہاں کا ہوس نکالیں۔ تب کیا ہوگا حکومت پہلی  
 کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ہندو کے انہی ہندو کی موجودہ پالیسی کی خدمت کرے  
 اپنی کوششوں میں کے قدر صاحب کو محض رعایا کے لئے نہیں بلکہ  
 رعایا میں کو رہنا ہے۔ تب کی بات ہے کہ حکومت کو ہوش ہے۔ اگر حکومت  
 کو قومی کوئی نہ ملے تو کمزور ہوجاؤں گے۔ اس وقت اس میں شرکت کرنے  
 سے شیوں کو اس وقت اس میں ملنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ۲۰ برس کے  
 بعد گورنمنٹ ہند کو اس میں تو ہندو کو ہندو کی رہا۔ کے خلاف غدار پندیر  
 کر دیا۔ اسے سو برس میں تو رہا کریں۔ یہ صحابہ ہوتی ہے۔ کہیں کوئی  
 اندیشہ نہیں ہے۔ ہوتا ہے آفرین میں یہ جب پہنچتا ہے۔ ہیں تو بھگت ہوں کہ  
 کہ حکومت ہند کی ہے وہ ہندو۔ وہ اپنی موجودہ پالیسی کو ترک کر دے تو  
 کوئی اور نہ ہو۔ حکومت ہند کی۔ یہ کوئی کشیدہ کی پیچھے کی۔

عملی تعمیر کی مخالفت۔ نان بھڑکے بعد علی غیر صاحب ہیونے  
 اپنی تقریریں کیا کہ گورنمنٹ ہند ہونے کی وجہ سے جس نے یہ فیصلہ کیا  
 ہے کہ ہمیں صحت میں سے ان کو صحت کر دوں۔ یہ یہ بتا دینا چاہتا ہوں

چل کر مل گا کہ وہ کوئی یہاں پر مل کر لیں۔ ایک ایک سینہ کے مطابق  
 وہ جاتا۔ اندھ جس سے ان کی تشفی ہو جانے سادھی مانتیں سینوں سے  
 کہہ نا کہ وہ نہ کہ اکثریت میں جس میں لے ان کو فرخ میں نہ ہونے  
 ہوم ممبر کی تقریر پر تبصرہ۔ ہوم ممبر کی تقریر کے بعد مقرر محمد ہوم  
 نے کہا کہ یہ مدعی جو کہتے ہیں کہ اسے کہ جسکو تہ ہوم ممبر کی پابندی میں  
 کوئی اہم ہوتا۔ اور وہ اس وقت حال کو مانتا ہوتا۔ تو اس وقت کی پالیسی کو  
 اس بجانب تفسیر کرتا۔ قریبے سورت کی موجودہ پالیسی سے اس وقت اختلاف  
 ہوتا ہے۔ اس وقت کے ہوم ممبر ایک ہر صورت میں مستعدت کرتا ہوں۔ اس وقت  
 ہر سے کہ اس وقت حال عام پالیسی نہایت غیر فیشن، نہ بہ براہ سید ڈارالمن  
 ہوتی ہے۔ حکومت ہوم سے قانونی حقوق کی مداخلت کے لئے جی ہے۔ نہ کہ  
 بعد سے حقوق کو سب کرنے کے لئے یہ علیحدہ کانیاں بنے کہ حکومت کو  
 نے تھان سدا ہی رہا بند ہیں عام کرنا ہوئی مگر میں کہتے ہوں کہ یہ فرقہ کو  
 اس کے شہری ہوم۔ مذہبی حق میں آزادی معنی چاہیے فرقہ میں اس سے  
 ہے کہ اس وقت ہوم۔ اس میں میں ڈالنا ہے کہ یہ جاتا ہے کہ اس میں  
 کیسے وقت ہے کہ یہ کہ ایک بات کے حق کا ہوم۔ سے سستل نہیں کیا گیا  
 ہی سے حق میں کام کہتے ہیں کہ حکومت سے اس وقت کی حالت اور لیکن  
 دیگر نہیں کا لیسنہ ہے کہ اس وقت کے لئے اس کی مذہب نہیں



ہوں چاہیے کہ میں نہیں آتا کہ وہ مقامی حکام کی کیوں محبت کئے گئے  
 جس پر پھر بھی ہے وہ وہاں پہنچنے والوں میں کھدیا تھا کہ سینوں  
 کو درج معلوم پڑنے کا باطل حق ہے چہرہ اس وقت سے کہ نہ پڑھانوں  
 کو کرم کیا جا رہا ہے دنیا میں وہی شخص یہ دلیل نہیں پیش کر سکتا کہ کہہ  
 جسے کہہ کہی شخص اپنا حق علیٰ حد سے مستعمل کرے تو چہ سوچا کہینے  
 وہ اس سے کرم کر دیا جائیگا میں شکوت سے یہ وہاں نہ چاہتا تھا  
 کہ آفریں نے گرفتار شکن بد روں کو ۲۰۰ روپیہ دل تزاری کیلئے قیمت  
 لیں نہیں مقصد پیدا اور قانون کے تحت یہاں نہیں کام کیا آخر وہ  
 ہم انکھنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہوں اس سے نہیں بنائی گئی اور ہم  
 اس چیز کو مانتے ہیں کہ کھنڈے ٹھیکوں اور میوں میں لپیٹ دی ہے کوئی  
 میں ملو سے محض اس کے اس میں مسئلہ میں مددات نہیں کی گئیں  
 اس بھی کہہ نہ سکتے تھے یہ یہ وہیں نہیں کیا تھا اس کے معنی تو یہ  
 ہوئے کہ وہ کہے بدوٹا کی طرح محض تھوڑی سی مال تھوڑی سی ہے  
 کوٹھن جلد سے میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا وہ نہیں ہے وہاں  
 فرق کے زمانہ دن کو صبح ہونے کے لئے باقاعدہ حکومت کی یہ ضرورت  
 ہے جس پر سب کا حق ملے گا وہ نہیں ہے وہی کہا ہے کہ پوچھ کر  
 صحابہ سے اسے فرق کی بات نہ ہی رہتی ہے اس لئے مقامی حکام نے

ایسا کہ آپ نے آل انڈیا پارٹی میں ۱۹۲۱ء، بالیکراٹ کے ایک فیصلہ کی ایک پٹھانائی کہ جو قوم کو اپنے مذہبی جوس نکالنے کا حق حاصل ہے اور یہ ایک مذہبی نشیق سے جس کے لئے راج کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جوس بڑا تھی جو قوم کا قانونی حق میا میٹ نہیں ہوتا۔ اور ان کی برس استقلال نہ ہونے سے کام نہ رہتا ہے۔ اس سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ بھی صلا - کس فی پڑ کی جانت بھی دیتی ہے۔ کبھی ہذا فرق پر بندہ نہیں دیا کرتی ہے۔ کچھ میں نہیں آتا کہ ان کے لئے آؤر منت آؤر کی راہ سے کھنڈ میں مرعہ صلبہ بندہ تھی۔ یہ سل جبر کے لئے بننا ہونا، ناست کہ دینی ہے۔ حتیٰ کہ اب میلا دوسری مرعہ صلا پر بندہ نہیں ہو گئی ہیں۔ جو نہایت مذہم اور قلال لغز پر ہے۔ جو ہم نے آپ نے جس کے کوئی وہ حکمت کے پاس ہو ایک منس آید یہ خوب پیر ہے کہ ان کے پاس کوئی منس کیا تو کیا حوت کا یہ فضل نہ تھا کہ وہ جو بھتی کہ منس کے حکم پر کیا زیادتی کر ہے جس میں تو بھتا ہوں کہ یہ بھست کی محض زبردستی ہے۔ نہ میں کی عدالت ہے کہ وہ دیا کے جذبات کا فیصلہ کرے

ایک اور مباحثہ - زبانہ - یاقوت علی نے جو فی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک مسئلہ ہے تو یہی تقریر کی ہے جو مسرت کی طرف

بعد جلاس متوی ہو گیا۔

حامیان صاحب صحابہ میں معذرت نے ہر من میں صاحبانہ دیر میں  
میں کئے جانے کی کتب ہوتے یہ فر۔ فی افسانہ ترک اس منظر میں کسی  
سے جفت لیتے رہتے ہیں کے - اگر ایسی جہل میں -

جناب الفضل الدین صاحب جناب سید علی صاحب

بھید رشید الدین صاحب جناب شیخ امتیاز احمد صاحب

نوابزادہ یاقوت علی صاحب جناب مہدی صاحب

جناب علی احمد خان صاحب جناب شیخ حبیب اللہ صاحب

جناب رشید علی خان صاحب جناب مقصود علی خان صاحب

سید حبیب اللہ صاحب جناب شاد علی صاحب

جناب شاد نواز صاحب جناب علی شاد اللہ صاحب

جناب محبوب احمد صاحب جناب حبیب الرحمن صاحب

جناب غلام حسین صاحب جناب علی محمد صاحب

جناب مولیٰ صاحب جناب رحمت خان صاحب

جناب اویس خان صاحب جناب غنیمت اللہ صاحب

ہندو برہمنوں سے بھی مراد ذیل حضرت نے تائید کی کہ

جن صاحب کو دعا دیا۔

پہنہ دیں غایہ کنیں۔ مگر میں پہچانتا ہوں کہ یہ کام برسرِ سرٹ کا ہے کہ کوئی  
چیز حادثہ ال آبادی ہے یا عدالت کا آفرینہ۔ تین قیدیوں کو  
عدالت میں کون نہیں لے گئی جو اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہو جس  
حکومت کا موجودہ اور نہایت مذموم ہے۔ اب یہ ہے کہ وہ  
اپنی طرفہ راہیسی سے مستبردار ہو جائے گی کیونکہ کسی حکومت کے لئے  
یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی فرقہ کو عام طور سے یہ منع کر دے کہ وہ اپنے  
جائزہ میں، شہر کی حقوق کو بھی استعمال ہی نہ کرے۔

آخری جواب : وہ جانتے اپنی دوسری جوابی تقریر میں کہا کہ مجھے  
الوس ہے کہ کھانا نہ کام ہوتی ہو چھڑا ہو رہی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ  
عدالت کے کام پر مشغول رہ رہے ہیں۔

اس کے بعد کہ اس نے رائے شہادی کے لئے کہا کہ جو لوگ  
تکلیف التوا کی موافقت میں ہیں وہ موافقت میں اعلان کریں نہ ہو  
مخالفت میں ہیں۔ وہ مخالفت کا اعلان کریں۔ تین پہلوں کی طرف سے  
نہیں کی کہ اتنی مخالفت ہانی کی طرف سے ہوں گی لیکن میں کہنے  
والوں کی تقریر سے نہ اپنی چٹا پڑا۔ نے اعلان کیا کہ حکومت  
مستطرد ہو گئی حکومت کی ہستی کا شہادہ پھڑی سے عیال تھا جس  
لئے میں نے ایک ایک شہادت کر کے کامیابی نہیں دیا جس کے

# باب ششم

## شیعوں کی ضد کے اسباب

میں قبل میں کہ چھ سو کر شیعوں و سنس کے دو ہیں صلحہ کی فکر  
موتی و روزنامہ ہی شیعوں نے مرید صاحب کے کس ہوس میں جگہ کی جیسویں  
جی پڑھا ہے پختہ وقت اس کی دیکھ کر یہ ہے کوفی کوئی نیکلی حاصل  
کا باعث ہو سکتی۔

افزودت ہو کہ بل فرست کر جب تلمیذ و صاحب شریعہ حضرت یہ  
میں تلمیذ کی طرح انہی کے جہوں میں کھڑے ہو کر یہ قیام لے لیں ہاں  
پھر منصب میں درجہ کی پختہ ہو سکے کہ اندر میں صاحب کیسے وہ  
ہی ہو غلام شیعہ کی خوش نصیبی وہ ان کی فروغ کے بد شیعہ وہ کہ  
منصب ان کے ہوتا ہے کہ یہ صاحب کے صلحہ میں اس قدر منصب و غیر  
وہ دلا شدہ کیوں اختیار کرتے ہیں۔

میں قبل میں ایچ صاحب نے کہا کہ پکا وہ جن سے کام لے جا سکے  
میں کہنے کے خلاف نہ اس کے بعد کے تین سال کے وقت کے انہی میں







مختلف کلاسیں بہت مگر قتل کے لیے ایک ہی جگہ پر تھے۔ وہیں  
 گھسنے کے ایک شدید ہنگامہ پر کہہ رہا تھا۔ وہ بتا کہ شیعہ مصلحین نے یہ کہیں  
 صاحب یک ہر شیعہ مصلحین اور مصلحین کی مخالفت میں گھسوں گے  
 پیش ہیں۔

وہ ہر کچھ شیعہ اجانب نے مجھے ہرگز نہ سمجھا کر لیا۔ وہ گھسنے کے  
 قلعہ کا کٹر دیربان ہیں۔ ایک کمرہ انہوں نے کسی فرض سے مجھ کو دیا تھا جس  
 میں ایک کمرہ تھا۔ وہ مصلحین کے لیے تھا۔ یہ کہیں صاحب مصلحین  
 کے خلاف مخالفت ہے۔ اس کے دل خواہش نہ تھی کہ بتا دینا، ہر جگہ  
 میں نے سہرا کا نقطہ لکھ دیا تھا۔ انہوں نے پتا نہ لگا دیا تھا۔ میں نے  
 انہیں بتایا تھا کہ ان کے لیے شیعہوں کو تاحق ضد کرنا چاہئے اور ایسا  
 سخت یہ اختیار کرنا چاہئے۔ میں میں مخالفت کی کوئی صورت نہ دیکھتی  
 تھی۔ وہ عرض کیا کہ ان کے کلمات ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ ان کے  
 واسطے یہ اندھا پن کو موت مان کے دیکھوں ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن  
 انہوں نے لکھا تھا کہ وہ کوئی اور ذہنی ہیں۔ وہ سب کے تو آخری شاہد فرمایا  
 کہ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کا ہر ممبر شیعہوں کے ساتھ ہے۔ لیکن چین کی زندگی  
 جیسے ساتھ ہی رہتی ہے۔ یہ کہیں نہ لکھا تھا۔ یہ کہیں ہی  
 ہے کہ میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ یہ کہیں کی طاقت کی مصلحتی باتوں

تعمی ہو گا۔ نفل وغیرہ شائع ہوئے اور جو ہے ہیں۔ ان میں زمانہ دہلی  
 سکیم اور اس کے زمانہ کی طرف سے بہت حد تک دخل ہے۔ اور جس طرح  
 شیعہ طبع کی تحریک کن نہیں اس نے بہت سے شیعہ چھپرہ کر عام  
 مہم کو خدا کے ذات شتعل کی تعالیٰ ہی وہ اپنی جملہ لینے والی  
 سکیم کے وقت لکھنؤ میں شیعوں و سنیوں کو باہم شتعل کرنے کے لیے  
 لکھے یہی اندیشہ ہے کہ شیعوں کی اس غیر معمولی ضعیف کہ وہ مرعہ صند  
 ہے۔ اور وہ بدیہی ہیں کہ کوئی قابل وقاص یا باعث شتعل بات  
 نہ ہو۔ بروہشت نہیں کر سکتے ہیں۔ زمانہ دہلی اس پر لینے والی سکیم کا کسی  
 نہ کسی طرح شاید دخل ہو میں اس بارے میں یہ تحقیقات کیں کہ شیعہ  
 کی ایک کڑی لکھے۔ تیاب ہوتی ہے۔ لیکن میں اس کا اس نے خدا نہیں  
 کرتا کہ اس کا نام کرنا نہیں کی باقی کڑیوں کو چھپانے کا باعث نہ ہو۔ تاہم  
 اردو نامہ سب نہیں کہ وہ جو عین زریوں نے شیعہ لینے والی کہ اپنی صفات  
 قریب کر لکھی گئی ہیں میں شیعوں نے ان کی صفات سے فائدہ اٹھا  
 قبول نہ کیا ہے۔

## کہتے تھے۔ مرزا محمود کی منتقامہ سکیم

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہے کہ نو بخت ملتان میں مرزا محمود نے ایک خطبہ میں جو افضل اہلک ۳۰ روزہ کی اشاعت میں مدنی سے نکالیں طبعین کے سپردہ لطیف سید محمد غلام احمد صاحب کے یک خطبہ پر بالاضافہ مزید طریق پر ملاحظہ تھی کرتے ہوئے کہا کہ

”میں اپنے ہاتھوں کی دھواں کو بچاؤ آتے ہیں۔ امار کو شاید یہی خیال ہو کہ مول کی ہر اہل اہل و علم ہمارے ہوں۔ ان کے شترک میں ہیں یہ سن پر مول نہیں کر سکتے۔ جس بار ہمارے دھواں کے شترک میں ہیں یا ان پر بھی مول نہیں کر سکتے۔ اور جیت ہمارے دھواں کے شترک میں یہ سن پر بھی مول نہیں کر سکتے۔ پس یہ قسم بد دل ساری لے سکتے ہیں یہ سب کچھ دست ہے مگر میں نے بھی وہ سکیم اب سوچ لی ہے جس کے باعث اپنے بدگوئی کی دھواں کو بچاؤ نہیں دیا کا رہی زخم لگایا جاسکتا ہے کہ جو انہیں دھواں تک پہنچانے کے گا۔“

ملاحظہ فرمائیں لکھنؤ سے عرض کروں گا کہ وہ ایک تہہ پر سوچیں کہ وہ کی کو بچے ہیں یہ بھی سوچیں کہ وہ دھواں کی سکیم کا شکار نہیں ہو رہے۔  
یہ تو بیکار ہے کہ لکھنؤ میں شیروں اور سنوں سے ضرب ہو کر ہشتاد فیصد

نہ اس کے کسی کو ناراض ہونے کا موقع تھ۔

ہندوستان میں کہیں شیخوں کے بدوس کی سنی مخالفت کرتے ہوئے  
 خطرے میں تھے۔ ان کہیں شیخوں کے بدوس کی شیعہ مخالفت کرتے ہوئے دکھائی  
 دیتے ہیں لیکن اس ملک میں جیسے مسلمانوں کے بدوس نہ دیکھے جیسا کہ  
 دروید مذہب کے لوگ یہاں مختلف مذاہب کے مختلف قسم کے بدوسوں  
 و مختلف اوقات پر لکھتے ہیں۔ یہ سب کچھ میں سے کسی بدوس کی مخالفت  
 نہیں تو فریاد نہ ابھرتی کہ بدوس کی مخالفت تو کو بیجا کشیدگی اور جبر  
 کا نشانہ ہے مثلاً کر دیتی ہے۔

## صحیح راہ عمل

اگر مسلمان یہ دیکھ کر غور و فکر کرے کہ وہ مسلمان کی ہاں  
 اور جسکو یہ مخالفت پہنچے ان لوگوں کی دوس بدوس نہ لے لیکن اپنے قول  
 و فعل سے اپنی مسابجاقتوں کو شکست کا موقع نہ دے۔ یہ تہذیب کی عیبت  
 نہ ہو۔ وہ مسلمان جو یہ کہتا ہے یہی ہندوستان میں رہنا تو ہم کی عیبت  
 اختیار کر رہے ہیں۔ اور یہی یہ کہتا ہے کہ اس کی زبان کی زبان جو جاننے  
 سنی مجاہدوں کو سمجھا ہو ہندوستان میں نہ انھیں یہ کہنا میرے سنی  
 مجاہدوں کا کام ہے لیکن ان سے کوئی بات کہنے سے جتن میں اپنے

# بارمفستہ

اعزاز کا اتمام حجت

» ہاؤ گنٹر نے سعادت میں بہت بڑے شراکت پیش کرنے کے باوجود  
جب ہیمنڈ گنٹر کی موت سے سعادت دیکھے کوئی اقدام نہ کیا اور کوئی رہنمائی  
دیافت نہ ہو سکی تو میں نے بدستور شیعہ سنی کشیدگی کے خلاف کرنا شروع  
کئے اور ان کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے اور ان کے گنٹر گنٹر کی سعادت  
کے لئے ہونے حسب ذیل الفاظ کے اردن سے ہیمنڈ گنٹر کو بھیجتی اور اتحاد  
عمل پیدا کرنے کی دعوت دی۔

شیعہ سنی کی کشمکش!

» گنٹر کا ٹی بیٹھ کر صبح صبح صبح صبح صبح صبح صبح صبح صبح  
کا اگلا دن بنا سب لکھنے والے نہیں کریں اس ترکیب کے گذشتہ  
وقعات کو کوئی تبصرو کر کے فرمیں ہیں سے کسی کو شکوہ کا موقع نہ ملے لیکن  
لکھنے والے وقت سحر میں نظر صبح روزہ عمل قوم کے سامنے پیش کرنے سے

وہ حقیقی جذبہ قائم کیا جس نے اس ابتدائی دور میں غارتگری کو روک کر  
 اسلام کی بنیادیں کو استوار کیا مگر جناب امیرِ مہمِ اسلام کا اہلِ گروہ  
 ہی جی جی حرج ہوتا۔ کدو صبح صبح کو بدلتے نہ سکتے تو دوسرا ہر  
 قوتِ سلطنت پر بیٹھتے۔ ان کے نام ہر سکندر و زبیر و سلم و سلامی میں ہی  
 ہوتے کہ دیکھ سکتے تھے۔ لیکن انہیں نے اصل میں خدائے متکبر کے  
 درجہ و بھی اس امر کو پسند نہیں کیا کہ وہ عالمِ سامی کے شہزادے کو اپنی حق  
 بات کے زیرِ نظر کر دیں۔ یہ کام بڑے صبر کا کام تھا۔ لیکن جبرِ کربلاوں  
 کی یہ وہی کاوش کرتے وقت دامنِ جبر کو ہاتھ سے چھو نہ سکتے تھے۔

### بنو امیہ اور بنو عباس

کون نہیں جانتا کہ جناب امیرِ مہمِ اسلام کے سامنے نبی سے بڑی ناگہانی  
 تھیں۔ اور ایک وقت دو بھی آیا جب کہ یکساں حلقہ عباسیوں کا خطاب  
 دوسری طرف ابوسفین نے اپنی مذمت میں نہ بھڑک کر آپ کے حق  
 نہایت کاٹھا ہوا قرار کیا۔ حضرت امیرِ مہمِ اسلام نے ان کے خلاف اپنی  
 تائید و حمایت کا یقین دہایا۔ تاکہ دین کو اپنی یہ جہیز بنی عباس کے گروہ  
 اور گروہ سے نہ پھیل جائے۔ اور علیٰ حدِ جبر کے لشکر برسر  
 نہ کر لے آئیں۔ اعداء کا یقین نہ ہوا کہ وہ حق و نیک عربیوں کے



شیدہ جانوں سے مرعہ صوبہ کے مسلمانوں کا ہر گھر کے لئے فرض منصبی  
 سے سبکدوش ہو چکا تھا۔ اس لئے اپنی اور دنیاوی سرطوتی  
 کا خیال نہ کیا۔

## مسئلہ خلافت

مجھ کو وہاں کو تھیں یہیں ایسی کوئی نہیں میری بات کسی سے  
 نہ کہ ہوگی بلکہ میں یہ کہوں کہ میرے سامنے ان ہی بزرگوں کا ارادہ حسن  
 ہے جن کے ہم پر دین کی نعمت میں ارشاد ہو کر یہ شیدہ جان مرعہ صوبہ  
 پر فرض کرتے ہیں۔ اور یہی ایسے مہرے کا نکل جس میں مرعہ صوبہ پر جس جگہ  
 قبول نہیں کرتے۔ حکومت جس بات میں اختلاف ہے اس سے نہیں بیکہ جب  
 میرے مہرے میں اس صوبہ کی بات آپ علی احمد میرے والد کو مل کے بعد مسئلہ  
 خلافت علی میرے سے تمام مسلمانوں کے سامنے آیا تو اس قدم پر صوبہ کی مخالفت  
 کوئی شکایت کے باوجود اقلیت نے سادہ میں تھنہ نہ وقت کے  
 حضرت ابو بکر بنی احمد نے سپرد کئے جانے سے حضرت علی ابن ابی طالب  
 میرے اسلام کوئی۔ آپ نے میرے مہرے کی تعلیموں میں مسجد نبوی کے صحن  
 اور نماز گاہ اور کٹر خطر کے باوجود اس مقام پر جس کے میدانوں اور مساجد  
 میں حضرت ابو بکر بنی احمد کی مہرے کی مہرے کو قبول کیا۔ اور جلد مت مسلم

من بالهوت من الطفل بشدي منه من اندجحت على مكنون  
 حبه لو جئت ان لا اضطرب ثم اضطراب لاسم في العوى  
 بعيد اسے روک فتنے کے مندریں کو جات کی کشیتوں سے میری جاؤ گی  
 نازت کے رات سے کن روکش ہو۔ اور غافرت کے ہی تدارک چیلکدہ۔  
 اور آپ غور اپنے آج غافرت کو تدارک چیلکست میں تدارک سلامی  
 بھی غافرت اور غفرت سے ہی جاتے۔ یہ لکھوانی سے اپنے چنے کیلئے لکھے  
 سہارا ہاتے۔ اور یہ دو فقرے جے جو کہنے والے کہ میں میں ایک جاتے  
 اور شخص چیل کی اس وقت تماش کرے جب اس کے چنے کا وقت نہ ہو  
 اس کی مثال اس ہونے والے کی ہوتی ہے۔ جو اپنی کسی غیری کی جاتی میں  
 اسے کہیں جو غفرت تو اس کی موت ہو لیکن نامہ دیو کو چنے پس اگر میں کہوں  
 اگر غفرت میری حق ہے وہ مجھے مہی چاہتے تو وہ کی کہیں گے کہ میں نے باہر  
 کی جوں کی تو رہیں غاموش میں اور وہی دوزوں تو کہیں گے کہ  
 حق موت سے ڈریں۔ انوس یہ چھوٹے بڑے دیکھنے کے بعد اب  
 جی مجھ پر دوسے کا زہم عائد تو ملے۔ کہ اس کی قسم بولی لبہ دوز موت  
 سے اس قد دانش کتا ہے کہ وہ اپنے اپنے اپنی ہی کی پھیروں سے  
 عقد نہیں نہیں بکتہ لیکن مجھے اس علم حق سے پانی بد غفرت ہے  
 سے کہیں کہ پہلے کہیں وقت سے اس میں اس میں پتہ نظر نہیں

حیثیت کھتے تھے۔ ان تینکا اور اسی بعد میں دمشق اور بغداد کی خدمت میں  
 قائم کر کے تحت حفاظت کعبہ میں تک جواس اور بزم جاس کے قبضہ  
 میں رکھا۔ تمام دنیا پر دوسرا خاندان کا دھماکا بھیا۔ اس وقت ایلکھ  
 مانین بکا وقت تھا اور تھا۔ اور دوسری طائف مسلمان کذاب اور سہاج کی  
 نبوت باطل کی تائید کرنے والے لشکروں سے تھا۔ اگرچہ بانیہ بھی  
 موقع کی تلاش میں تھے تو نہ وقت و نہ وقت کی مشکلات سے نہ وہ اٹھنا  
 اور جاس اور بزم فیض کی دعوت پر ہٹا۔ کہنا پڑا شعل زخم۔

حضرت امیر علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ

لیکن آپ نے تمام فتنوں کو مٹا دیا، مگر یہ فتنہ سہارا دیا، اس سبب وہ دوسری بار  
 آیا، انہوں نے ثابت دیا کہ جس کو دیکھ کر یہ سمجھنے کیلئے آج کے دور میں سیاست کی سیکی  
 آپ نے اپنے ہمراہوں سے خطاب کرتے ہوئے اشارہ فرمایا کہ یہاں ان میں  
 مشہور اصحاب کا ہونا بسیرۃ النجاة کے درجہ جو اس طریق المذکورہ  
 اضمحلت ہیں، لہذا خیرۃ ہر امام، احسن و القمۃ یفرض بہا  
 اکمل و لاجتی الثمۃ لغير وقت، یہ سید کا الزام بغیر ہضہ  
 فان اقل یقولو مرموسی المثلث انہ کہ - یقولو اجسزع  
 من الموت ہیبت بعد القیادۃ القویۃ مدلا بن ابی طالب

وقت صلح کے شخص کے قریب دست برداری دی جس کے طریق کار پر  
 فقط شیعہ بلکہ اکثر سنی بھی نکتہ چینی کرتے ہیں لیکن ماسد سہمی و کثرت خون  
 سے پہلے کے لئے ماننے پر ثابت سے بات کو کھینچنا - پختہ اور اپنے اپنے  
 فاطمیں کے مخالف کے باتوں کا یہ منہ نہ کرنا کہ یہ بات اور ثابت کی  
 روشنی میں مسلم مفاد کو نقصان پہنچے یا اس صبح سے بعد وہ ہونے کے  
 ساتھیوں پر ہمتیں اور حسرتیں نہ ہیں اور یہ یہ صہریہ کی طرح دشمن  
 سے عالم سہمی کھتا برا اور باز رہا کرتے

## امر معصومین کا طرز عمل

امر معصومین کا یہ طرز عمل اس وقت ہمیں قلمبند کرنے کی ضرورت ہے کہ  
 شہادت عوام سے گئے کہ کوئی اور اصل سے بہتے ہوئے شہادت کے بارے میں  
 پہنچیں یا وہ تہجد کو دوازہ سبب بیان پاس راست میں دھکیں کہ تپ  
 میری حد تو ایسی ہی میں جیسا کہ میں کوئی شہادت تک ملایا ہے یا نہ  
 کہ جو کہ کمر و کمر ہونے نیویں تو میں میں منہ نہ صحت و دیانت ہے کہ وہ  
 انہوں پر بالکل سے چھپائے ہوئے ہیں یہ بہت سے منہ نہ ہوں گے  
 مدینہ و مدینہ پر ہیں ہوا بہتیم میں ہر حال کرتے ہیں کہ اعلیٰ ابن  
 احمین بتاؤ آج کن صبح ہے وہ ہوا کہ جو ایسے ہتھیار جو ہوا کہ

جس طرح گیسکتوں میں فائر کی ریتیاں بقیہ نظر آتی ہیں ۔  
 سیاستمدار ہی کے اس عظیم نظریہ احسان کے بعد مجبوری کی گنجائش  
 کس سے گوارا ملے گی ؟ بین الاقوامی اور عالمی کونسلوں کے تحت مل جل کر  
 یہ مطالبہ کو بھی مزید عمل تک پہنچاتے ہیں کہ وہ میانہ روی کی راہ پر چلے جائیں ۔  
 مخالفت کو اتار کر پسینہ دیں ۔ سختی اور بکریاں کے ساتھ نہ کہ آزادانہ ہوں ۔  
 لہذا انہیں مزید غور و فکر سے ملکر اور تمام عالم اسلام میں حکومت کرنے کا  
 موقع دیں ۔ جن سے ان کی طرح دشمنان میں جوش و خروش کی زبانیں کھلیں  
 تو آج ملکوں میں ایسی آوازیں مٹ سکیں جو پھر اعتراض کرنا کسی قابل مرید  
 کے لئے شایان شان معلوم نہیں ہوتی ۔

## اسوۂ جناب امام حسن علیہ السلام

اسوۂ جناب بیچے سے لے کر بزرگ اسوۂ جناب امام حسن علیہ السلام کو دیکھیں  
 تو ہر جہت حاصل ہو جائے گی ۔ یہ صحابی نے جناب میرے عزیزین صلی  
 ابن ابی طالب کے غزوات اور ان کے بڑے بھائی امام حسن علیہ السلام کے  
 پاس شکر موجود تھے ۔ روایات روایتی ہو سکتی تھیں ۔ مگر آپ اپنی زندگی تو  
 دنیا پر کوئی بکرا نہیں بلکہ سادہ و سخی تھے ۔ ان کے چہرے کی جاسکتی تھیں  
 آپ نے یہی فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خون بہتا دیکھنا پسند نہیں کرتا ۔ آپ نے

کے صوبہ نے عمر جو کام کیا۔ اور اہل بیت نے یحییٰ قرآن پڑھیں۔  
 اس فوج کو اپنے کئے کے شیعہ حضرات بھی اور ان کا نفرتیں میں آئے  
 تھے۔ انھوں نے شیعہ اہل ذلت سر فرزا اور اسد و غیرہ کے ذریعہ بھی تھے۔  
 انہوں نے اس فوج کو نہ بھی ہو اس کی بھی برائی کا پائے نہ کو میرا بھی کی  
 نہیں لیکن انہوں نے اس بات کہ نہ اس سہ نہ بھلا کہ یہ فوج کو شائع کریں  
 اور اگر اس میں کوئی بات خط و کتابت آگئی تارہ لکھی۔ تہذیب کو کہہ سکتے تھے۔  
 انہوں نے اس کو شائع کرنا ہی مناسب سمجھا۔ اس کا بہترین جواب یہی  
 تھا کہ کیا کہ ایک عرصے سے لاہور کے اخبار میں جو خط و پیروں پر اپنا  
 مسجد شیعہ فوج کے بارے میں یہ کہیں اور۔ کہ کوئی برداشت نہ کر  
 پنے کالوں میں جگہ ہی اور۔ ان میں خوش ہوتے رہے کہ ہر ایک ہم کو کہہ  
 ہیں آج اس ہم کے آخری منظر میں ان کے سامنے ہیں۔ جو جیت  
 میں انہوں نے قوم شیعہ کو جت لیا ہے۔ کہ ان کا وجود اور گرم ہوا ہی ختم  
 ہونے کے بعد ہونا بھی طرح شروع ہوگا۔ کہ اس کی کہہ کہ پاشی ابھی ہے  
 مزہ سے ہی ہے۔

اس مقام پر میں یہ بھی عرض کروں کہ نہر اہیت نے ہمیشہ سلامت  
 دی کا ماتہ اختیار کیا اور کسی خط و پیروں کی جات نہ دی کہ نہ  
 میں تحریک جو رائے میں گئے جا رہے ہیں جناب میرے سامنے علم

مذہبیت کی سختی سے بھرا ہوا ہے۔ تہہ بے تہہ گراوی کو بندہ کرتے ہیں۔ صاف ہے  
 ہیں۔ یہ سب کچھ کے ساتھ اس اور قوم کے لیے۔ یہ دیکھ کر کون کا  
 ہے۔

## غالب کون ہے؟

طوطی شاہ کے پاس میں دیکھ کر ناشانی جہم کچھ معلوم لے کر  
 اس نے غالب کو بتایا کہ کیا ہے اس کا یہ کہہ کر بڑے اسی میں سن کر پھیل  
 اور وہی جوتوں کو سیر کر رہا ہے اس کے چپ چپا بھائیوں اور دوسرے  
 مشہور افسانہ نگاروں کو قتل کر کے ان کے خون کو کوکیز و بندہ کرنے  
 والے غالب نہیں بلکہ غالب وہ ہیں جن کے کٹا کٹا حکم اذان اور توہمیں  
 بندہ کیا جاتا ہے۔ ان کے قاتل اور قید کرنے والے محض ان کے مذہب ہیں جب  
 اپنی محبت و باقی مذہب میں تو غالب وہ ہیں جو دین محمد کے لیے حامی ہیں۔  
 اور دین محمد کو فروغ دے کر یہ مذہب کے سامنے سب کی گریہ جگتی ہیں۔  
 سیاست کی میت کے سوا کوئی اور نہیں کر پڑنے کے بعد صبح صبح پر  
 فوٹو لگا کر عرض کرنے کی کسی کو گناہ سن نہیں جیتی۔ بشریک کسی کو شکوہ  
 نہ ہو کہ در کے پرے میں قصہ حد منافق کے پاس میں مطاعن حکام  
 یہاں تک کہ فتویٰ مسائل کا مسئلہ کر کے ایک دوسرے کے دل کو کھٹکا  
 خدمت اسلام و خدمت صواب نہیں بلکہ اسی دین کو براہ کرتا ہے جس

کئے شیعہ کی گھبرائی اور حرم شریف پر متعصب مسلمانوں کی فحاشی  
 لگا کر اپنی ہمت کا اظہار کرتے۔

جواب میں نے اپنی قوم کے تمام بزرگ و مرشدوں کے یکساں فحشہ  
 میں کوئی جہتہ کوئی رئیس کوئی راہب یا کوئی عالم کبھی ہے جو جہت کر کے  
 کہ سر و جانب میں کہ یہودی کہتے ہوئے اپنی قوم کے کسی سے اس میں  
 رکھ سکتے ہیں تو کیا یہ سمجھا ہائے کہ وہ حدت پر یہی فحشہ کہنے میں  
 کو فحشہ نہ بنا تو بن قبیحہ کہتے ہیں۔

انجامیت نے مکارہ و خلاق کا ہمیشہ سبق دیا اور اپنے پیروں کو بہتر  
 خلاق کا نمونہ بننے کی ہدایت کی لیکن انہوں نے آج نہیں سمجھا کہ  
 دین کو مکاریہ و خلاق لگایا جاوے اور ہم اس پر فخر کیا جاوے اور مکاریہ  
 میں لوگ بھی دوسرے انسانوں کے غرور سے سبکدوش بننے کے لئے کیچڑ  
 کرتے۔



کھنکھناتے ہوئے ہوا سے متھو کر کہتے ہوئے یہی مناسب سمجھا کہ صاحب  
وصل ہوا ہیست کے ہم پر کھنکھناتے ہوئے اس کو خطاب کر کے ایسا انہوں  
لے تمام ہوا کو بلاتے ہوئے اور حضرات ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے عہد  
کے تمام باغیوں سے آگاہ ہوتے ہوئے ہمیشہ ان کے ساتھ زیادہ سے  
زیادہ حسن سلوک ظاہر کیا اور ان کے ہر سلطنت میں ہمیشہ ان کی مدد کی  
اور جہاں یہاں کسی اور ملک کے خلاف ہم میں مشکلات کا سامنا ہوا تو  
ہم جو بہتر مشورہ دیا اور اس کی راہ دکھائی۔

انہیں اس غلطی سے نصیحت کر دو کہ ان کے لئے جو حق کھڑا ہو ہندوستان  
میں شیعہ بنی خرق کا باعث بن رہے ہیں۔ یہاں تک کیا کہ پختہ پختہ ہونے  
کے ہم ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ رکھے۔ یہ ہم اگر زمین مغلوم کے ساتھ کربہ کے  
سہیلوں میں تین ہندوستان کے تمام کتہوں پر ہاں نشانہ کرتے ہیں آج  
ملک کی شیعہ شاہراہ کی یہاں سے لکھنؤ آئی ہے۔ جو کبھی مجالس حوا میں رہا  
اپنی لکھنؤ میں لکھنؤ کی لکھنؤ۔ یہاں کی لکھنؤ کے ہندوستان کا ذکر ہو رہا  
ہے۔ لیکن ان کے ہم کسی مرثیہ کی مدد و اعطاف کی زبان پر اس لئے نہیں  
تھے کہ ان کے دلہا کی جانب سے رخصتی علیہ السلام کے لئے کھنکھناتے ہوئے  
اور عثمانؓ کے عہد کے ہم نے لکھنؤ کے عہد کے ہم نے لکھنؤ کی ہرقی  
آج ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کے ہم یہاں سے لکھنؤ کی ہرقی

برصغیر آشیہ تھے۔ ان میں سے گئے ایک کیشی کی ہڈی جیسا  
 میں پہنچ کر چلا ہوں۔ وہ جن کو ذہب جیٹا دی ہوا جو سلیم پور کے  
 ذہب میں حکومت یونی کے ساتھ تھے اور اس وقت کوئی تھا کہ مرع  
 صوبہ کے ساتھ پرانی فیصلہ صادر کرتی لیکن اس نے اس بات میں  
 وہ وقت پہنچا تھیں ان کے سپرد کرنی مناسب سمجھیں۔ ان دنوں  
 کے قریب پانچ سو کام کرنے کے بعد لاگوس نے وہ دن تیس مرتب کرنا فیصلہ کیا  
 اور چھ مہینوں میں جن میں ایک یونی بھی تھا۔ لاگوس نے اسے حکم لے لیا  
 اور تیس مرتب کیے اور اپنے جھنڈ لایا۔ وہ دن ذہب جیٹا کی کھانسی  
 ان دنوں یونی میں خاتمہ ہوا۔ اور یہ وہ صوبہ کا صدر لاگوس  
 گورنٹ کے سپرد ہوا۔

جس میں جیٹا دی ہوا۔ اس نے اس معاملہ میں مزید کرنی مناسب سمجھا  
 تھا۔ اس نے لاگوس ذہب میں بہت طلب کرنے کی ہمت لیا۔ اور اس کے  
 گورنٹ نے اس کی کیشی کی بات لے لی۔ اس پر پانچ فیصد شائع کیا۔ اس  
 فیصلہ کے پر گورنٹ نے گورنٹ نے لکھا۔

گورنٹ اس بات کو نہ مکر رہا ہستی چکے ہیں کا یہ کہ گورنٹ  
 حرم نہیں بنایا۔ انہیں جاس عام لاگوس خاص میں غلغلے شمش  
 کی دھڑک دیکھتے حاصل کیا نہیں۔ بلکہ ان کو قی حال ہے

# باز ششم انسپکشن کی پورٹ اور بدلتی ہوئی حکومتیں

سالانہ کاغذ اس سب سے پہلے جاری کیا کہ ہندوستان میں اس سال نئے آئین کا آغاز ہوگا اور حکومت کا طریقہ بدلتا ہوگا۔ ہر صوبہ میں اس طرح کے کام ہوں گے۔ طرز حکومت بدل گیا اور اب کام میں نئے نمائندوں کے ہاتھ میں آیا جو لوگوں کی جانب سے منتخب ہوئے تھے۔

پانچویں بعض دوسرے صوبوں کی طرح ایک وزیر اعلیٰ ہے۔ یعنی یہ کہ ملک کا گورنر کے برابر اقتدار میں آئے، اس کو یہ حق تھا کہ وہ کیا کرے۔ گورنر کی جگہ دو سنبھالتے۔ لیکن گورنر ابھی اس بات کا فیصلہ نہ کر سکی تھی کہ یہاں تین قبائل کی جائے یا نہ اس لئے چھ صوبوں کے گورنر کو نے حکایت کی پانچویں میں سے دو زما ہر دو کے چھ صوبوں میں عارضی مذاقیں قائم کی ہیں جس وقت تک کام نہ کر سکتی تھیں۔ جب تک مسئلہ کا حل نہ ملتا تھا۔

پانچویں میں انہیں چھ سو تریس ہزار روپے عظمیٰ ہندو سرکاری لینڈ جو سب تسلیم کر

یہ حد نہیں مقرر دیں کہ وہ حکومت اپنی سے کھینک کر اس مسئلہ کو  
 نہیں۔ جس اعلان میں انہیں سفید بھی لکھا کہ حکومت اپنی سے  
 وہ اس مسئلہ کو حل کر لیں کامیاب نہ رہے تو وہ خود اس کے بہرے  
 سل بھڑائی کریں گے۔

سیناٹ کھنڈنے اس اعلان پر سول نا فرمانی و فساد کے خیالات کو  
 نہ نہ روکا اور حکومت کے فیصلہ پر پورے اتفاق نہ ہو سکے۔

حکومت پھر التوا پہ تو رتی رہی تھی کہ کمیشن گزار گئے حکومت  
 انجمنستان ہونے کے قریب ایک سال مسدود ہوا بعد شک مدد کر  
 حضرت خلیفہ روز ایک ممبران عدالت کے ذریعہ میں امور پاک  
 میں معصوم کا جلسہ کرنے کی آمادگی کا اظہار کیا اس پر وہ جبراً جبراً  
 نہ تھے۔ تھوڑے دنوں میں اضابطہ فوجداری گرفتار کر لئے گئے۔

اس مصلحت پر کھنڈنے کے سلیبیوں نے یہ پچھتاہ شروع کیا کہ وہ  
 مسین احمد علیس احمد کے لوگ چونکہ کانگریسی تھے۔ اس لئے  
 وہ حکومت اپنی کے خلاف سول بغاوت نہیں کرتے۔ خدا ہانے وہ لکھا  
 سوجھی کہ وہ اس وقت پر بھی اپنی غیر جانبداری کو بقا نہ سکے۔ اس لئے  
 ان کے کان و کان وہ محمد علی پر نہ تھے کہ دیکھو۔ مگر دی حکومت کی بھڑائی  
 سل بھڑائی کرتے تھے۔ یوں کانگریس حکومت کے خلاف سول نا فرمانی

جنگل، صومس، سات کات کر کس باقیہ دکن سات پرین کر گھنٹیں مع  
 صابہ پڑھل پانے بیعتت، ام کھتیدہ، در نعلانی میں فرق ہوتے  
 گزشت کا فرض ہوا آجے کدہ میں مام کو قافہ کھٹے کے لئے داخلت  
 کرے صابہ دھن کی سہوت کا خیال رکھے :

اس طرح حکومت یونے نے مشفقہ میں پرنسپل کے صابہ کے  
 حق کو تسلیم کیا۔ اس نواز میں کھیتا نڈن میں اس مطلب کا یو، یوشن پاس  
 کیا گیا کہ کھیتی کی پھٹ اگر پر کڑوی گولی ہے، لیکن میں سے کھانا ہوگا۔  
 اس سب کھیتی کی پوشش سات سونے سے قبل یہ فیڈر جس نے یہ پیش کیا  
 تھا کہ کھیتی کی پوت پڑھتیں کو حل کیا پانے ہے۔

حکومت یونے نے اس فیصلہ کو بعد ہی جار عمل اس لئے پہنچا کہ حالات  
 بہتر ہوں، لیکن ایسا صوم ہر کتب کہ بیٹہ سوانی کرنے والی طاقتوں کو اس  
 کا غیر صابہ اولی و بشیوں کے رویہ میں سختی پیدا ہوتی، حکومت کا فیصلہ  
 شائع ہونے سے پہلے ہی کھنٹوں باہمی فساد برپا تھا۔ اس کے شرع ہونے  
 کے بعد بھی فساد ہوتا، کئی ایک گرفتاریاں ہوئیں۔ مولوی عبد مشکور اور  
 ان کے ساتھی بھی زیرِ ذرا، گرفتار کئے گئے۔

اس بعد چھوڑا حسین احمد صاحب نسلیک قرین، مبین کفریہ  
 سنیا ہی کھنٹو سے چیل کی گڑھ، مطلق کی مولیٰ ہونانی، مہ قانون کھنٹی سے ہند

# باب ہفتم

## شیعوں کی طرف سے تحریک تبراکا اجرا

۱۰۔ صحیح اہل میں ابھی ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ بقی تھا لیکن  
مکتوب کے شیخ حضرت نے نہ تو دیکھا نہ سنا۔ فوراً تہذیب کا سلسلہ  
شروع کیا۔ نہ اہل اہل حضرت کو خشنہ دل سے غور کرنے کا موقع دیا  
نہ جہت میں وہاں کوہیت میں پانچ روزہ سنی بہت دی۔ جو لوگ قوم  
کو یک کر تھے وہ حسین پتے تھے وہ پتہ نہ گئے۔

مکتوب کے بعض مقتدر علما اور دیگر حضرات اس خیال کا فائدہ غفلت  
میں کہتے تھے کہ ہیں یہ جو لوگ تحریک تبریں تھے یہ نے مکتوب  
وہ خود پر بیان کرتے ہیں کہ مکتوب کا یہ ہے کہ وہ ہے مکتوب  
نہیں کیا گیا۔ لیکن جب شہ میں مکتوب گئی وہ شہ نہیں گئے تو اب  
کون پتہ دہی کو پکا سکے۔ غازی نے ہی ہوا ہی گرفتار تحریک تبریں  
مکتوب کے یہ وہ شہ شہ میں ہیں۔ اور ہی بہت کو بدلتا۔ مکتوب  
کے تاجیت ہوا تو وہ اپنی فوج کو اور تین شکست میں تہذیب کا لہجہ

میں کرتے ہیں خیال حکمرانی پر اپنی اسٹریٹجی کے لئے بہت مدد  
مہم ہوگا۔ یہ پمپنگ: اشتیاق کے لئے ہے جس پر۔

لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ مولانا حسین احمد مجلس احرار کے کلاکن  
کانگریس کے ایسے عاشق ناز تھے کہ وہ کسی کانگریس سے ٹکر لینے کو تیار  
نہیں تھے۔

مولانا حسین احمد نے بھی سول نافرمانی کا فیصلہ کیا اور مجلس احرار کو  
بھی ان کے فیصلہ کے بعد سول نافرمانی میں حصہ لینا پڑا۔ کیونکہ انہیں کے  
اشیاء کے مطابق سول نافرمانی پہلے ملتوی کی گئی تھی۔

اس سول نافرمانی کا نتیجہ نکلا کہ ۲۰ مارچ کو برٹش کی حکومت نے  
ایک انٹیم ۲۰ مارچ شہر کو صبح صبح ۲۰ مارچ کو برٹش کی اجازت دینے  
کا وعدہ کیا۔

مجھے بھی مصروف کر دیا کہ میں صاحب سب میں متوجہ کر پینت مری بار  
ساتھ جس نے ہماری فوج مری۔۔۔ رنج و مل فوج شکست کا حق  
اس نے رنج و مل فوج کو کہتا ہے سر پر۔۔۔ ترمینا فوجوں نے  
بول کر چھپ کے بی بی یوں کے سنوٹوں کے ہاتھ کو کہنے میں یہ چاہتا  
تھا کہ میری کہیں صاحب۔۔۔ بن کی قیل کے لوگ اپنی مہم میری دیکھ  
لیں۔ چنانچہ مکے کے جوہر پڑ سکے۔۔۔ مہمیں معلوم ہوئے۔۔۔ کو مری  
کا توں میں میری کے مری کا ذکر ایسٹرن فوج۔۔۔ اور اس سے  
بھی لینا کافی نہیں۔

۱۱ رنج و مل گز رہا ہے صبح صبح۔۔۔ جوں نکل ہانکے ہر  
بھی میں کہہ جھگڑا مری رہا کہ کہہ میں نے بیعت نام توں کے  
۱۲ دن کے کو چھوڑ کر گندہ نام توں کی عورت نگاہ یہ تہیج شریع کیا۔

## جہاں تھا گاندھی سے ملاقات

شیوں ایک مذہب۔۔۔ جو مذہبی سے مری بن کے خدایاں ایسا  
کہنے کے لئے ایک ٹک پہنچا۔۔۔ مجھے خبر نہ تھی کہ وہ سات گاندھی  
کے پاس پہنچ کے لئے گئے۔۔۔ اس کی ذمہ داری کیا وہ نہ تھا کہ  
کے خدایاں کا۔۔۔ اور بول گئے کہ جہاں گاندھی۔۔۔ شخص بنے جس کے گری



کھنکھنے لگی اس لئے وہ ہر س سے تھک رہے تھے کہ وہ وہ چہرہ اور  
۱۱۴ مضامین کہ جس سے ہر پابندی قائم نہ کی جاسکے۔ جو کچھ جن کو وہ یہ تھا  
کہ اسل بھروسہ کیا نہیں ہو سکے گی اور جو کوئی محنت ہو کر وہ ہر مشکل  
کا اہم غنت سے بیگا۔ وہ گرفتار کیا جائے گا فقط اس میں ایک دن یہ اہل  
ہرگی کہ جس سے ہر ماہ کا ہوس نکال جائے۔

اس ایک دن میں بھی دن کا ایک لمحہ اس کا ہر کسے مخصوص ہوا  
تھے مضامین ہرنگے جن پیشوں کے لئے یہ تیار تھے اوست نہ ہوں۔  
سنی لید۔ اس نے اپنی اور اندیشی سے اس فیصلہ کو قبول کر کے اپنی  
فلست کو فتح سے بدل دیا۔ لیکن شیدائوں نے اپنی قوم کو تحریک تہا  
میں جھگڑ کر دینا میں سوا ہی کیا۔ اور اپنی فتح کو شکست۔ میں بھی بدل دیا۔

## میری خاموشی کی وجوہات

لوگ پوچھیں گے کہیں اس قریب کی ابتداء میں خاموش کیوں نہ ہو میری  
خاموشی کا دلیل نہ تھی۔ مجھے کئی اجاب لئے تھے وہ دل رنجے کو کہا جن میں  
سلیبی تھے اور شید بھی ہر ایک کے دماغ میں پیدا ہوئے تھے شید ابھ  
مجھے اس نے خاموش دیکھنا چاہتے تھے کہ ان کو یہ امید تھی کہ وہ اس کو فانی  
دستہ بنانے پر تیار کر۔ یہی اول کے ہوں کہ بند کر سکیں گے۔ وہ سری مل

سلاخ کپڑے پہنیں کہیں کا گری۔ خیال نہ کریں کہ سدا گ کا ٹیڈو نہیں  
 مل گیا ہے۔ اس وقت میں بابا سرحد میں گری کو چھڑ کر انھوں نے قتل  
 کر دیا۔

میں بابا کو اور غور کی باتیں بنا کر کہتا ہوں۔ بابا کو کشتا نا دقل  
 تاریخ کے نام ہیں۔ ممکن نہیں کہ انھوں کو انکیزہ تسلیم کر سکیں۔ یہاں  
 سیما ہی اور پتا پ کے ساتھ باقی ہے۔ باقی سدا گ کے ساتھ۔  
 کہتے تھے ایک ملک ہے اس باسیں متہ نہ لے کر کہہ گئے  
 قت و اقتدار تو انھوں نے کیا کیا مگر پیر علی اللہ علیہ السلام کے صاحب  
 ز۔ بیکوہ حضرت عمرہ کے باسیں کوئی امتون سے نہیں  
 ہے۔

دنیا کی مادی دولت، نیکو، اس میں ہی مادی مگر یہ دشا رہا  
 کہوں کی شقت کو ش نگو کے متعلقہ میں کوئی نہ پائی کی ہائے  
 حضرت ماس کا تصور بھی نہیں رہتے تھے کہ پ کے مدد اور کے  
 صہوں میں جلتے ہوئے کہ ہیں اور کھو۔ اس دشا کچھ ہستل  
 کر کہیں گے.....

ماتن کا یہی کہس امتون کشتا نہ ہونے کے پہلے مسائل  
 بعد میں شاید بھائی ماتنا جی کے پاس ضرور لیکر۔ کھٹنے کے تپکی

ظالموں کے گھم پہلے کے وقت وہ اس طرح ہری گیا تھا جیسا جادو  
 کی شمع ہے جو لائی جھٹکتی ہے سب ذیل غم میں مدد مہارت میں مدد  
 ہے۔ وہ جو دیگر جنات ہیں یہی شوق ہوا۔  
 لاٹری دزد کو محنت اور کوشش سے محنت محنت کے ساتھ  
 پہنچ کر چاہئے۔

لاٹری وزیر کے نام گاندھی جی کا بصیرت افزا پیغام  
 ہوتا ہے کہ یہی گاندھی جی کی ایک شخص لاٹری دزد کے لئے  
 نظم میں ہے۔ یہ دزد برکات میں شائع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے  
 ہیں کہ لاٹری دزد خیریت کر جنوں جیسے نہیں ہو جاتا  
 چاہئے۔ کدو کی شل قائم کرنی چاہئے۔ اور اپنی سلامتی کو قائم کرنا  
 چاہئے۔ اسے دزد گھن کو خدمت میں منور یہ کہنی چاہئیں۔ اپنے  
 کہ کہ لاٹری دزد کو سکوت کا ذریعہ دے دینا چاہئے۔ جیوں کو تیرے  
 ٹھوس۔ کاجو میں جبریل کر دینا چاہئے۔ تیزی، ماحول کی جنگ  
 دزدی جیسی دزدان کا جزا خوردی ہے۔ شک لاٹری دزد میں  
 مفت ملتا چاہئے۔ جلی مصنوعات کو ذریعہ فروغ کے لئے منظم ہونا چاہئے  
 کرنی ہوگی۔ لاٹری دزد ہمیشہ تیسرے دھوکے کے ذریعے سڑک پر

کیا کہیں ممکنہ کے شیوے پہنے تھیں۔ نہ سحر ہو نہ کثرت اس لئے  
 بچے کو رونے پر ابھارنا نہ تو سے اپنے بزرگوں کا ہر یہ یا ہر یہ قدرہ لائیں۔  
 ہر یہ نہ بکے کہ جن کلمہ کیوں کے سحر پر کیا ہو تو یہ تبرک نہ لے لے ہے  
 ہیں۔ تو پھر بھی یہ اسلام نہ تو کو لکھتے ہیں عید کے وقت عظیمہ کر کے  
 ہیں۔ اگر وہ آج میں صبر ہو کہ وہ تو اسے تو اسے کہیں مسجد میں مقصدی  
 تو یہی شاپنٹ کے لئے اسے ہونے دے۔

## یہ وفود بیکار کیوں ثابت ہوتے

یہ وفود بیکار کیوں ثابت ہوئے۔ یہ تو ان کے کہہ کہہ سول قانون فی جہ  
 کہ وہ ہر ذہن کے میں اسے حضرات کو جو کہ سمجھنے کی کوشش کی جائیگی  
 چھوٹے ہوتے۔ طبات کے قبول کے بنایا دھڑکی کا۔  
 لیکن کیا کیا جائے جو واپس آکر کہنہ حق کی توجہ کو مصل کوئے کی  
 بات کہے اس کو وہی حرافت پانی بہت خدا کا ہوتی ہے۔  
 پکڑ کر نیچے پاتی ہے۔ نہ رہا ان کوئی مصل سے بات کل کر نہیں کر سکتا۔  
 یکہ فیات میں لوگوں کی بیان کر وہ ہیں جو کہنہ سے بھڑکے ہیں۔  
 ایک بات یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ کہنہ میں موقت کے قبضہ کے  
 متعلق بھی ابھی ثابت ہے۔ اس میں موقت میں پیش ہو۔ ابھی ہر

لکھنؤ کی حکومت نے یہ بیت پر غور شیوں پر کر دیا ہے کہ اس حکومت کی طرح  
 کی اصل میں ایک دہائی یا تہذیبی سے گواہی ملے بہت کی خدمت کرنا  
 ہمارے پاس خاطر سے ملتا ہے نہ دہندہ کے خوف سے ہم ہی قرار  
 دیا ہے۔ اس لئے آپ اپنی حکومت سے کہیں کہ وہ ایسا غلام ختم کرے  
 درجہ جو عمر بھر بیت خط کی توہین کرتے ہوئے جیل میں دہائی کو بھرتے رہیں گے

### مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات

اسی وقت کو ایک دفعہ لکھنؤ میں مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس پہنچا  
 ایک پیش منہ بند کا اثبات کرے کہ وہ اصل میں ایک دہائی میں کیے  
 اہانت نہیں دے سکے کہ وہ یہ صحابہ کر سکیں۔ کانگریس حکومت نے  
 سلہ میں ایک شخص کی ہانت پر جو بھرتے ہوئے سن گرا دیا ہے نہ آپ ہمیں در  
 کیجئے کہ وہ صحابہ کو لکھنؤ میں ہمارے ساتھ سدا سے بندوستان میں جم  
 قزیر و لوگوں کیجئے تاکہ بندوستان کی ۵۰ فی صدی سن یا بلاسی اس حضرت کا نام  
 غبت سے نلے کے اور اگر کوئی ایسا کرے تو بندوستان کے ہول و وحش  
 میں اس کو تیل سے دیا جائے زرقہ کے جیل میں نہ بھیجا جائے۔  
 یہ خود ت کس کے پاس تھی۔ ابوالکلام آزاد کے پاس جو خود تھی  
 بے حد صحت کا ہے۔

باب دوم  
تحریک تبرکات

اس دور میں سب سے زیادہ کچھ بحث میں آئے ہیں کہ غریب کی ترقی  
کیسے کیا جائے گی؟ بہت سے لوگوں نے غریب کی ترقی کے لیے  
"مگر غریب کی ترقی" کہا ہے۔

ہر قوم کے وہ پیرو تھے کہ کاسیائی، کاسی، مغربی تبت، کام  
ہوتی تو اس کا نیچا ایک بڑا، سلوم نہیں شیعہ کھترن اس قوم کو شروع کرتے  
دقت سب اس کے مختلف فضل پر کہ جی کہ اپنی ہیں۔

ہندو مت کے اصل خالق کی جو کہیں جاسی ہمیں بتا سکیں گے  
ہو کہ وہ اصل کے خالق کا تہہ ہوا نہ ہو کہ اصل خالق کی شانیں ان کی  
وہ کہ اصل کے اصل میں ہونے کے بعد نہ خود کو ہی چھوڑ دے نہ اپنے  
ان کی کہتے کہ وہ ہندو مت کے اصل خالق کی شانیں ان کی  
ہیں لیکن ہندو مت کے اصل خالق کی شانیں ان کی  
ہندو مت کے اصل خالق کی شانیں ان کی

فرق اندھ دھنک ہوتا بعض ہو ٹیکو تیار ہے۔ اس لئے شیعہوں کے  
دشمن حاصل کر کے لئے ہر کوئی پہلے آپ کو نہ ہو تبشب شیعہ ہو کر  
جے۔ جگر وہ اس کی پائی قاب آئے۔ اسی لئے یہ علی عجل جیسے لوگ  
جو اپنے آپ کو غیر تبشب کہتے کہتے نہ سمجھتے تھے۔ تحریک تباہی قیادت  
کرتے ہوئے ہیں دیکھیں جے گئے۔

کبھی تو کہیں ہر کسی کو دس صاب کی موت دیتے تھے۔ اس وقت  
پلی ماخے نہ تھا آج مر صاب ہونے سے ڈرنا قبل جی جیل کو چلے  
گئے۔ جو ہر شیعہ کو سنا پنا پہنچے کہ تبشب ہر نہ ہو۔ از مرین پر لگا یا  
ہلکا ہے۔ وہ درشت یا محض لوگ جی نہیں بدتہ کہ کہ پنا وقت ان  
پہنچتے ہیں۔

جب کھلو کہ کن تمام حالات کا مجھے علم ہوا وہ تمام کوششیں جو کرکے  
تو کہ کے مایوس نہ کیں وہ جہاں ثابت ہوئیں اور یہ اپنی لیڈری سے  
تسلیم گئے۔ وہ دوسرے لوگوں نے مجھے پوچھا اور کوئی شروع کیا کہ تم کہیں  
چپ ہو تو مجھے زبان کھولنی پڑی اور تم نے اپنا کتاب بھی صلی صفائی  
کا کوئی راستہ نکال کے۔





کھٹکی ٹھیکہ تہا ایمنہ زنی خستہ کھن ہے یہاں خیل کو ایک دن  
 فرم چھوڑ کی جانے کا وعدہ بنا دیا۔ شیخ نے سولہ لاکھ کی رقم پیش  
 کر دی۔ یہ سچا معاملہ سمجھ کر ایک کے چارے کھنے کا روزی تجویز دیا۔ جسے  
 دیکھنے کی تہا پہنچی اس طرح کہ سولہ لاکھ کی رقم کھانے کے لئے  
 کی یہ رقم جہت ہی شروع نہ کر دی جائے۔ اور اگر حکومت اس کو فسخ نہ  
 کرے تو شیر سب سولہ لاکھ سولہ لاکھ کی رقم دانی کرتے ہائیں گے۔

۳ روز بعد کی سولہ لاکھ کی رقم جاری ہو گئی۔ اور شیخ  
 خود کب تک اس کو برداشت کر سکیں گے؟ قہقہہ صاف گانے کے بعد اگر شیخ  
 نئی تعلقات میں کشیدگی مجددہ وقت سے بھی گئی۔ تو اس کے اپنے جوسوں  
 کھن میں لڑ ایک آہائیں گے چرونی فساد گیری جس کے نتیجے میں  
 بندہ کا پابتنہ کیا نہیں کے اپنے آگے نہ آئے گی۔

کر لیا۔ ذکر کئی ماہ سے جاری ہے۔ حالت کی مجال دفعہ تو ابھی سے بند  
 ہیں۔ مگر یہی حالت ۱۰ رمضان ۱۰۰۰ محمد نمک سی کیہ نہ ہمارے قہقہہ تو اب  
 شعبوں کے۔ جوس نکل جانے کے بعد آئیں۔ تو یہ ہو گا کہ سینیوں کا ایک  
 جوس بند کرتے کہتے ہیں۔ یہاں جوس کھنوں میں بہتیرے باہر تمام کتب میں  
 بند کر بیٹھ گئے۔ ان صنف ۱۰ وقت سر ہوتا۔ ہو گا کہ تحریک تہا کو خود  
 بند کرنے کے وہی نظر آئیں۔ مجددہ تحریک کا دوسرا دور ہے۔

ہیں مومن کے متعلق ہندیوں میں یہاں کا لہر بدعت برہمنی کے

## سہ سکنہ حیات اور مسر فضل الحق کا روتہ

اسلم ایک تو فیہ جانبداری کا اعلان کر رہی ہے سہ سکنہ حیات ۔  
برہمن مومن۔ مومن کے بعض حصہ نے ایک قدم اگے بڑھایا ہے ۔ اور  
حق کیا ہے کہ مومن صاحبہ بدعت اور حق کر بند کن چاہئے مومن کا حق  
نہ مومن ہے ۔

بلکہ درجن پنجاب اور جمل کے ضلع انگریزوں کے دوسری متمدن  
ہندوؤں نے اس امر کے متعلق ایک جملہ شکر کی ہے کشمیر اور کشمیری  
اور گنگا اہلی میں تمام متمدن صاحبہ نہ کر رہی چاہئے کیونکہ متمدن  
کے نزدیک ہندو اس صورت میں با عزت سمجھتے ہوئے رہتا ہے ۔ یہی ہے متمدن  
نہ ہو ۔ ذیل میں ۔

• کھنڈ میں متمدن صاحبہ بدعت کا تصور ایک طرف متمدن کا چاہئے  
اور اس کے ثبات کھنڈ کے باہر بھی مومن کے جاننے میں چاہئے متمدن چاہئے  
اس میں کہ متمدن کے دماغ میں کہ متمدن سے کیا نہیں ۔ چھوڑا ہوئے مسلمانوں کا  
نہ ۔ اس کے متمدن ہندوؤں کوئی نصیحت نہ کرتے تو اس سے ہندوستان  
اور ہندوؤں کے مسلمانوں میں ہندی کوئی عزت نہیں رہتی ۔

## مکر تحریک کا سیلاب ہو گئی

مگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ تحریک کا سیلاب ہو جائیگی۔ اور یہی فائدہ  
 ایک جنگ میں حصہ کی تہانت کو فروغ کر دیگی۔ یا سنی تہذیب سے  
 بہتہ شکست کا باعث بنے گا۔ کہ وہ قریب ہی سنی گئے ہوئے آئندہ جیسے کے  
 طرح صاحب سے آزاد رہنا ہی ترقی و صحت سمجھیں گے۔ لڑکیاں یہ فتح تسلیم نہیں  
 کرتی لیکن فتح ہوگی اور سن کو کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔

کیا اس کا سیلاب سے شیعہ سنی بہتہ پندہ ستون سے ہو جائے گا۔ کیا  
 شیعہ سنی اٹھنے بیٹھنے کی سہولتی عالم سلامی کی فکر کر سکیں گے۔ کیا سنی شیعہ  
 کی دوستی قائم رہیں گے؟

بہتر سنی کو یہ ڈر ہوگا کہ اگر کہیں صاحب کا نام جوت سے لے لیا  
 فنا تہذیب ہو جائے گا۔ لڑکیاں کو سنی فی الحقیقت کسی تبدیلی شیعہ سے  
 دوستی کا دم نہ ہو سکے گا۔ اور اس کا صحیح خیر خواہ ہو جائے گا۔

مرح صاحب کی بندش تحریک تہذیب کی کامیابی ہے۔ اس لئے مرح صاحب کو یہ  
 کہنے کا شوق نہ ہوگا کہ سچا چاہئے کہ وہ شیعوں سے دوستی کرنا چاہتے  
 ہیں یا دشمنی۔ اور وہ شیعوں کو سچا چاہئے کہ جو لوگ ہمیں شیعہ نہ  
 ہیں۔ اور مرح صاحب کو بند کرنے کا شوق نہ ہوگا کہ تحریک تہذیب کو  
 شکست بخشت کہ نہ ہر سن فی الحقیقت سن کے ساتھ دوستی کرنا چاہتے

دینہ ایمان کی غنیمتوں میں کتنی قسمیں ہیں۔ جس کا مقصد جو جس  
 بہت سے جبار کا ہو۔ ہمارے خیال میں اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہے  
 کہ سنی و شیعہ بیک طرفہ مدح و تحسین اور تبرائے حق کو ایک دوسرے  
 پر قرآن کریم سے

بہت سے سنی و شیعہ حضرات اس جدید حل سے متعلق مشغول  
 طلب کر چکے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ اگر ان امور پر گفت و شنید کی جائے  
 تو اس سے خاطر خواہ تجربہ برآمد ہوگا۔ اس لئے یہ مذکور کیا جانے۔ کہ ہم  
 پوری تجویز کو نظر انداز کریں گے۔ دوسرے کے متعلق ہمارے خیال  
 ہے۔ ہر فرقہ کی تصنیف کی (بہت) ایک سادہ کی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ ایک  
 مستقل حقیقت ہونی چاہیے۔ بعد ازاں حقیقت سے سنسنی و شیعہوں کی مقلدیت  
 سے موانعاً احکام جاری کر لینے سے کسی قسم کا فائدہ نہیں مل سکتا۔ ہم  
 اس کو مصلحتاً کر دیتا چاہتے ہیں کہ ہمارے مقصد سنسنی و شیعہوں کی  
 قسم کی پابندی قائم نہ رہے۔

مندرجہ ذیل حضرات نے اس مسئلہ پر دستخط کیے ہیں۔  
 شہناز خان، محمد علی، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما،  
 سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما،  
 سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما، سر سید، مہاتما،

نے کہ جس مسئلہ اس تصدیق ہے کہ اگر مجھے اپنے مصنفانہ پر چھوڑ دیا  
تو وہ ہنسے مسخرے ہو جائیں گے۔ تو اس سے چند سالوں میں  
مسائل کے لئے اثر نہ ہو جائے گی جس کا اثر ہمارے سیاسی مسئلہ  
پر نہ پڑے گا۔

موجودہ اسکیم  
ہم میں سے کئی افراد کو حل میں لکھنا چاہتا تھا

جو اپنے اور فاضلہ دہلوی کے جہالت سے  
پہلی طرح باخبر ہیں حل لکھیں جو اس قسم کی تجویز پیش کی ہے کہ شیعوں  
اور اہل حقین کو سال میں ایک مرتبہ صواب اور تبرا کا اس نامہ میں بطور  
نکاح کی اجازت دی جائے کہ اس سے کسی قسم کا جابجا تاقدام نہ پایا  
جائے بلکہ باقی ہے کہ وہ اپنی کارکن حکومت اس تجویز کی تائید کریں گی۔  
تجویز خود کتنی وکالت ہو رہی ہیں اس کے متعلق آنا کچھ دیتے ہیں کہ اس سے  
لکھنے کے شعبوں اور زمینوں کو سال میں دو مرتبہ فضا کو کدہ کرنے کا مقصد  
جائے گا اس تجویز سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ہمارے مقصد دہلوی جماعتوں  
کی خود دہی کے پیش نظر ایک مستقل سمجھ کرنا ہے۔

تجربہ اور صلاح صحابہ  
ہم امید کرتے ہیں۔ ایک عقل سمجھتہ کی  
اصول میں کئی اس امر کو فراموش نہیں  
کرنے کے کہ کئی مٹی جگہ میں ہلکے طور پر صواب نہیں کی جاتی۔ اور

۱۵۔ چکاپیک بن مرع صاحب صاحبک من قبلک امانت کی بیان کردہ  
 ترمیم کے بعد ہی یہ بتایا کہ وہ کہنے لگے تھے۔ جو میں نے تیرے حق میں  
 تھے وہ میری حکومت کو حیا نہ دے گا تسلیم کرتے کہ تھے لیکن کہتا رہے  
 کیا نہ کوئی حق کہتا ہے ہی تو نہ تھے۔ جن کے ذہن پر ایک دہرہ نہ لگا  
 بیان دینے کا سر قمر ہم پیش کیا گیا۔

پہلے ہی تو اس کے ساتھ سر کے ساتھ حیات لاکر کی تلقین ہو رہی ہو۔  
 میں نے اس کو علم ہی سے اس کا گھر دیا۔ نہ اس کے سامان صاف کیا تھا نہ ہند  
 کو نیکو لایا اس کا سامان بڑا کچھ ہے۔ اس کے سامان اب رعایت کر رہا ہوں  
 اصلاح نہ کرے گا۔ اس کوئی کہتا ہے اس کا گھر اس کا گھر اس کا گھر اس کا گھر  
 ہو سکتا ہے اس کا گھر اس کا گھر اس کا گھر اس کا گھر اس کا گھر  
 ایسی کسی چیز کو قبول نہ کرنا چاہیے۔ اور کسی کے ساتھ نہ رہنا چاہیے  
 بیش کہ کہنے دشمنی یا دشمنی پسندی کا لازم ہے نہ رہنا چاہیے  
 اس کو کہ نہیں کہتا کہ کوئی بات کہہ نہ سکتا نہیں خفا شدہ کی  
 مرے میں کوئی بات نہ سنا رہا ہے۔ دیکھو دیکھو۔ میں نے دیکھی  
 اشعل کی بات ہو۔ اور نہ اعتراض کی۔

ہاں، اگرچہ میں مرع صاحب کے حق کو تو اس کے ساتھ تمام کر چکا  
 سب سے پہلے کہ وہ نہیں گئی ہے۔ تیرا حق کو نہیں ہے۔ میں کہ کوئی چھوڑ



منہم کی مرع کرنے کا نام اور غیر مشہود حق حاصل ہو جائے اور منہم کی  
 کے وسیع ملک میں کوئی گوشہ نہیاد ہو چلیں جس جگہ بدشمن کا مقبرہ  
 کی زمریت حاصل ہو۔

زمیندار کے اس مشکل وقت میں کون سے حصے کے بعد کون شخص یہ کہہ سکتا  
 ہے کہ مرع صحابہ کے حق کو چھوڑ دینا اور کسی صحابہ کا نام انہیں پر ڈالنے کا  
 مطالبہ کرنے والے کسی باطلت سمجھوتے کی دعوت دیتے ہیں۔ زمیندار کے  
 حفظ میں یہ دعوت مجروری و چنڈگی اور بغیر قی بنے حقیقی وعدہ حسن  
 و امروشی کی دعوت ہے۔ یہ جو سہہ سکنہ حیات سے کیا کہیں اور من کے  
 شیعہ اور رشتی باندے سے کیا کہیں اور مولانا ظفر علی خان سے کیا کہیں۔ جو  
 اب ایسی دعوت سنیں کہ وہ سب بے جا دعوت ہیں۔ زمیندار کے لئے یہ دعوت  
 مولانا ظفر علی خان نے جو آج مرع صحابہ کی بندش کے شور سے مسموم  
 رہے ہیں۔ مگر بڑے بڑے کی شامت بن جائیں اپنی ایک نظر مرع صحابہ  
 کے مضمون سے شائع کرائی۔ یہ سب ڈال ہے۔

منہم کے برساتا ہوا برس نہیں سکتا

خود سرور عالم کے جانشینوں پر

خدا کے عرش سے جواز۔ ہی میں ہے دسپہ

بٹا ہونے گئے ہرے ان آفرینوں پر



کنا ہے۔ کوئی جہنم نہیں ہے جس کو چھوڑا جائے۔ مباح صریح صحابہ کا حق یہ کنا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اس طرح باہم بابر کر دینا شیعہ اور سنی تہ کوئی اختلاف پیدا نہیں کر سکتا۔ درمیان کے حق کو چھوڑنے کے متعلق مولا علیؑ کی غلطی کا خیال: حیدرآباد کے متعلق فتاویٰ محمدیہ ۱۲۱ رستمی

میں صحابہ کا حق معلوم کرنے کے لئے جو لوگ پہنچلے اور دماغ کی استعداد اور کمال حاصل کر رہے ہیں۔ حق کا شکر ادا کرنا بے نقصانی ہے۔ لیکن جس حق کا کاش کرنا ہمارا مقصد نہیں ہوتا اس کی ہے۔ کہ وہ حق قابل عمل۔ قابل قبول اور مستقبل کے اعتبار سے ممکن ہو۔ اور اس بات پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ پس تو سب سے آسان حق یہ ہے کہ اس جتنے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اور پھر وہی بے خیرتی کے ساتھ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ کھنڈ کی متعدد صدیوں میں مذہب کا اسلام کی طرح وراثی جوہر و گناہ کی مثبت بستی ہے۔ جو یہ حق کی صداقت و حقیقت کا فعل اور ذمہ شہادت ہیں۔ اور جنہوں نے اسلام کا علم ہمارا ملک عالم میں بند کر دیا تھا۔ لیکن یہ حق کوئی حق نہیں ہے۔ مجبوری سے پہنچا ہوا ہے خیرتی و بے حقیقتی۔ جو حسن فراموشی کی بہترین مثال ہے۔

فقیر درج صحابہ کا دوا اور اچھا حق یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ

مرحبا کے منہ کراٹنے کے وہ پہلے نہیں تو بتائیے حضرت علیؓ کی طرف  
 ہر صاحب کو کہہ دیجئے۔ اور اہل مذہبوں میں کون شامل ہے۔

اس نظم میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مرحبا صاحب کی بندش کا حکم فتویٰ  
 مذہبی ہے، مگر ہے نہ حکومت خرقہ لہاسی کے جنوں کو اپنی ہمتوں میں  
 بھانپنے کے ہے۔ بلکہ ان ذات نے خرقہ خاکی کے جنوں کو  
 زور دیا کہ صاحب کی عزت دی۔ اگر آپ اس کو بھی خرقہ لہاسی کا طوطا  
 کہہ دیا گیا اس کی سیاست کے منہ کا زور کی باتوں کو کوئی کیا سمجھے  
 ان کی بات کی کیا قدر قیمت سمجھے ہیں کسی قسم پر کوئی شک ہے۔ اور  
 چند تضادوں کو مٹانے کے لیے۔ وجہ تفصیل سمجھیں۔

مولا نے اس نظم میں شیعوں کو خطاب کرتے دکھایا کہ

مگر ہم اپنے بزرگوں کا ہم انب سے ہیں

دراخت جاتے ہیں کہیں سانپوں کے سینوں پر

کیا آپ کوئی مولا ہے اپنے چنے کی جہالت کرتا ہے۔ کہ اگر مگر حکومت

نے مرحبا صاحب میں منتیں کر اپنے بزرگوں کا ہم انب سے اپنے کی بیعت

ہوئی۔ قرب شیعوں کے ساتھ آپ کے چنے پر بھی سانپ کہیں اٹلا  
 کہ گئے۔

اس نظم میں یہ شاعر بڑا خاکہ ہے۔

شبید گنج نے جن کو بھا کے رکھا تھا  
 عالم بھی بڑے گئے حکام کی جبینوں پر  
 محرم اپنے بزرگوں کا نام ادب سے لیں  
 قوت جلتے ہیں کیوں سانپ انکے سینہ پر  
 تو کائنات نے انہیں دیئے گلیاں بکھے  
 مریں تو کیا مریں من گھڑی جبینوں پر  
 کشادہ ہو گئیں سب فرنگ کی راہیں  
 نظام عدل نساری کے نکتہ جبینوں پر  
 بت خلاق نوری کھواس میں پنہاں ہیں  
 مری نظر نہ حکومت کی آستینوں پر  
 وفا شمار ہمارا رکش جسٹس ان کی  
 بڑے خدائی کی خاک انکے ان قرینوں پر  
 نہ فیوہ ہند میں جن کا مہانت فی الدین  
 ہمارا من ہے ابن احمق الفریضوں پر  
 ہر نظم ہر خبر کہ کسی جی اور ہر کتاب کہ شائع ہوئی۔ اس نظم میں  
 مرعہ صفا کی بندش کو مہانت فی الدین قرار دیا گیا ہے بعد بدش کا  
 حکم دینے والوں کو احمق مہانت فی الدین کا خطاب دیا گیا ہے۔ اب خود مہانت

۱۲۔ اس طرح صاحب کے جوش کا ذکر آیا۔ آتی ہی گو گفتگو کے بشیر  
 صاحب پر اعتراض کرنا چھوڑ دیں۔ اور صاحب کے نام پر کئی جوش  
 بکھڑے کی خدمت نہ نہ کی۔ اور یہی حال کسی جوش میں وہاں دینی کا دن  
 ہے اس بند جوش نکلے گا۔ اور نکلا۔ با مگر اس میں کچھ شہاد میں صاحب  
 میں کچھ جانیں تو جوش صاحب کا نہ ہوگا۔ سوال صاحب کے جوش  
 کا نہیں بلکہ کسی ایک مقام پر وہ ج صاحب کے بچے کسی وقت یا کسی حال  
 میں کہنے کا ہے۔ اس لئے سر کنندہ حیات۔ دن کے وقت کا میں سر سر  
 خلا استعمال پر مبنی ہے۔

(۱۱) یہ کہ جب اہل میں تیرا کی جائت نہیں جہاں شہد حکومت ہے  
 صہ تیرا کہنے والے کو تیرا تیرا جاتی ہے۔ تو گفتگو کے طعن کو پھینکنا  
 کے دوسرے شیوں کو کرنا تیرا کا حق ہو سکتا ہے۔ جس سے مستعد ہو۔  
 ہر شخص کا سولہ پیدا ہو۔

(۱۲) یہ کہ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ بارہ مقصد نہیں وہ شیعہ نہیں  
 کسی قسم کی پابندیاں عاید کرنا نہیں ہے۔ اس میں بیان کے اخیر میں عقل  
 قرہ بیان کی کل حالت کو منہدم کر دیتا ہے۔ مگر آپ نہیں وہ شیوں پر  
 کسی قسم کی پابندی عاید نہیں کرنا چاہتے تو تیرا سوال کیسے چسکتا  
 ہے۔ اور اس فقرہ کو بیان کے ساتھ چپا کر کہنے کا مقصد اس کے

خدا کے عرش سے جراثیم رہی ہیں پہ دھپے

بٹھا دئے گئے پہ سے سن آفرینوں پر

سونا کھد شلوات کا کیا کہنا۔ کبھی تو یہ شکایت تھی کہ خدا کے

عرش سے پہ دھپے اُٹھتی جو فی آفرینوں پر پہ سے کہیں بٹھا دئے

گئے۔ آپ خود ہی کا گرس لذت سے۔ گریزی حکومت کے افسروں سے

اور خدا اپنے سنی ملائکہ سے یہ فرما رہے ہیں کہ خدا کے عرش سے پہ

دھپے اُٹھنے والی آفرینوں پر پہ سے بٹھا دے۔

ہر مضاف پسند طبیعت خود سمجھ سکتی ہے۔ کہ یہ طائبات کہاں تک

دست میں۔ مد یہ طرز عمل کس طرح قابلِ تائید ہو سکتا ہے۔

(۱۵) یہ کیا گیا ہے کہ۔ ح صحابہ کے جلوس کسی اسلامی ملک میں نہیں

نکلے۔ یہ بھی ایک غلط فہمی میں ڈالنے والا بیان ہے۔ اسلامی ممالک

میں اگر کوئی جلوس نکالا جائے۔ اور اس میں مد صحابہ کے جلے کہہ دیے

جائیں۔ تو کیا کبھی کسی نے انہیں قابلِ اعتراض ٹھہرایا ہے۔ مد صحابہ

کا خاص جلوس کسی ملک میں سٹے نہیں نکلا۔ کہ کسی نے کبھی مد صحابہ

پر پابندی عائد نہیں کی۔ اور اگر کسی جلوس میں مد صحابہ ہو گئی۔ تو

حکومت وقت نے کوئی قرض نہیں کیا۔

برفات اس کے کھنڈوں میں مد صحابہ پر اعتراض نہ ہوا۔ نہ مسلسل ہوتا



ہو سکتا ہو سکتا ہے کہ چلے بیان میں کی ہوئی ہر بات سکندہ کشی  
اختیار کرنے کی راہ بجا لگاتے

۱۰۰۔ بیان میں یہی کہا گیا ہے کہ اس سے چند سالوں بعد یہ من مہر  
کے سالوں میں بددی بنی نامی ہوگی۔

اے کاش کہ گلی بولی میں مسطوطہ کمال و شامہ جہم سے ملاتے وقت  
ہر جملہ زمین کر جانے سے حق بخت خسرت اور بیت المقدس اور دیگر گشتیں  
اسلامی مقامات پر شکر کش کرتے وہ کراتے وقت ہو سکتے حیات اور حق  
کے بقائے کا کہ ایسی بنی نامی کا خوف ہوتا ہے

یہاں یہ لکھا ہی ہے کہ اگر شق مت صلہ کریں تو اس  
سے مسلمان ہو سکتا ہے مالم میں بددی بنی نامی ہوگی؟ کوئی نہیں کہہ  
سکتا کہ ہوگی۔

لیکن شیعہ ترائیوں تو بنی نامی ہوگی یا نہیں؟ کہن ہے جو کہے کہ  
بنی نامی ہوگی

سنئے وہی سن کا یہ فرض تھا کہ وہ بنی نامی کی بات کر رہے تھے۔  
لیکن بنی نامی کا فرض منہ سے کہے باعے یہ جرات نہیں ہوئی کہہ  
جی بات نابل ہوئے۔

۱۰۱۔ جیسے ہے کہ شیعہ کا ہر مطالبہ تھا کہ ہمیں صلہ کا

ہیں۔ لیکن یہ سکنہ حیات نمونہ کے ساتھ ہی نہیں خند سوشلزم کے  
انہیں تو خوب قبضہ لگائے۔

اس بیان کا نتیجہ ہوا ہے کہ شیعیان کھنڈ میں کام کر سنبھالنے  
سے تنگ ہو چکے۔ اس کے مقابلہ کی سہولت نہ ہو نہ نیت ہدف کی  
شیعہ مکتبہ نے سنبھالا۔ لہذا یہ سہولت نہیں ملے۔ جو وہ غرض پہلے وہ  
سہولت ملی تھی۔ نہیں کیا ہے۔ اور وہ اس کی مثالیں نہیں دے سکتا  
تھو کہ ہزاروں کو گنبد شریف مقبرہ ہونے کو یا تین تھو کہ ہزاروں کو  
کا گرائی میں چلا دیا ہے۔ تاکہ وہ جو مذہب و فہم ہے اٹھ جائے۔  
اور اگر سکنہ حیات اور سہولت حق کی حقیقت شیعہ کے دست  
سوتے تو وہ شیعیان کھنڈ کے اس مطالبہ کو پہنچا سکیں۔ تو پورا کرتے  
کہ پہلے وہ سنبھالیں۔ لیکن کا ایک ایک ذریعہ لیا ہوا ہے۔ نہ پہنچا  
سہولت شیعہ دیریں کا آخر کرتے۔ وہ شیعیان کھنڈ سے کہتے۔ کہ  
ہم نے تو قتلے بھائیوں کو قید بنا دیا۔ لہذا وہ کی عزت بڑھائی کی۔ اب  
ہم نہیں پہنچا دیا۔ کہ عزت بڑھائی کا سہولت ہے۔ تاکہ ہمیں اسکا  
دلیل ہو کہیں تو مجھے یہ ہے۔ کہ شیعیان کھنڈ کی عزت بڑھائی  
جائی۔ لیکن وہ قاتل و قاتلہ کو قتل نہیں دیا۔ لہذا ان کے صہلے نہ  
باجل ہو گئے۔ کہ چاہتے ہیں وہ پیشہ و مشال ہو سکیں۔



اس نے مسلم لیگی خاتونیں بڑھ کر مرقسکی تلاش میں نیچے کہہ چکا تھا جس مع  
 صحابہ نہ ہمت نہ دے سکی تو فرمایا اس پر پورے دل کر دی جانے کی اور تمام  
 سینما ہند میں اس کو بدنام کیا جانے لگا اور اس کو اس طرح شکست دینے  
 کا انتظام کر دئے گئے تھے۔

جب کانگریس وہاں پہنچ کر وہاں پہنچی تھی۔ اس نے مع صحابہ کی  
 ہمت شخص کو کھانے کے لئے دے کر اپنے خمن تدبیر کا ثبوت دیا۔ اور  
 سینما کو اس بات پر رضامند کر لیا۔ اور شیعوں کو منائے کی گئی کو شہر  
 کی لیکن شیعوں کے عیار و استوں سے ان کو اس بہتوں میں کو قبول نہ کرنے  
 دیا تو ان مسلم لیگی اکابر نے شخص کانگریس اور اور کو بدنام کرنے کے لئے یہ  
 طرح چھوڑا کہ کانگریسی حکومت سینما اور شیعوں کو آپس میں لڑائی کر  
 اور اور ایک فساد پیدا کر دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص مسلم لیگی لیڈر اور اور خدات کی ابتدا  
 بد مذہبی ہے جن کو بہت سا اثر تھا۔ قبل انہیں قارئین کے سامنے پیش  
 کر چکا ہوں۔

ابھر سکند جیت اور ان کے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم کو ایک بڑا  
 چلتی رہے۔ جنہاں شیعوں کے اور کانگریس کو بدنام کر کے کام کر دینے  
 اس طرح اپنا کام نکال سکیں گے کہ کانگریس بھی مرے اور شیعوں بھی



کتاب۔

اب میں اس بیان پر مزہ بکھڑا کر تک کہ پھر شیروں سے یہ کہنا  
 چاہتا ہوں کہ اگر قبیلے نے ترکیب بترتیب سے قیام حاصل کر لی تو کیا وہ  
 ہندوستان کی سیاست اور معاشرت اور اقتصادیات میں ترقی کر سکتی  
 ہے؟

مجھے تو یہ یاد ہے کہ میں ۱۹۲۰ء میں لاہور میں مقیم تھا اور اس وقت لاہور  
 میں کلرک بھٹنا احمد صاحب کا قصبہ تھے، ان سے قیام حاصل کیا کہ  
 میں وہ قصبہ چلی۔ دس گھنٹہ دور وہ تھا۔ سیلوں میں ہوا کا جیو آگیا  
 تھا۔ گریا بھی سے جگہ ان گھر تھے۔ کہ اب پچھلے کی طرح انتخابات میں  
 کامیاب ہو سکتے ہیں اس لئے ہوا کا دھواں انتخاب کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

کیا خود اگلے انتخابات میں پیروز ہوگا؟

شیروں کو انتخابات اور مائستری میں جو مروجہ تہذیب حاصل ہے  
 ان کی آجاری کے لئے سے کہیں زیادہ ہے۔ پنجاب میں اب بھی کے گا  
 سے حق پیش نہیں کر لیں شیروں کو لیں گی۔ لیکن اس وقت میں کے  
 ہاں ہے کم نشستیں ہیں۔ جہاں سے وہ لیں گے۔ لیکن اس وقت میں کے  
 ہاں نشستیں کے لئے ہیں۔

# باب یازم

## خاتمہ

سب کثرت ہمارے جہان ہے کہ پانچویں آدمی کے ساتھ  
 سب سے بندہ سب میں حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ  
 کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں کہ کسی قدر یا ایک مقام پہنچ کر ہر  
 آدمی کے کلمات کہیں۔

سرکنہ حیات پر سر فضل الحق و بات کا اثر قیامت سے منہ  
 چاہتے ہیں۔ یہ ہے کہ کھنڈر میں جس جگہ ایک آدمی کی جانیت  
 بھی شروع کر دی جائے۔ اگر کاغذیں، مائے اطمینان، قرآن اپنے  
 بڑے ہوشیاران کی ہفتہ دہائی میں آج کے ایک آدمی  
 سودا ہی ہے جو علم اور فنی اکیسیت کا سرمایہ دار ہے۔ یہ صاحب  
 کی اصل پر بندش کر کے ہستی پر کئی کئی سوالات کو گناہ کی کہہ  
 یہاں تک کہ عید منشا غنم، کو غنم کی یہاں تک کہ عید منشا  
 اگر سر فضل حق، سرکنہ حیات خاتمہ غنم نہ بکال ہوگی  
 یہ صاحب کو جو کلام سے ہیں، تو حق ہے، کچھ کہہ سکتے ہیں کہ اس

لپٹے جانے والے قربان کر سیکے شیعروں سے نہایت سے غور و نامہ شکر کر  
 طرح پہنہ دتا کہ وہ کاٹا ہے اس کا ہنسنا بہت مشکل ہو گا۔  
 معاشرتی نقطہ نظر سے یہی شیعہ شیخ تھامس کہ سترہ سو سیکس کے  
 اقتصادی بحالی کے نو کھنڈ میں تصدیق کی چند ادا کیں کھلی ہیں لیکن تمام  
 کہ چار سالہ سبب ہو گا۔ ہسٹور ہوا کہ کسی اکثریت کو خدا مانیں دین  
 احمد پر طویل بحث کی ضرورت نہیں۔ ابتدائی گردش کرنا کافی ہے کہ غریب  
 شیعوں کی بددی کے مسائل میں سے ماہیت ہیں۔ امیر شیعہ اور کھنڈ کے  
 بہت سے فرقے خود کھنڈ کے محتاج نہیں۔ ان کی روزیہ اور کوئی مذ  
 شیعہ کھنڈ لیکن غریب شیعہ کھنڈ میں ملوک المل ہے۔ یہ ہیں۔ انہیں کھنڈ  
 شیعہ زمینوں کی مدد نہ کر سکیں گے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو ان میں چور کر  
 غریب اور یا تو کھنڈ کا۔ یہی اہمیت نہایت سے حقہ شیعہ ہو گی۔

کہ عاقبت جبریل علیہ السلام پہنچے کہ کہ فقہ حضرات میں سے کوئی نہیں  
 سے سزا تمام ہوئے سزاوار کو تلو کا نعلی ہے  
 ہم کو حقیقت سزا کی محنتی ہے تلو کو خواہش پر آہیں سے  
 جبراک اذہنیت کے تنک کے کاملاً کٹا ہے گا۔

اگرچہ بہت سے شیعوں نے بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شک کیا  
 ان میں سے اکثر مملکت سے دور تھے یا کسی حدت سے شیعہ مملکت  
 صحافت میں اندھ نظار پانچنے کا شکار ہوئے ہیں یہ بھی شیعہ کی  
 کافی تعداد اس تمام بڑا بڑی کے قلعے سے خارج وہ اس کے غرض سے  
 اگر گھسنا تو یہ ہیں گھسنا کے بتوان شیعوں کی سب سے بڑی کوتاہی کہ وہ  
 شیعوں کی زندگی کو بھتی ہو سکتی وہ خود شیعیان ہند کے اندھ و متعلق  
 جماعتیں ہو جائیں گی جن میں سے ایک بڑا بڑی کی مادی ہوگی۔ یہ  
 دوسری ایک سخت طاقت اور دوسری طاقت یہ ہندو ترقی کی سب سے  
 اندھ ہندو طاقت کہ وہ ہندی جماعتیں بننے کو شیعوں کی کمی کو بڑا ہونے  
 کے لئے بھی بڑا بڑی کے قلعے کوئی ختم کرنے کی طاقت ہے۔  
 جہاں تک مسیحیت کا معاملہ ہے یہ گھسنا کے متعلق ہے جو  
 کرچا ہیں کہ شیعہ نے اپنی مسیح کو خود کو گھسنا سے بہت  
 ایک بات جو شیعوں کی طرف سے کہی جاتی ہے وہ ہے کہ مسیح

صوبہ راجستھان میں مقیم رہیں۔

ہائی مائینڈ کا کام ہے۔ وہیں ہی پر فخر نہ ہوا۔ اس کیلئے کریں کہ ہر  
 تجربہ ہوا کہ ہندوستان کے ہر صوبہ میں حکومت ہوگی۔ حکومت ہندوستان  
 حکومت ہندوستان سے لینا ہر قوم کو چاہیے کہ اس کا سب سے پہلی باب  
 اپنی اپنی قوم سے ہے۔ بیان کریں کہ اگر جہاں کا نام حکومت ہے اس کے  
 اس کی قوت کریں کہ ہندوستان ہندی ہندوستان کے ہر اس صوبہ اس کی  
 حکومت ہندوستان کی بنیاد اس مقصد ہے۔ تو یہ مقصد ہرگز حاصل نہیں ہو  
 سکتا۔ اس لئے ہر عمل خود شعور کے لئے ہندوستان ہوگا۔

میں دیکھ کر خیال ہے کہ ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان  
 کی سرحدی سرحد کے لئے ہندوستان کے لئے ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان  
 ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان

ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان  
 ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان کے لئے ہندوستان ہے۔ ہندوستان





کے ہمہ پہنہ نصابیت نہیں، اسلام نے خود شیعوں کے خلاف فقرے کہے  
جاتے ہیں۔ نہ تیسری کتب، نہ کماہی ہیں نہ صد چھ صد ہرود اس کی  
تائید ہے۔

ہم اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ مرصعہ صاحب سکھنے میں قسماً  
دلیست نہ ہو۔ نہ کوئی حفاظ ایسے استعمال کئے جائیں جو شیعوں کے لئے  
قبول قراض یا باہت اشتغال ہوں جو کوئی ایسا کرے اسے سخت سو  
سخت نہ لودوائے کو تم تیار ہیں اور اس کے لئے قانون موجود کو کریم  
کے بھی قادی میں اور ایسی ترسیم منظور کرانی جاسکتی ہے۔

مرصعہ صاحب کے جہوں میں کچھ بھی ہے احتیاط کی گئی ہے کہ وہ شیعوں  
کے کہوں سے بگڑے نہ ممکن احتیاط برقی جاہلی ہے اور برقی جاسکتی  
ہے۔

۱۲: وسیع الاصل کی تاریخ اگرچہ اس نے کانیاں ہو قس بارے میں  
بھی ترسیم کی گنجائش ہے۔ غرض ہر بات کے متعلق ترسیم کی گنجائش ہے۔ بین  
اس ہاتھ پر ہند کرنا کہ سال میں ایک اور بھی کسی مجلس میں مرصعہ صاحب کا  
ناکب نہ آنے نہ خود شیعوں کے لئے مفید ہے۔ لہذا یہ مفاد اسلامی  
کے لئے۔

اگر میری بات غلط ہے نہ سرگزند حیات نہ فن کے رفقاء کی

یعنی اگر بعضی ملک پیشینہ پر مشکلات کی نثری ترقی میں کے ہوتے  
کئی دیگر ممالک کی حالت : کے

میں نے اس بار پہلے ہی علی کا حق بشیر لکھ دیا تھا۔ وہ عوام کی  
منت فائدہ پہنچانے کے لیے اس محنت لکھ کر آیا ہے۔

مجلس اوارک شعیوں سے کوئی بغاوت نہیں ہے اس سے متعلقہ  
 میں سے کوئی شہداء و اہلدار کے جوس پر حکام کے علی و اس کے احکامات  
 سے کوئی کاشتہ نہ ہو مقرر کیا نہ علی نہ احمد نہ حضرت احمد سے علی سے  
 کا عقد یا میر کا تہہ۔۔۔ بڑا کہوں سل کی انگلیش کو وہ اس خاندان کا  
 جوس و انیس کے بغیر نکلا ہے۔ کوئی شخص اس سے متعلق نہیں ا  
 حجاز و اہل میں کسی و سل ہوئے نہ اہلدار کے جو تہہ غیر معلوم  
 کی طرف سے اس شخص پر اس شخص پر نہ کیا گیا بلکہ مجلس اس کے خلاف  
 نہ غیر مقامی موتہ کا کہوں نے شعیوں کا ساتھ دیا حتی کہ جوس کی اہانت

[illegible]

کڑے ہیں چنانچہ کن حضرت نے تقریری استمداد کیا ہیں حضرت میں سے  
 ابو صاحب سلیم پڑا نہ سید علی البیسر کے ہم قابل نہ کریں  
 ابو صاحب سلیم پڑا نہ صاحب جس کا صاحب پڑے۔ یہ مسلم ایک کاٹ  
 پکڑے تھے۔ امداد اخروی کی کچھ قدری خدمت میں ان کی کیمیت سے  
 کام کرتے تھے۔

سید علی البیسر صاحب علم کو خود دش خیال کرتے ہر علم و علم کے  
 حلقہ میں چلنے لگتے تھے۔ اور امداد کے فہم کن اور فہم کا جو صاحب  
 میں قیادت کاٹ کے پڑے تھے سید صاحب کل وہ پکڑا کرتے رہے۔ فہم  
 لوگوں سے یہ کہتے رہے کہ ہم نے مد صاحب کی خاطر قیادت کاٹ ہے۔ لیکن  
 ہم اس وقت مد صاحب کی جنگ لڑ رہے ہیں شیروں کے فطرت کاٹلی  
 جنگ میں اس قیادت کو استعمال نہیں کرنا چاہتے تاکہ مجلس اور مد پڑنا  
 نہ آئے۔ کہ وہ مد صاحب کی فکر کے حسن شیروں کو سیاسی نقصان پہنچانے  
 کے لئے کارہ ہیں۔

میرزا ابو جعفر خان حبیب الرحمن خان کالی کے انگریزوں سے ہٹا۔ مد سر  
 میرزا کو حکومت دینی کہ تاکہ سید علی البیسر صاحب کا پکڑنا کا ہانے  
 مجلس اور کے کارکنوں کی اصلاح کا بہت اچھا اثر تھا۔ لیکن سید صاحب  
 محض میں مجلس کے فرق سے شکست کھانے حکومت کا سہم مد صاحب

میں نے اپنی اس تقریر میں یہ بھی لکھا کہ ۱۹۵۷ء میں  
 کی گئی۔ بیان کیا تھا کہ ایک کتاب ۱۹۵۶ء میں بھی چند سال پہلے  
 ایک بے وفائی کے ایک نئی شکل میں تفسیر کی گئی۔

سید محمد حسین صاحب تہذیب و تاریخ نے کتابچے لکھ کر  
 اندھا کہا کہ اس کتاب کے تو ہر سرفراز و شہسوار کو اپنا نقل رکھ لینا ہے  
 تو میں صاحب کی جگہ اس سرفراز نے صدمہ کیا جا رہا ہے اس کتاب کا  
 جرم ہیچ نہ کہنے والا وہی مدت کے بعد وہی ہو گیا۔

نہیں ملے جسے میں کہا تھا کہ سرکنڈہ جات... ان کے بھائیوں  
کے محل کے کس توڑنے کے واسطے انھوں نے یہ بھی کیا تو کیسے کہ وہاں کے  
محل کو توڑ دیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ شیروں کے محل عام کی صورت  
میں پیدا ہو سکتا ہے۔

مرکز انقلاب کو سب سے پہلے پیش کیا۔ انہیں حضرت امام  
شہیدؑ کی بیعت کے روزناموں پر فخریہ کلمے کی کاپیاں بھیج گئیں۔

نہیں کرتے وہ اس بہتت کی بھی ایک جماعت ذوالفلاح ائمہ تعزیر کے  
 صلیح اعتراض کرتی ہے ائمہ جب تک عیسائی حضرت مسیح مصلیٰ کے مقابلے  
 میں مجاہدانہ کی راہ کی تائید نہیں کرتے مجاہدانہ کی راہ کی تائید  
 کرنے سے قاصر ہے۔ نیز کہ جب وہ سنیں کے ساتھ دوا داری کا سلوک  
 نہیں کر سکتے اذانی مل جاتے ہیں تو مجلس اہل ایمان کی ہر لڑائی کو اپنے  
 سینے کے لئے کیے تیار ہو سکتی ہے۔

میں غلط ہے کہ اس کا کہنے وہ ذرا شایع کرے گا اور غصہ ادا ہو جائے گا  
 اسے اسلام کے اہل روایات سے کوئی علاقہ نہیں، غلبہ ہے کہ  
 یہ اہل کلام سے جو شیعوں نے سنتوں کو ٹاک کر اپنا مطلب پھیلانا  
 چاہتے ہیں اور ٹپاک کتب کے متعلق کہ کہا جاتا ہے کہ میں چاہتا ہوں  
بہتر اس میں کہ کوئی جہلی ایک کتاب ایک حق پرست علیہ السلام  
نے لکھی تھی جو حضرت غناشہ پرہی لکھتے ہیں قلہ نہ حکم مطلقاً  
 کہ ہم کرمی سے مزین تھے اس میں صحابہ کرم شیخ تھے جنہم کے حقوق  
 صدمہ ٹپاک لانا کا متعلق لکھنے سے نہیں جہتے اس کا کیا فوہ کتاب  
 کی شامت اور حضرت لکھتے ہیں کہ نہایت ہی کامل قرآن نہیں دیا کہ  
 اس نہ پر پرین نہ حکومت اور نہ وقت بہت سے ملے کہ کم نہیں رہی  
 نفاذ دینا جانتی ہے کہ حضرت کہتے ہیں کہ میں نے شیخ شریانی سے کہا کہ  
 کہیں میں غرضت پر مل کر دیا ہے۔

اس سے ضمنی ہے کہ ایشان شیخ مولیٰ ہیں کہ ہیں۔  
 وہ کہہ دیا انقلاب سے بہت تعلیم ہوئی کہ نہ کتاب ہم گشت  
 کے لئے نہ وہ ہے جس کی غرض وہ ہیں کہ یہ وہی کا کچھ ہے  
 ۱۷۔ یہ کہ غلبہ ہے کہ ہاں کلام سے جو شیعوں نے سیکل کو روکنا  
 اپنا مطلب دینا چاہتے ہیں۔

مقصود نہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جبر پر شیعوں سے من مہلک انتساب  
 ائمہ ان کی مختلف تفسیریں بطوری کا خاصہ و حلی تفسیر ہے۔ یہ خود ان کی  
 کاہل پگھلاؤ کے ذریعہ ان کے مختلف ذہن نے اپنے لئے سوچا جو بعد ازاں  
 کو خوش نہ رہے۔ اے یحییٰ ظالم کو خدا کہہ اپنی ہمت چٹائیں۔ ہمارے لئے  
 لوگوں کو تیار از اہل بیت علیہم السلام ہے۔ ائمہ ان کی عمر اس سہلی آمد قسم  
 طرزی میں گزری ہے۔ فاسد ہیں۔ اس لئے بھگن سے نڈا رہیں نہیں  
 بول رہے ہیں۔

مگر ان کے جرنیہ افلاس کے میرے ضد شے کی تائید کر دی۔ انہوں نے  
 بھگت و عتدی کہ میں اس کتاب کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکا تھا  
 کہنا ہے کہ میں نے اس کتاب کو ایک سو کتب کا ذکر بھی کر دیا  
 ہے کہ ان کے واصل یعنی ان کا ارشاد ان کتاب صرف وہ ہے جو ان کی  
 میں سب نزل ہے۔

مولوی صاحب نے ایک کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے جس کے متعلق  
 میں کیا گیا ہے کہ نہ دستان سے اور ایک کتاب میں ہے کہ اس کی  
 گھر میں تحمیل یعنی اس کے برسر پر شیعی حضرات کو تو بنی صاحب کی وجہ سے  
 واجب حق نہ تھا کیا ہے۔

میں نہیں جانتے کہ یہ کتاب کس نے شیعہ کی، کہیں شیعہ ہوئی،

۱۰۰ کہیں تو یہ قیاس کر سکتا ہوں کہ قندہ ست شیر مانتا ہو  
 کتاب کی شیعہ کا یہ بتاؤ کہ ایسی ہندو متی نہیں ہو کہ اس سے جو  
 انتہا کو اس حد تک بدل کر کے نئے منزل پر پہنچا دے جو اصل میں  
 خدا شہید اگر کتاب کے مقصد کے ساتھ تھا کہ وہ اس کا ہی جو اصل میں  
 امید کن ہیں کہ وہ انتہا کو اس حد تک بدل کر کے نئے منزل پر پہنچا دے  
 کہ اس فریاد کا انداز میں ہی اپنے اندر وہ طعنہ سمجھتے ہوئے ہیں۔

جب سن تمام باتوں کے ساتھ ان حقائق کو بھی دیکھا ہے تو میں  
 نے غلام نہیں کئے تھے۔ تو میں نے حلقہ میں انتہا کے سر کنندہ جو  
 کئے ہیں ہوتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ: "تو میں نے اس کتاب کے حلقہ میں  
 رعایت ہو کم کا استدہان کر دیا تو میں نے اس کتاب کو قبل کرتا ہوں۔" اور  
 ان حلقہ میں یہ بتاؤ کہ اس کتاب کو قبل کرتا ہوں۔ اور یہ بتاؤ کہ  
 جسے میں نے غلام کیا تھا۔ اور اس کے سر کنندہ جو حلقہ میں اس کتاب  
 پسند تھے۔ وہ حلقہ میں ہیں۔

۱۰۱ کہ کتاب ہندو متی ہے وہ میں ہی ہوں اور یہ بتاؤ کہ  
 اس کتاب کے حلقہ میں ہیں۔ اور یہ بتاؤ کہ  
 ۱۰۲ کہ وہ کتاب میں ہی کتاب ہندو متی ہیں۔ اور یہ بتاؤ کہ



۱۴۔ کہ اسی فلسفہ میں منشا کی ایک کتاب کی شاعت ہوئی جس کی حقیقی مہارت کے لئے یہ انقلاب خود کجکلاموں کو دوسرے نہیں گمانے کو حق کے نام سے کتاب کو مروج کیا گیا ہے۔

۱۵۔ امر قابلِ حیرت ہے کہ آج سے تیس چار سال قبل یہ من میں تو سخیل کے خلاف کتاب شائع ہوئی تھی وہاں کوئی ایسا حق پرست شیعہ موجود تھا جو غالباً ہندو مت کی توجہ اور وہاں کی حکومت کا کام نہ کرتا ہوگا بلکہ کسی غیر حکومت کا حامی ہوگا۔ اور وہ سیاست میں ایسا نقطہ ملحوظ کرتا ہوگا جو بعد یہ انقلاب کے نقطہ نگاہ سے طاقتور تھا۔ اور وہ حق پرست شیعہ دوست کہہ کر کا حق نہ ہوتا۔

۱۶۔ کہ کس قدر حق پرست شیعہ دوست کی قہر تھی یہ مناسب تھا کہ اس کتاب کو جو ایمن میں شائع ہوا تھا اس میں نہ صرف مذہبی و فرائض کے متعلق مدد ہو نہ پاک دفعہ مستحق کے لئے تھے یہ من انقلاب کی قاضی خاطر کے لئے۔ اسلئے کہ صرف اس امید پر کہ اس کتاب کے پڑھنے سے ان کا ہوا ہوگا۔

۱۷۔ کہ پتہ بہت کہ یہ کتاب بھیجے وقت حق پرست شیعہ دوست نے حضرت ہندو مت کو کا تقریر کیا: اپنی بیضا میں تشریف اس قدر حق خاطر کی حقیقت سے بے نیاز۔ قیامت ہو جاتی۔

خجہ اور فغانس نے کہیں نہ مل سکیں میں میرا ہاتھ  
 جے ہوں گے۔

اس کے ساتھ کہ یہ فقیرانہ کلمہ پڑھ کر یا ہونے کے فہم  
 کہ یا فید کا کام ہے شیروں کے سینوں کو لگا پناہ طلبہ کی ہاتھ  
 ہیں۔ تو اسی وقت کی تائید ہوتی ہے۔ بریں مرض لگا ہوں نہ میں ہوں  
 انتقام سیخ یا برستہ شہر شیروں کے قتل و ام کی تباہی ہوتی ہے  
 وہ چیز جو خفاستون میں شیروں کو جب انکس بندے کے بھی جاتی تھی  
 جب اس پر کلاں سبہ لگتی ہے۔ ہزار ہوں سے ہزار ہوں کے  
 صاف کے نقد شیروں پر زور دین کے قہر بتا ہوا بندہ کہ لکھنوی  
 کہ ہم کو فغانس کی فریقہ پناہ لے کر پاتے ہیں شیروں کو تباہ کرنے  
 کھلے بھٹکے تیار نہیں تو ہم کہہ گئے

کیا فی محنت کا چیز شیروں کے قتل و ام کی تباہی ہوگا  
 اہل خانہ کی خدمت نہیں انتقام کی خدمت کی خدمت  
 معین سے ہے پانی سے۔ حال میں کی شامت میں ہی ہوتی ہے  
 پانچوں سے خبر دینی ہے کہ کھانا شیروں کی جھٹکا کا شرم کا کھانا  
 تھل پٹ

آئندہ وقت شیروں کے سینوں میں ایک طرح کی گھنٹہ

ہمیں یہ کتاب کہ جس کی شاعت کا کل کے نام سے ہمیں ہندوستان  
میں پہنچنا نہ کی غرض سے ہر جگہ اس کی شاعت کے لئے ایک ایک  
کڑی لکھ رہے ہیں۔ غرضی نام نہ ہو گی ہالی ہے نہ اس ملک میں  
کون سے ہیں۔ جن کو ہمیں کے فہم ہر کا نام مقصود ہے۔

۱۳۱۔ یہ کہ ملک کی کل سے ہمیں آئی۔ اس کا نام ہے ایک ایک  
کلی شاعت خود کے حق کے نام میں ہر جگہ حیات کے لئے  
فہم نام کہ ہے ہیں۔ میں ہر شاعت خود اگر کسی سے حق کئے وہاں  
فہم نام کہ ہے ہیں۔ میں ہر شاعت خود اگر کسی سے حق کئے وہاں

۱۳۲۔ یہ کہ اس کتاب کو ہمیں ہر جگہ کی غرض سے ہر جگہ  
کسی شاعت سے کہہ کر ملک افغانستان میں تقسیم کیا جائے۔

۱۳۳۔ یہ کہ حقیقت میں ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
اس کا نام ہے ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
کے ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ

۱۳۴۔ یہ کہ افغانستان میں کتاب تقسیم ہر جگہ ہر جگہ  
کے ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ

نکستہ اور قیوم کائنات کے اس موقع پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا پیغمبر مقرر کیا ہے اور ان کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ ان کو اپنا پیغمبر مقرر کیا ہے اور ان کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ ان کو اپنا پیغمبر مقرر کیا ہے اور ان کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔

[illegible]

ایک قدم تک نہیں آسوم، وگاہ کہہ کر ان کی طرف بھی قدم نہ  
رہی ہے نہ اُور سے بھی شیعوں کو کہنے پہنچانے کی تیار ہیں۔ یہ کوئی  
سے یہ سب ملہ جو پستان اور افراتفری میں چپے گا۔ اور حیدر علی نظام  
وگا۔ نہ وہ کتاب جو شائع ہوئی اب اپنے جہ سے کھٹنگی۔

موجودہ وقت انسانی شیعوں کا مادہ ہے۔ مسلمانانہ عقائد سے  
کوئی چیز کی آمد نہیں ہوتی۔ جب تو مل ہوگا تو اگر شیعوں کا مادہ سے  
کی لگا کر دیران میں پہنچے گی۔ انہوں نے اتفاق کا بدلہ ہم کی لگا  
ہر سکتے ہیں۔ کہ ایک وقت میں ان تمام عقائد میں اتنا فرق ہے

موجودہ اچاندہ نئی پٹا چند پر عمل کریں گے:-

پٹا ۱۰۔ جولائی۔ پٹا چند سے پہلے قبائلی علاقوں کے شیعوں کو  
 سفید میں شہیدوں کے شعلہ جلا میں موصول ہوئی تھی۔ اس نسل کی  
 وہ کھنڈہ بتلائی گئی تھی جس کے شعلہ جلا میں کیا جاتا ہے کہ مقابلہ میں  
 لے آئے ہیں۔ انہیں پختہ ہو کر یہاں شعلہ جلا میں لگائی گئی تھی۔  
 جتنے پٹے لگائے گئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیعوں اور سنی ایک دوسرے پر  
 چندوں کے لگائے گئے ہیں۔ یہ صورت حالات پیدا ہوئے کہ  
 وقت مل رہا ہے۔

واقعہ یہ کہ آج سے پہلے اس صورت میں شہید ہو گیا تھا۔  
 جس میں ہیشمار جانیں تلف ہوئی تھیں اور گزشتہ امتوں شیعوں کی تعلقات  
 کو ٹھیکہ کرتے ہوئے موجودہ صورت حالات کو شہید یہ خیال کیا جاتا ہے  
 معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سنیوں نے گورنر کے ہم ایک یہاں واقعہ بھی  
 ہے۔ جس میں اطلاع کی ہے کہ شیعوں نے ہتھیار رکھ دیں۔ ان کے خلاف  
 شہید انتقامی کارروائی کی گئی۔ ان کے خلاف اطلاع منسلک ہے کہ پہلے وقت  
 میں قبائلی سنیوں نے تہہ بہ تہہ ہونے کی صورت میں پٹا چند پر عمل کرنے  
 کی ہنگامی دی ہے۔

بڑے ایک سنی گورنر سرحد ۱۵۔ جولائی کو پٹا چند پر پٹوں کے اندر پہنچا

کے آواز کی کہ ہے لیکن آواز تینوں میں سے شیون کی بڑی کافی ہے، یہ صحت  
اکثریت اور آواز میں وہ اختلافات ہیں جو قابلِ تہ کیلئے۔

کیا آپ کو سیاست و معاہدہ سمجھتا ہے؟ ہرگز خاموشی سے صبر کرتے کر  
سکتے ہیں۔ خصوصاً مناجات پر ہرگز غور نہیں کرتے۔ ہرگز بھی ساتھ نہیں  
ہیں۔ اور مصر کی شہنشاہی کا کھانا ان دنوں کے دیکھتے ہیں۔

مگر اس پر بھی میرا عقوبت کے ہاں میں بہت دیکھتے ہیں۔ کیا قصور  
نہیں ہے ان واقعات کی بنا پر ہمیں اس کتاب میں بیان کیا چکا  
ہیں۔ جو ترجمان کیا۔ وہ میں نے بیان کر دیا ہے جسے بدلہ ملے  
وہ جو مناسب ہیں، یہ کیسے ہے۔

میں آج شہر بلاغت است، جو ختم ہو گیا  
تو خواہ از ختم ہند کیسے رہا، حال ہا

کا کھڑکرم ہوا۔ وہ دونوں محرمین غلوہ میں بیٹھا تھا۔ یہی ایک عراقی  
 میں بھی گئے۔ آدھ شیعہ دینی دست و گریباں ہیں ترکہ قبیلہ میں حکومت  
 ترکی کھنڈے میں شیعہ مدنی تہذیب۔ وہ بھی شیعہ ایک غلوہ نہ  
 نہ کیے۔

سب سے زیادہ ہنس چٹھس نہ کھینے مگر کھسکی گل سر ہوا کندہ کے  
 غنیمت اس کے لئے چٹکائی کا کادہ سے کتی ہے تو غنیمت میں جو چہ تن  
 اس غلوہ عراقی میں ایک غلوہ نہیں رہے۔

کوئی کیسٹا کہ بت کو یہاں تک پہنچانے کی ضرورت کیا ہے۔ میں  
 کبر جلا کہ تہذیب و مذہب ہر گیارہ یا نہ میں بکتا ہوں کہ گوشت پانی ہے میں  
 میں ایران ترکی عراق غنیمت کی اس میں سلطانوں سے باہم اختلاف  
 عمل کی کویش کی افغانستان میں ایران کی حکومت میں سرحد کے متعلق  
 باہم تنازعہ تھا وہ انہوں نے اسے حکومت ترکی کو شرف و ان کو ختم کر لیا۔  
 ایران کہہ ان کا سرحد کے ہمسایہ میں مجبور تھا۔ یہ معاملہ جس اقام  
 کھسکی چکے تھے۔ لیکن وہ ان کا میں لئے گئے اور ایران کہ عراق کا تنازعہ  
 کھسکی کی تالی سے بھی مسئلہ سے طے ہو گیا۔ برسوں کی کشمکش کے بعد مسئلہ  
 سکا ہو کے مذہبی آج سے دو سال قبل ان پہلوں حکومتوں سے اختلاف  
 و کثرت کے نتیجہ میں حکومت کھسکی میں ہمارے میں سے ترکہ میں کھسکی

بجائے۔ یہ قتلِ عمد ہے کہ حکومت پنڈپ کے سچل کے سکندری  
 دور میں دکان کے ہم لے کر ہمارے لے کر جگہ ختم۔ بتا کر فن کے قتل کا  
 اعلان کیا ہوتا ہے۔ سندھ سکریٹریز جگہ بندہ رہا۔ میں کہ اس کام کے لئے  
 تیار کیا جائے گا۔ اعلان ہو۔ باجے میں چھپتی قتل کی کسی خبر کے  
 حقت کوئی کارہ۔ دل کر ہمارے نہیں کہا ہوتا۔ روزست پنڈپ کر  
 اس طرح کسی ریب کو سفر سستی سے لیتا ہوا کر کے کو غرض ہے  
 تو یہ خبریں اسے مہلک ہو۔ دھوکہ دہا میں کو قتل و است پنڈپ  
 کی دنیا میں اسے کھینچ کر لیا۔ جگہ نہیں اس طرح سے قتل کر کے جس  
 طرح میں سکندری کے دور میں سکریٹریز کے ۲۱ کی حقت کی بات کو کرنا  
 کہ دنیا میں اسے سکریٹریز کی بات

اس جیسے کے سکریٹریز کی اسے اعلیٰ اعلان میں کر دینا کالی ہو گا۔  
 اعلان پنڈپ اس طرح سے۔ جن سکریٹریز میں ہیں مفقود

ہے۔

تو قتل جگہ میں سکریٹریز کے سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز  
 قتل کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز  
 سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز  
 سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز میں سکریٹریز کے سکریٹریز



# باب سیزدہم !

## خاکسری فتنہ

ترکیہ کے حقوق مجھے اب پختہ ہو چکے ہیں۔ اس وقت فرصت نہیں ملتی کہ ضمنی چیز پیدا کی جا رہی ہے۔ جس کو ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مذمت سے خاکسری فتنہ: کہ بلن ستر عنایت اللہ مشرقی اس سوال کے حقوق لکھ چکے ہیں۔ مذمت سے مذمت کی حالت میں کہ فتنہ ہے۔ اس کی یہ بات ہوئی ہے۔ ہندو انہوں نے گزشتہ ماہ میں جو افلاس کے قتل کا اعلان کیا۔ یہ اعلان ان کے مذمت و دامنہذا صحت اچھے وضع و بہت قابل فتنہ: اس کے چھ مہینے غلام فرشت صاحب سرمدی کے متعلق بھی قتل کا اعلان ہو چکا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس فتنہ ساز کی طرف کسی غفلت تو نہ نہیں دی۔ اس کی مصحفیں دی جانے۔ ہم بھی اپنی زندگی کا مالک خدا کو کہتا ہیں۔ اللہ شری کی بن دیکھو کہ رو انہیں کہتے۔ اگر وہ لوگوں کو قتل کرانے کے تو خود بھی ملے پھر کرنا۔ اور ایک ہندوستان کا ہندوستان ہے۔

اسی وقت حضرت غلام علی علیہ السلام سے فرمایا کہ  
 سزا دینا جو غلام علی علیہ السلام سے ہے کہ چھ شخصوں کو قتل کر دیا تھا  
 لیکن جو قتل کرانے والے بڑی اذیت میں رہے تھے انہیں پہلے کیلک  
 نہیں ہونا تھا بلکہ کیا کہ نہیں ہوگا مگر ان کے بہادر کاموں کی وجہ سے  
 قتل ہے اور اسی سے وہ اپنے کاموں میں کرنے کی فکر میں ہے۔ یہ تمام  
 یہ سب خبر دے کر اس وقت کے قتل کے لئے تیار ہوئے ہیں لیکن یہ بھی  
 ہمیں غلام علی علیہ السلام سے سزا دینا ہے۔ ہاں نہیں کہ سب سے پہلے  
 کہ اسے حق کی راہ میں شہید کیا جائے خود شہید کی قاتل کیوں نہ ہو۔ ہاں  
 اس لئے نہیں کہ مرنے کی وجہ سے غلام علی علیہ السلام کی زندگی میں نہ ہو۔  
 کہ اس میں صرف کر دی جائے۔

آخر میں یہ عرض کر دیا کہ وہ تمام کاموں کے لئے شہید کیلک  
 تمام پہلوؤں کو بے نقاب کرنے کے لئے ایک کتاب بعدی مکتبہ تاکہ  
 مسلمانوں میں فتنہ کی کیفیت سے کوئی نہ جانتا نہ حاصل کر سکیں۔

یہ بیان عجیب (مومن) صرف غلام علی علیہ السلام کے لئے نہیں کہ انہیں  
 نے اس کتاب کی تالیف و تصنیف کے دوران میں تمام اہمات ہم پہنچنے  
 میں میری بہت محنت کی۔

کے رہنماؤں کا قتل، زور سے کہہ دینا صحیح و واجب ہے۔ میں نے کئی دفعہ شیخ  
 دوڑوں ذریعہ سے رہنماؤں کو جو اس فساد کی بنیاد میں جوڑتے بتا چکا  
 تھا کہ اگر وہ کسی ایک یا دو شخصوں کی کڑی دہشت کر رہے ہیں جو حق  
 کی جہالت دیتا ہوں کہ ان کے خلاف میں تمام جہت بند کر دوں گا۔ وہ کہیں ان رہنماؤں  
 کو بند کر دیں۔ ان رہنماؤں کا ہم بیت میں اس وقت قریب صحت نہیں  
 سمجھتا۔ لیکن ان کی تعداد تین ایک سو تین تین دوسری طرف ہے۔ یہ  
 رہنما ہوشیار ہو جائیں اور ہر شخص پر رحم نہ ہونے اپنی ذمہ داری میں غفلت کرے  
 ۔۔۔ جن کے بعد وہ نہ ہو گا کہ انہوں نے اس کے متعلق احکام چلیں گے۔  
 بندہ دستان کے۔ نہ سوچا نہ انہوں کے متعلق چیزوں نے اپنی قوم کو غلبہ کی  
 منزل تک پہنچانے کے لئے سر و حرکت کی بازی لگانے کا وعدہ ہے خدا سے  
 پانہ حاصل ہے۔ یہ معلوم کیا خطرناک حکام ان رہنماؤں کے متعلق نکلیں  
 ۔۔۔ پتہ۔ وہ ان کی صحت میں لے دیتا ہوں کہ ان رہنماؤں کو اپنی  
 دہشت کا موقع مل سکے۔ اور انتقام کی خطرناک صورت واقع نہ ہونے پائے  
 ۔۔۔ جن کے بعد جو واقعات رونما ہونگے وہ وہ طریقہ اپنی خود مشرقیوں سے  
 بری الذمہ ہو گا:

یہ ان کی تقریر کی تنقید کی متاج نہیں مشرقی اس اعلان کے آفری  
 جلد میں اپنے آپ کو ان اعلان کے سنگین سے مدی لے کر دیتا ہے اور



مہی میلنگ پر پیپا خبریں لکرا ہور